ہندوپاک
کی
جڑی بوٹیاں
اور اُن کے
عجیب و غریب
فوائد
استاد الحکماء حکیم محمد عبداللہ
پنڈت کرشن گنور دت شرما
اعجاز پبلشنگ ہاؤس
۲۸۰۴ کوچہ چیلان، دریا گنج نئی دہلی ۲

ہندوپاک کی جڑی بوٹیاں

اور ان کے

عجیب وغریب فوائد

مکمّل پانچ حصّے

مع رنگین تصاویر

جلد ۳

حکیم محمد عبداللہ

پنڈت کرشن کنور دت شرما

اعجاز پبلشنگ ہائوس

۲۸۶۱۔ کوچہ چیلان، دریا گنج، نئی دہلی۔ ۲

فون: ۳۲۵۳۲۶۸

• طب اسلامی،

• ہومیو پیتھی،

• ایلو پیتھی،

• بائیو کیمک

کُتب کے لیے ہم سے رجُوع کریں

فہرست مضامین

پیچیدہ پیچیدہ نسخہ جات

ایک عجیب بیماری ـــــ اور ایک بوٹی کی معجزہ کاری

از قلم جناب حکیم نتھو لال صاحب سونی شمس الحکماء ـــــ لدھیانہ

گرمیوں کا موسم تھا۔ اور میں ابھی سو رہا تھا۔ کہ موضع باقر پور تحصیل جگادھری کا ایک چمار آیا اور آتے ہی دیہاتی لب ولہجہ میں کوّے کی طرح چیخ مار کر مجھے جگا دیا۔ اور بغیر میری پرسش کے اپنا ماجرا سنانا شروع کر دیا۔ جو اس طرح پر تھا۔ کہ

"میرا لڑکا آج دس روز ہوئے۔ ایک بارات میں گیا تھا۔ وہاں پر بارات کو چاول اور شکر ملی۔ گھی نہیں دیا گیا۔ لیکن شکر منہ چھوٹ (جتنی کوئی پیٹ بھر کر کھا سکے) ملی چماروں کے ہاں رواج ہے کہ بیاہ شادیوں میں روڑی وار شکر دیتے ہیں۔ میرے لڑکے نے اپنے چند ہمجولیوں کے ساتھ شرط لگا کر ۲۶ لپ (ایک ہاتھ کو کڑچھے کی طرح پھیلائیے۔ اس پر جتنی شکر چڑھ سکے۔ اسے پنجابی زبان میں ایک لپ بھر شکر کہیں گے) شکر کھالی۔ بس کچھ نہ پوچھیے۔ اسی دن سے اس کا بُرا حال ہے"!

میں نے پوچھا بُرا حال کیسا ہے؟ چمار نے کہا بس، کچھ نہ پوچھیے میں دو ڈاکٹروں اور تین حکیموں سے علاج کرا چکا ہوں۔ کسی کے ہاتھ سے فائدہ نہیں ہوا۔ آپ جلدی چلیں۔ میں آپ کو پانچ روپے بطور فیس پیش کروں گا۔ میں نے کہا کہ میرا سالا ڈبل نمونیہ میں بے ہوش پڑا ہے اس لیے تمہارے ساتھ چلنے سے معذور ہوں۔ البتہ تم لڑکے کی کچھ حالت بتاؤ۔ تو کچھ نہ کچھ علاج بتا دوں گا۔ چمار نے جواب میں کہا۔ کہ جب وہ کھانستا ہے۔ تو اس کے منہ سے وہی شکر کی روڑیاں نکل نکل کر گرتی ہیں۔ جب اسے ریاح خارج ہوتی ہے۔ اس وقت بھی وہی شکر کی روڑیاں پاخانہ کے مقام سے مشین گن کی گولیوں کی طرح نکلتی ہیں۔ یہ کیفیت سُن کر میں نے پوچھا۔ کسی نے اس کو جلاب بھی دیا ہے یا نہیں۔ چمار نے کہا جلاب دیے گئے۔ مگر کسی سے کچھ نہ ہوا۔ جب پاخانہ بیٹھ کر زور لگاتا ہے۔ تو وہی شکر کی روڑیاں گرتی ہیں۔ میں نے چمار سے پوچھا کہ ۲۶ لپوں میں کتنی شکر آ جاتی ہے۔ چمار نے کہا آپ خود ہی حساب لگا لیجئے۔ ایک لپ میں کم از کم ایک پاؤ بھر تو ضرور آ جاتی ہے۔ میں نے کہا اس حساب سے تو کم از کم ساڑھے چھ سیر شکر ہوئی۔ وہ حیوان ہے یا انسان جو اس قدر شکر کھا گیا۔ چمار منتیں کرنے لگا۔ کہ حکیم صاحب ان باتوں کو چھوڑیئے۔ اور کسی طرح سے

بن پڑے تو مریض کے لیے کچھ دیجئے۔ میں نے کہا بہت اچھا۔ اور اٹھ کر ذرا باہر گیا۔ اور ایک بوٹی کی جڑیں وزنی چار تولہ نکال کر لایا۔ اور قدرے جو کوب کر کے دے دیں۔ کہ اس کو ۲ دو سیر پانی میں پکانا۔ اور جب آدھ سیر پانی باقی رہے تو مَل چھان کر تھوڑا تھوڑا کر کے تھوڑی تھوڑی دیر بعد مریض کو پلاتے رہیں۔ اور کل مجھے اس کی کل کیفیت سے اطلاع دینا۔ چمار مجھے دعائیں دیتا ہوا ہوا بوٹی کی جڑیں لے کر چلا گیا۔ دوسرے دن اطلاع پہنچی۔ کہ بوٹی حسب ترکیب استعمال کرائی گئی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ تمام شکر شیرہ بن کر (گھل کر پتلی ہو کر) پاخانہ کے راستے خارج ہو گئی۔ اور اب وہ لڑکا راضی خوشی ہے۔

کہیئے میرا جواب بوٹی آپ معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ کیا ہے؟ —— چولائی خاردار کی جڑ —— یہ پورے ایک سو روپیہ کا نسخہ ہے۔ مگر یہاں آپ کو مفت مل گیا ہے امید نہیں کہ آپ اس کی کچھ قدر کریں —— مفت چیز کی قدر نہیں ہوا کرتی!

چولائی خاردار ایک مشہور و معروف بوٹی ہے۔ جو موسم برسات میں عام پیدا ہوتی ہے اور جس کی سبزی ساگ وغیرہ بنایا جاتا ہے۔ اسی کی ایک قسم کانٹے والی بھی ہوتی ہے۔ یہ قسم بھی عام ہے۔ پس اسی کو چولائی خاردار کہتے ہیں۔

ایک بُوٹی کے رَس کی ایک بُوند کا کرشمہ

از قلم جناب وید راج بشمبر داس صاحب شرما آیوروید وشاورد —— ناگل

ایک عام ملنے والی بوٹی جس کی جڑ کے رس کی ایک ایک سلائی مرگی کے دورہ کے وقت آنکھوں میں ڈالنے سے تمام عمر کے لیے مرگی دور ہو جاتی ہے۔

یہ ایک عام ملنے والی بوٹی ہے جس کی آزمائش ایک سادھو مہاتما نے خود ہمارے سامنے دو دفعہ کی تھی۔ اور اس کو مرگی میں مکمل پایا تھا۔ اور ان فقیر صاحب نے یہ بھی بتلایا تھا۔ کہ یہ نسخہ کبھی بھی فیل ہونے والی چیز نہیں ہے۔ آپ بھی اس کو آزمائش کر کے دیکھ لیں" لیکن افسوس ہے کہ بعد کو مجھے پھر کوئی مرگی کا مریض ہی نہیں ملا۔ جس پر تجربہ کر کے خود دیکھتا۔ اس لیے براہ مہربانی

ناظرین میں سے جو کوئی صاحب اس کو تجربہ کریں۔ نتیجہ سے ہمیں ضرور آگاہ کریں تاکہ دیگر اصحاب بھی بلا تامل اس چیز کا تجربہ کر سکیں۔

اس لاجواب فقیری بوٹی کا نام "رُس" ہے اس کو ردسر بھی کہتے ہیں۔ سنسکرت میں اس کو "سورن اکشیری" بھی کہتے ہیں۔ اس کا پھول پیلا ہوتا ہے۔ اور اس کا رس یعنی دودھ بالکل سونے جیسا پیلا ہوتا ہے۔ پس جس وقت کسی کو مرگی کا دَورہ اٹھے۔ تو فوراً ہی اس بوٹی کی جڑ نکال کر اس کا رس نکال کر سلائی سے دونوں آنکھوں میں ڈالا جائے۔ بس مرگی کا دورہ فوراً ہی دور ہو جائے گا۔ اور پھر دوبارہ کبھی مرگی نہیں ہو سکتی۔ لیکن یہ بات ضرور ہے کہ ان دونوں باتوں کا خیال ضرور رکھا جائے کہ ایک تو اس کا رس تازہ استعمال کیا جائے۔ دوسرے ۵ منٹ کے اندر ہی اندر اس کو آنکھ میں ڈالنا چاہئیے۔ یہ دو باتیں بے حد ضروری ہیں۔

نوٹ: سورن اکشیری سنسکرت میں اسی بوٹی کا نام ہے جسے حرف عام میں ستیاناسی کہا جاتا ہے۔ مرگی نہایت ہی مشکل سے اور ایسے حکیمانہ علاج سے دور ہونے والی بیماری ہے تاہم شرما صاحب کے کہنے کے مطابق اس نسخہ کا تجربہ کر لینا بُرا نہ ہوگا ——— ایڈیٹر

چار بوٹیاں ——— چار تجربات

از قلم جناب حکیم خدا یار صاحب قریشی ——— لڈن

مراسلہ عالیہ مورخہ ۲ ملا۔ آپ کی تحریر سے متاثر ہو کر "جڑی بوٹی نمبر" کے واسطے چند تجربات ارسال ہیں۔ لیکن میں یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ آپ کے مراسلہ کے الفاظ "بالکل تازہ بتازہ۔ نو بنو اجدید الذید اور ہنگامہ خیز" کے معیار پر یہ کہاں تک پورے اتریں گے۔

تجربہ ۱

ہمارے علاقہ (سب تحصیل لڈن ضلع ملتان) میں ایک بوٹی ہے۔ مفروش ڈنڈی وغیرہ تقریباً لانہ کی مانند ہوتی ہے۔ اس کو کھٹرو (کھٹ رو) کے نام سے عام لوگ اس طرف جانتے

ہیں۔ عام ملنے والی چیز ہے۔ صرف زیادہ سردی کے موسم میں خشک ہو جاتی ہے۔ ورنہ ہر موسم میں دستیاب ہو جایا کرتی ہے۔ اس کی جڑ سرخ رنگ کی نکلتی ہے۔ اور یہی جڑ ہی استعمال کی جاتی ہے۔ پرانی سنگرہنی کے واسطے اس کی جڑ کا سفوف نقوع عجیب ہے۔ بعض دفعہ مایوس حالتوں میں بھی حیرت انگیز فائدہ ہو جاتا ہے۔ میرے خیال میں غالباً یہ دیسی انجبار ہے۔ کیونکہ جڑ کا حلیہ بازاری بیخ انجبار سے ملتا جلتا ہے۔ بوجہ تازہ بتازہ میسر ہو جانے کے فائدہ انجبار سے بہت جلد ہوتا ہے۔

تجربہ ۲: بوگھنی

یہ ایک عام مشہور و معروف بوٹی ہے۔ اس کے فوائد اکثر کتب و رسائل میں درج اور مشہور ہیں۔ مگر جو فائدہ میں بیان کرتا ہوں۔ لذیذ اور ہنگامہ خیز ہونہ ہو۔ تازہ بتازہ۔ نو بنو اور جدید تو ضرور ہے۔ اس بوٹی کو لے کر سایہ میں خشک کر کے پیس چھان کر شیشی میں بند کر لیا جائے۔ ایک چٹکی (نصف ماشہ سے ایک ماشہ تک) روزانہ قدرے نمک خوردنی کے استعمال کرنے سے درد فم معدہ کا دورہ بالکل دور ہو جاتا ہے۔ جہاں کھویا شیر شتر والا مشہور نسخہ ناکام ثابت ہو۔ وہاں بھی اس سے عجیب و غریب فائدہ مشاہدہ ہوا۔

تجربہ ۳: پیپل

پیپل کو تو ہر شخص جانتا ہے اور اکثر طبی فوائد اس کے بہت ہی مشہور ہو چکے ہیں۔ میرے تجربہ میں جو فائدہ خاص آیا ہے وہ یہ ہے کہ اس کی چھال دو تولہ رات کو بھگو کر سویرے زلال لے کر قدرے کوئی شربت مناسب یا صرف نبات سفید ہی ملا کر پلایا جائے۔ اور اسی چھال کو بطور صندل گھس کر پیشانی اور تالو پر لیپ کرایا جائے۔ تو پرانی سے پرانی نکسیر کا عارضہ تھوڑے ہی دنوں کے استعمال کرنے سے ایسا غائب ہوتا ہے۔ کہ گویا جادو کر دیا گیا۔ اور لطف یہ کہ پھر عمر بھر عود نہیں کرتا۔

تجربہ ۴: گورکھ پان

بہت ہی عام ملنے والی بوٹی ہے آپ نے بطور چائے تو استعمال کی اور کرائی ہے لیکن یہ سادہ ترکیب بھی ملاحظہ کیجئے۔

جوان آدمی کے لیے دو یا تین تولہ سایہ میں خشک کی ہوئی۔ مٹی کے کورے برتن میں آدھ سیر پانی ملا کر بھگو دی جائے۔ اور یہ برتن کسی ہوادار جگہ پر لٹکا دیا جائے۔ دوسرے دن

زوال سرخ لے کر صرف کسی قدر کھانڈ ذائقہ تبدیل کرنے کے لیے ملا کر پلایا جائے۔ حرارت جگر، یرقان صفرا۔ گرمی مثانہ۔ حبس وغیرہ جاتے معلوم بھی نہ ہوں گے۔ بعض لوگ اسے گھوٹ کر پلاتے ہیں جو بہت ہی بد ذائقہ معلوم ہوتی ہے۔ اس نقوع کا ذائقہ بُرا نہیں ہوتا۔ لیکن فائدہ بہت ہی اعلیٰ ہے۔

جڑی بوٹی کے مجرّبات

ازقلم جناب حکیم محمد رحمت علی صاحب ہمایوں ــــــ لائل پور

برائے چنبل:

کریل (کریر) کی لکڑی کا روغن بطریق تپال جنتر نکال کر مقام چنبل پر لگایا کریں۔ پانچ چار دفعہ کے لگانے سے برسوں کا چنبل رفع ہو جاتا ہے۔

برائے دھدر:

شیشم کی سُرخ لکڑی کا روغن بطریق تپال جنتر نکال کر مقام دھدر پر دو تین دفعہ کے لگانے سے رفع ہو جاتا ہے۔

اکسیر دمہ:

ابکل بیر زرد رنگ (یہ ایک زرد رنگ کی لکڑی ہے۔ جو چمڑے کے کارخانوں میں مستعمل ہے) دو ماشہ باریک پیس کر کھلائیں۔ اس کے بعد چھاچھ کی لسی دو تین بار پلائیں۔ اس سے ایک دو قے اور اسہال ہوں گے۔ بعد فراغت شوربائے گوشت پلائیں اس کی پانچ چھ خوراک سے دمہ ہمیشہ کے لیے دور ہو جاتا ہے۔ صرف ایک دن کی ایک خوراک سے ایک سال تک دمہ نہ ہوگا۔

اکسیر پیچش واسہال:

بلیلہ سیاہ کو گرم راکھ میں نیم بریاں کر لیں۔ پھر باریک پیس کر چار چار ماشہ تازہ پانی یا عرق سونف سے کھلایا کریں۔ اسہال وپیچش کے لیے اکسیر ہے۔

دوائے طحال:
رائی ۲ تولہ۔ نوشادر ا تولہ۔ سفوف بنائیں۔ ایک ماشہ سے تین ماشہ تک پانی یا بدرقہ مناسبہ سے استعمال کرائیں۔ عظم طحال کے لیے اکسیر ہے۔

اکسیر بواسیر:
بل کتھ اصلی حسب ضرورت لے کر پوست وغیرہ دور کرکے بالکل اصلی گودہ نکال کر آٹے میں ملفوف کرکے آگ بغیر دھواں میں پکائیں۔ جب آٹا پک کر سرخ ہو جائے تو بل کتھ نکال کر گرم گرم ہی کوٹ کر مثل مبدہ بنالیں۔ ہر روز تین تین ماشہ بوقت صبح ہمراہ شیر بھیڑ تازہ استعمال کرائیں بواسیر شرطیہ رفع ہوگی۔

درد شقیقہ وعصابہ
پوست ریٹھہ ایک ماشہ۔ کشمیری پٹھ ایک تولہ۔ خوب باریک کرکے بطور نسوار استعمال کریں۔

صرع بلغمی وصفراوی
تخم دھتورہ پانی سے رگڑ کر بے ہوشی کے وقت ناک میں ڈالنا صرع بلغمی وسوداوی کے لیے مفید ہے

ایضاً:
کٹائی خورد کا شیرہ بے ہوشی کے وقت تین قطرہ ناک میں ڈالنا صرع کو بیخ وبن سے نکال دیتا ہے۔

ایضاً:
سمندر پھل ۵ تولہ ایسے جوان گدھے کے پیشاب میں جو بالکل سیاہ ہو سات روز تک تر رکھیں بعد ازاں نکال کر سایہ میں خشک کرلیں۔ دورہ کے وقت ایک سمندر پھل خوب باریک پیس کر مصروع کے ناک میں پھونک دیں۔ تین چار دفعہ یہ عمل کرنے سے ایک یا دو کرم سیاہ رنگ کے بیمار کے دماغ سے نکل جائیں گے۔ اور ہمیشہ کے لیے آرام ہو جائے گا۔

سبات: مرچ سیاہ پیس کر ناک میں پھونکنا سبات کے لیے مفید ہے۔

بے خوابی:
خس چار ماشہ رات کو تازہ پانی سے پھنکانا بے خوابی کو دور کرنے کے لیے عجیب وغریب دوا ہے۔

لقوہ: کے لیے تخم دھتورہ پہلے روز ایک تخم۔ دوسرے روز دو۔ تیسرے روز تین اسی

طرح مریض کے تندرست ہونے تک ایک ایک بڑھاتے جائیں۔ بعدازاں ایک ایک کم کرکے چھوڑ دیں۔ اور روغن دھتورہ کی مالش کریں۔ اکسیر ہے۔

اکسیر کابوس:

پانچ سات قے اور جلاب کرانے کے بعد مریض کو صبح ساڑھے تین ماشہ مصفگی پانی سے کھلانا کابوس کا قلع قمع کر دیتا ہے۔

جل جانے کا علاج:

جلے ہوئے حصہ پہ فوراً ہی مغز کنوار گندل مل دیا کریں۔ جلن اسی دم بند ہو جائے گا۔ اور پکنے کا خدشہ نہ رہے گا۔

ناسور:

کاٹھی بیری کا پتہ ناسور پہ باندھنا اکسیر ہے۔

یرقان:

بیخ بسکھپرا کو چھوٹا چھوٹا کاٹ کر ایک ڈورے میں باندھ کر گلے میں ڈالوا دیں۔ یرقان دور ہو جائے گا۔

ایضاً:

پوست ریٹھہ کو باریک کر کے رات کو قدرے پانی میں بھگو کر صبح اس پانی کی نسوار لینے سے آنکھوں کی زردی بہت جلد دور ہو جاتی ہے۔

استسقاء:

برگ مرچ سرخ ۳۰ عدد۔ نوشادر ڈیڑھ ماشہ۔ ہر دو کو آدھ پاؤ پانی میں رگڑ چھان کر مریض کو پلائیں۔ دو ہفتہ میں صحت ہو گی۔

اٹھرا:

بادضو سرد کے آدھ پاؤ پتے لا کر ۲۰ عدد مرچ سیاہ کے ساتھ خوب باریک کریں پھر قدرے پانی ملا کر چار چار رتی کی گولیاں بنالیں۔ حمل کے تیسرے مہینے سے ہر روز ایک ایک گولی ۴۰ یوم تک صبح و شام کھائیں۔

بعض بوٹیوں کے مخصوص فوائد

از قلم جناب حکیم محمد اسمٰعیل صاحب امرتسری ——— کشمیری گیٹ لاہور

تخم جامن :

تخم جامن حسب ضرورت لے کر باریک کر کے ہموزن شکر تری ملا کر محفوظ رکھیں ذیابیطس کو اکسیری فائدہ دینے والی دوا تیار ہے۔ چھ ماشہ صبح و شام ہمراہ پنبہ دانہ کے جوشاندہ کے دیں۔ ادورہ روٹی آرد نخود کی کھایا کریں۔ ہفتہ عشرہ میں مکمل فائدہ ہو جائے گا۔

تخم سروالی :

اسی نام سے بازار میں بکتی ہے۔ حسب ضرورت لے کر سفوف بنا کر ہموزن شکر تری ملا لیں اعلیٰ قسم کی مغلظ منی دوا تیار ہے۔ علی الصباح ایک تولہ ہمراہ شیر گاؤ تازہ دیں۔ دہی کی مانند جم جائے گی۔ بڑے بڑے نسخوں کے مقابلہ میں اسے ترجیح دیجئے۔ تجربہ شرط ہے۔

مازو :

مازو کلاں حسب ضرورت لے کر دس گنا غلہ ماش میں شامل کر کے پانی میں اس قدر جوش دیں کہ مازو نرم ہو جائیں۔ جب مازو نرم ہو جائیں۔ تو نکال کر سایہ میں خشک کر کے باریک کر کے رکھ لیں عورتوں کے لیے رفیق نسواں کا کام دینے والی دوائی تیار ہے۔ عورتوں کی سیلان الرحم کی قبیح مرض کا قلع قمع کر کے بوڑھی کو بھی باکرہ بنا دے گی۔ کہ کسی اور دوا سے ممکن نہیں۔ ایک یا دو رتی ہمراہ شیر گاؤ دیں۔

طباشیر :

طباشیر نقرہ۔ حسب ضرورت لے کر باریک کر کے رکھیں۔ حاملہ کی مونس دوائی تیار ہے۔ ہر روز تین ماشہ ہمراہ شیر گاؤ استعمال کریں اس کے استعمال کے بعد جو بچہ پیدا ہوگا وہ گورے رنگ کا

اور طاقتور ہوگا۔ کالے کلونٹے گھروں میں استعمال کر کے دیکھ لیں۔ حاملہ بھی کئی قسم کی کمزوریوں سے محفوظ رہے گی۔

خوب کلاں:

خوب کلاں مدبر کر لیں۔ جس کا طریقہ یہ ہے۔ کہ پانچ تولہ خوب کلاں کو ایک پاؤ شیر بکری میں جوش دے کر دودھ پھینک دیں۔ اور خوب کلاں کو سایہ میں خشک کر کے پھر شیر بکری میں جوش دیں۔ اور خشک کریں۔ تین بار کے عمل کے بعد خشک کر کے باریک کر کے رکھ لیں۔ بچوں کے لیے آب حیات کا کام دینے والی دوائی تیار ہے۔ دو سے چار ماشہ تک دن میں تین بار شیر مادر سے دیں۔ جن بچوں کو سوکھے کا مرض ہو، ہر وقت بخار رہتا ہو، دست آتے ہوں۔ اس کے استعمال سے تمام شکایات دور ہوں گی۔ اور بچہ ایسا موٹا تازہ ہو جائے گا۔ کہ آپ حیران رہ جائیں گے۔ بڑے بڑے مروار یدی مرکبات کے مقابلہ میں بہتر اثر دکھانے والی دوائی ہے۔

عقر قرحا:

بہت کم لوگ عقر قرحا کے اس مخصوص فائدہ سے واقف ہوں گے۔ چنانچہ چھپاکی کے عارضہ کے لیے اس سے زود اثر دوائی کوئی نہیں۔ چھپاکی کو بگڑنے سے بچاتی ہے چنانچہ جب کسی کو چھپاکی کا عارضہ ہو تو ایک رتی عقر قرحا پان میں رکھ کر کھلائیں۔ فوراً آرام ہوگا۔ پان میں کتھہ چونہ وغیرہ مصالحہ نہ ڈالیں۔

چاکسو:

چاکسو مقشر کر کے باریک کر لیں۔ لیجئے گکرہ چشم کی مجرب دوائی موجود ہے۔ آنکھ کی گنی پر جہاں خارش ہوتی ہو۔ ململ کے باریک کپڑے سے رگڑ کر چھوڑ دیں۔ دو تین دن میں گکرے غائب ہو جائیں گے۔ ایک سنیاسی بزرگ کا عطیہ ہے۔ جس کے فوائد استعمال کے بعد ظاہر ہوں گے۔

گندم:

گندم صرف روٹی پکانے کے لیے ہی نہیں۔ بلکہ اس سے بہت سے اور کام بھی لیے جا سکتے

ہیں۔ اور مختلف بیماریوں میں مخصوص طریق سے استعمال کیا جاتا ہے۔ چنانچہ پڑبال چشم کے لیے بھی یہ خاص طور پر مفید ہے۔

غلہ گندم آدھ سیر لے کر تندرست گھوڑے کو کھلائیں۔ جب وہ لید کرے اور جو سالم دانے لید میں ملیں۔ لے کر سایہ میں خشک کر کے بال اکھاڑ کر لگائیں۔ دو تین روز میں اس تکلیف سے کلی طور پر نجات ہوگی۔

کیکر:

کیکر کی لکڑی جس کو گھن لگا ہو۔ وہ گھن اکٹھا کر کے رکھ لیں۔ اور ہموزن کھانڈ ملا لیں سیلان الرحم کی اکسیری دوا تیار ہے۔ چھ ماشہ صبح و شام ہمراہ آب تازہ دیا کریں۔ ہفتہ عشرہ میں مکمل فائدہ ہوگا۔

گل سرکنڈا:

گل سرکنڈا عام باہر ملتا ہے۔ ایک سیر لے کر تین سیر پانی میں جوش دے کر ایک بوتل پانی حاصل کریں۔ سنگ گردہ و مثانہ کے لیے مفت کی دوا تیار ہوگئی۔ پانچ تولہ ہر روز پلائیں بلا اپریشن کے پتھری خارج کرنے کا کامیاب علاج ہے۔

تخم پوہلی:

کنڈیاری کی قسم کی ایک بوٹی ہے۔ جو عموماً گندم کے کھیتوں میں پائی جاتی ہے۔ گندم کے کھیتوں میں زیادہ پھیلتی ہے۔ اور اس کے پودوں کو سخت نقصان پہنچاتی ہے۔ گاؤں کے لوگ اس کو عام طور سے جانتے ہیں۔ اس کو ڈوڈیاں بھی لگتی ہیں۔ جن میں بقدر تخم حنظل بھورے رنگ کے چنکبرے بیج ہوتے ہیں۔ ان بیجوں کو اکٹھا کر کے رکھ چھوڑیں۔ سوزاک کہنہ و جدید کا شرطیہ علاج ہے۔ اس کے تخم بقدر دو تولے کر پانی میں گھوٹ کر مصری ملا کر پلائیں۔ ایک ہفتہ میں صحت ہوگی

جلاسہ:

جلاسہ ہرڑ بزنگ تیلیہ سے کر باریک کر کے رکھیں۔ اعلیٰ درجہ کی ملین دوائی ہے اور ذائقہ

بیں بھی بدمزہ نہیں ہے۔ چھ ماشہ ہمراہ آب گرم رات کو کھاکر سو جائیں بغیر کسی قسم کی خراش کے ایک دو اجابتیں بافراغت ہو جائے گی۔ ذائقہ شیریں کرنے لیے اور بطور قبض کشا کھانڈ استعمال کرنے کے لیے ہموزن کھانڈ ملا سکتے ہیں۔ اس طرح خوراک ایک تولہ بھر دیں۔

نوٹ۔ طبی مسلمات کے نقطہ نگاہ سے تو نسخہ کے درست ہونے میں کوئی شبہ نہیں ہے۔ مگر کسی کسی صاحب کا اس کے استعمال سے جو حال ہو گا۔ وہ قبلہ حکیم محمد عبداللہ صاحب زبدۃ الحکما روڑوی سے دریافت کیجئے تو بہتر ہو گا۔ ایک دفعہ حکیم صاحب موصوف کے سامنے ایک صاحب نے اس نسخہ کی اس قدر تعریف کی کہ زمین و آسمان کے قلابے ملا دیے۔ اور یہ بھی کہا کہ اسے کسی اچھے نام سے پٹینٹ کرا کے وسیع پیمانہ پر اس کی تجارت کرنی چاہیئے۔ حکیم صاحب موصوف نسخہ بتانے والے کی تعریفوں سے اس قدر متاثر ہوئے۔ کہ اس نسخہ کو تجارتی اصولوں پر چلانے کے منصوبے بنانے لگے۔ ڈبہ اس طرح کا ہو۔ پیکنگ ایسا ہو۔ لیبل ایسا ہو۔ قیمت یہ ہو۔ اشتہار اس طرح سے دیا جائے۔ ایجنٹ اس طریقہ سے بنائے جائیں وغیرہ۔ پھر ایک دن جی میں آئی کہ پہلے اس نسخہ کا تجربہ تو کر دیکھیں۔ چنانچہ چھ ماشہ کی مقدار میں نہایت عمدہ جلابہ سفوف کرا کے رات کو سوتے وقت پھانک کر لیٹ گئے۔ اس امید میں کہ رات بھر تو آرام سے سوئیں گے اور صبح نہایت آسانی سے بلا تکلیف اجابت ہو جائے گی۔ مگر ابھی دو گھنٹہ بھی گزرنے نہ پائے تھے کہ بڑے زور کا دست آیا۔ پھر بڑے زور کی قے۔ پھر دست۔ پھر قے پھر دست۔ غرضیکہ یہ سلسلہ صبح تک جاری رہا۔ میں نے حکیم صاحب موصوف سے اس وقت کی ذہنی کیفیت دریافت کی۔ تو انہوں نے بتایا کہ مجھے ایسا محسوس ہونے لگا تھا کہ اب میں زندہ نہ رہوں گا۔ صبح ہونے سے پیشتر ہی مر جاؤں گا۔ لیکن خیال رہے کہ ہر کسی کا یہ حال نہیں ہوتا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ایڈیٹر

پوست درخت پیپل:

بیرونی پوست درخت پیپل باریک کر کے رکھ چھوڑیں۔ بواسیر خونی کے لیے نہایت اکسیر دوائی ہے۔ چھ ماشہ صبح و شام ہمراہ آب تازہ دیں۔ ایک دن میں خون بند ہو گا۔ چند
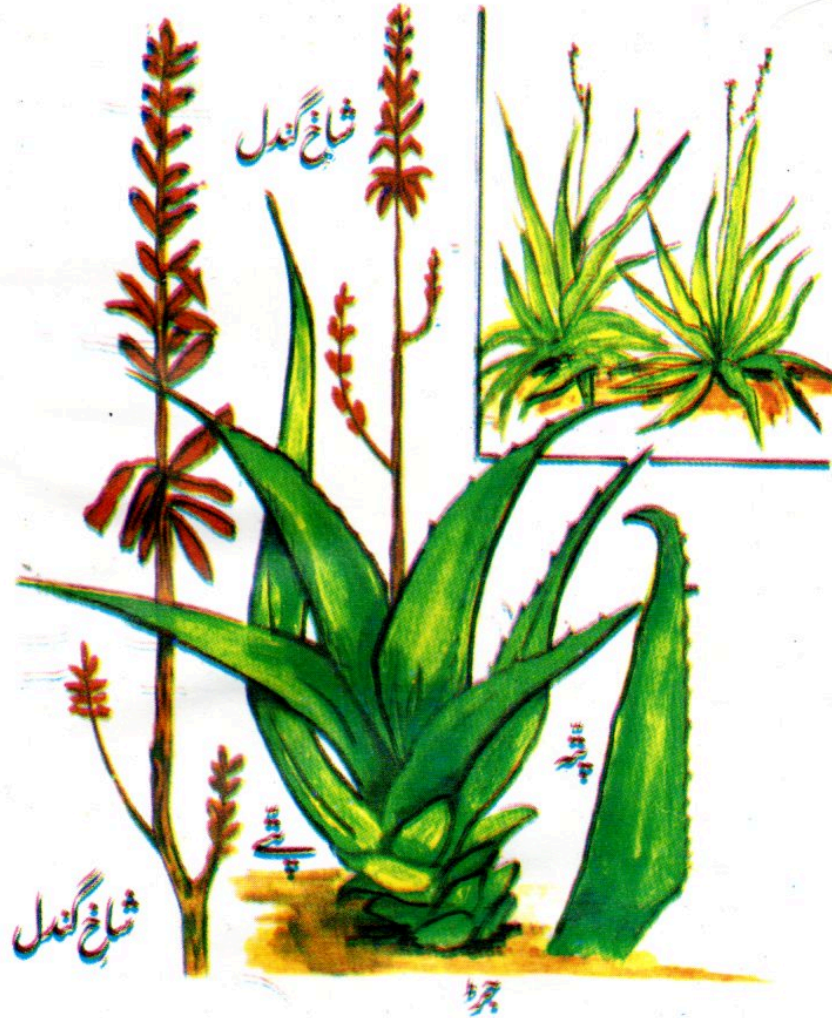
اعجاز پبلشنگ ہاؤس، 2861، کوچہ چیلان، دریا گنج، نئی دہلی۔110002

یوم میں عارضہ دور ہوگا۔

جل دھنیا:

جل دھنیا مخلوق کے بیرونی عوارض کے لیے نہایت مفید ہے۔ ایک برگ جل دھنیا لے کر کے عضو پہ باندھیں۔ دو تین روز میں آبلہ پیدا ہوگا۔ چھید کر پانی نکالیں اور گھی جلا کر لگائیں اگر پتوں کو گھوٹ کر لیپ کریں گے تو پہلے ہی روز آبلہ پیدا ہوگا۔ گندہ مواد خارج ہوکر صحت ہوگی۔

اسارون:

بازار سے اسی نام سے مل جاتی ہے۔ ہلدی کی طرح گانٹھیں ہوتی ہیں۔ سفیدی مائل گانٹھیں لے کر باریک سفوف بنائیں۔ یہ سفوف عسرالطمث کے لیے اکسیر چیز ہے۔ تین ماشہ صبح و شام ہمراہ شیر گرم۔ گھی اور قند سیاہ ملے ہوئے یعنی گاڑھا بنا کر دیں۔ ایام شروع ہونے پہ تین یوم تک استعمال کرائیں۔ ان ایام میں غذا صرف نان گندم ہمراہ شوربہ نخود دیں۔ ان شاء اللہ العزیز پہلے ہی ماہ فائدہ ہوگا۔ ورنہ دوسرے ماہ ضرور فائدہ ہوگا۔

تربسی:

تربسی اصلی ایک تولہ لے کر باریک کر کے ایک بوتل پانی میں ملا کر رکھیں۔ بچوں کے سوکھا پن کے لیے اکسیری دوا تیار ہے۔ ایک چمچہ صبح و شام بچہ کو پلائیں۔ ہفتہ عشرہ میں اس کے فوائد خاطر خواہ ظاہر ہوں گے۔ اور بچہ موٹا تازہ ہو جائے گا۔

زنجبیل:

زنجبیل حسب ضرورت لے کر گھی میں بریاں کریں کہ سرخ ہو جائے باریک کر کے رکھیں۔ یہ سفوف سنگرہنی لاعلاج کے لیے نہایت مفید ہے۔ ایک ہی دن کے استعمال سے آرام ہو جاتا ہے۔ تین ماشہ ہمراہ چھاچھ گاؤ دیں۔ جب پیاس یا بھوک لگے تو چھاچھ

ہی پلائیں۔ اور ہر بار چھاچھ پلاتے وقت تین ماشہ دوائی کھلائیں۔ اس دن کوئی غذا یا پانی وغیرہ نہ دیں اگرچہ اس نسخہ کے تجربہ کا موقعہ نہیں ملا۔ لیکن جس شخص سے یہ نسخہ حاصل ہوا ہے۔ اس کا دعویٰ تھا۔ کہ کیسا ہی سنگرہنی کا مریض کیوں نہ ہو۔ ایک ہی دن میں آرام ہوگا۔ تجربتاً واقعی ایسا ہی تھا۔ ایک سال کی لگاتار کوشش کے بعد یہ نسخہ اس سے حاصل ہوا۔ یہ ایک راز تھا۔ جو کہ ناظرین کی خاطر بلاکم وکاست ظاہر کر دیا گیا ہے۔

میرے چند ایک خاص مجرّبات

از قلم جناب حکیم و ڈاکٹر گوردیال سنگھ ماہی بی، اے ——— کوٹ فتوحی

محترمی پنڈت جی مہاراج!

آپ کی خدمت میں چند ایک نسخہ جات برائے اندراج در جڑی بوٹی نمبر ارسال ہیں۔ یہ نسخہ جات گو دیکھنے میں معمولی دکھائی دیتے ہیں۔ مگر اثر میں ایک ایک نسخہ جواہرات کے برابر تولنے کے قابل ہے۔ کوئی نسخہ سُنا سنایا یا غیر مجرب نہیں صرف وہی نسخہ جات لکھے گئے ہیں۔ جو بارہا میرے تجربہ میں بالکل صحیح اُترے ہیں۔ اور نیز بے خطا ثابت ہوئے ہیں۔ امید کامل ہے کہ آپ جڑی بوٹی نمبر میں انہیں شائع کرنے کے قابل پائیں گے۔

آپ کا صادق

گوردیال سنگھ ماہی بی۔ اے

سُرخی چشم اطفال:

گھیکوار کا گودا والا ایک پتہ لے کر ایک طرف سے اوپر کی چھال دور کر دیں۔ اور درمیانی گودہ پر شگاف دے کر قدرے ہلدی کا باریک سفوف دھوڑ دیں۔ اور نیم گرم صورت میں بچے کے پاؤں کے تلووں پر باندھیں۔ درد و سرخی سے بچہ بلبلا رہا ہو اور روشنی میں آنکھیں کھولنے سے لاچار ہو۔ اس کے باندھتے ہی پندرہ بیس منٹ میں سو جاتا ہے اور جاگنے پر آپ یہ دیکھ کر حیران رہیں گے کہ آنکھوں کی تمام تکالیف کافور ہو چکی ہیں۔ سرخی نام کو نہیں رہتی

مجرب ورآزمودہ ہے۔

قے ہر قسم۔ بخار صفراوی وکمزوری دل:

پیپل کی خشک چھال بقدر ایک پاؤ جلا کر کوئلہ کر لیں۔ جب دھواں نکلنا بند ہو جانے۔ ایک سیر پانی میں بجھالیں۔ سرد ہو نے پر کوئلے نکال کر پھینک دیں۔ اور پانی کو دو تین دفعہ چھان کر محفوظ رکھیں۔ اس میں سے ایک اونس پلانے سے قے خواہ کسی وجہ سے ہی کیوں نہ ہو۔ فوراً بند ہو جاتی ہے۔ ضعف قلب سے مریض کیسا ہی نڈھال ہو گیا ہو۔ دو دو گھنٹہ بعد نصف پاؤ یہ عرق پلاتے رہیں۔ دو تین خوراک سے ہی طاقت عود کر آتی ہے۔ اور مریض اٹھ بیٹھتا ہے صفراوی بخار کے لیے بھی اکسیر صفت ہے۔

ملیریا:

ستیاناسی کے سالم تخم بقدر چار ماشہ ہمراہ آب گرم پھنکانے سے ملیریا بخار خواہ کتنے زور کا ہو۔ فوراً پسینہ آکر اتر جاتا ہے۔ دو تین گھنٹہ بعد کھل کر پاخانہ آجاتا ہے اور مریض کی طبیعت بالکل صاف ہو جاتی ہے۔ میرا معمول ہے۔

چھپاکی:

ستیاناسی کے بیج چار ماشہ سے چھ ماشہ تک ایک پاؤ پانی تازہ میں سردائی کی طرح رگڑ کر تین چار دفعہ باریک کپڑے میں چھان کر بغیر نمک و میٹھا ملانے پلا دیں پیتے ہی خارش بند ہو جانے گی۔ اور چند منٹ کے اندر اندر چھپاکی کے تمام دھبے وغیرہ دور ہو جائیں گے۔ خاص تجربہ کی چیز ہے۔ ایک خوراک کافی ہوتی ہے۔ دوسری کی ضرورت نہیں پڑتی۔

نوٹ:۔ اس سے قے اور دست ہوں تو گھبرائیں نہیں ------ ایڈیٹر

مروڑ:

جب درد اُٹھ اُٹھ کر بار بار پاخانہ کی حاجت ہوتی ہو۔ اور مروڑ خون آمیز آکر مایوسی کی حالت پیدا کریں۔ تو اس حالت میں مندرجہ ذیل نسخہ کا جادو اثر ملاحظہ فرمائیں۔ اول تو پہلی خوراک ورنہ دوسری حد تیسری خوراک سے مکمل صحت ہوتی ہے۔ پودینہ سبز ایک تولہ۔ برگ شیشم تہ ماشہ سردائی کی طرح گھوٹ کر یں چھان کر پلائیں۔ اگر پودینہ سبز نہ ملے۔ تو خشک چھ ماشہ ڈال

سکتے ہیں یعنی ایک خوراک بوقت صبح اور ایک بوقت شام۔ عموماً پہلی خوراک ہی سے فائدہ ہو جاتا ہے۔ بارہا کا آزمودہ ہے۔

درد گولہ شکم:

گولہ شکم کے درد سے جب مریضہ نہایت لاچار ہو اور تمام علاج معالجے فیل ہو تے دکھائی دیں۔ مسہل وغیرہ بھی درد میں تسکین نہ دیں تو آم کے درخت کے پتے سایہ میں خشک کر کے بقدر پانچ تولے کر کوری چلم میں رکھ کر کش لگوائیں۔ پہلے ہی کش سے تمام بیتابی دور ہو جاتی ہے۔ اسی طرح دن میں دو تین بار کرنے سے مکمل صحت ہو جاتی ہے۔ بے خطا ہے۔

باری کا بخار:

جب بخار چڑھنے کا وقت نزدیک آئے۔ درخت پیپل کے سایہ میں بیٹھ کر اسی درخت کی سبز شاخ لے کر اس کی مسواک کرنی شروع کر دیں۔ اور جب تک باری کا وقت ٹل نہ جائے۔ برابر مسواک کرتے رہیں۔ بخار نہ ہوگا۔ یہ ایک عمل ہے۔ جو آزمائش پر سو فیصدی صحیح اترتا ہے۔

نامردوں کو مرد بنا دینے والی بازاری جڑی

از قلم شفاء الہند حکیم و ڈاکٹر سید امراؤ علی صاحب ہاشمی ——— کالپی

۱۹۵۲ء میں مجھے یہ نسخہ ایک مدراسی سادھو سے مقام اوری ضلع جلسون بحالت ملازمت محکمہ پولیس حاصل ہوا تھا۔ چونکہ ابتدا عمر سے مجھے خدمت فقرا و حکماء سے زیادہ دلچسپی تھی لہٰذا سادھو صاحب نے اپنی عنایت سے یہ نسخہ میرے ہاتھ سے۔ اکرادل جیب احمد خاں کانسٹبل جس کو جلق زدگی کی وجہ سے یہ شکایت عرصہ سے تھی اور اس مرض سے خارج از رجولیت ہو چکا تھا استعمال کرایا۔ دس یوم استعمال کرنے سے اس کو فائدہ محسوس ہونے لگا۔ اس کو چالیس یوم تک دوا استعمال کرائی گئی۔ جس سے وہ بالکل درست ہو گیا۔ اس کی

شہرت ہونے پر بہت سے مریض آئے۔ ان کو دوا بنا کر استعمال کرائی۔ سب کو فائدہ ہوا۔ تین مریضوں کو تو چالیس یوم کھانا پڑی۔ بقیہ بیس سے تیس یوم کے استعمال سے اچھے ہو گئے جب سے اب تک صدہا مریضوں کو دوا دی گئی اور سب اچھے ہو گئے۔ دوا سہل الحصول ہے مگر بدمزہ ضرور ہے۔

دو سیر سفید پیاز کا عرق۔ جو پتھر سے کوٹ کر نکالا گیا ہو۔ اس میں ایک سیر خالص شہد ملا کر قلعی دار تانبے کے برتن یا مٹی کے برتن میں رکھ کر پکایا جائے۔ آنچ تیز نہ ہو۔ جب پیاز کا پانی جل جائے۔ اور شہد رہ جائے۔ اتار کر کسی بڑے منہ کے برتن (خواہ چینی یا کانچ کا ہو) میں رکھ لیا جائے۔ بس تیار ہے۔ حسب عمر و طاقت ایک تولہ سے دو تولہ تک صبح و شام استعمال کرایا جائے۔ بعض مریضوں کو صرف ایک ہی وقت صبح کو استعمال کرایا گیا ہے۔

پرہیز:۔ ترشی۔ بادی اور سرخ مرچ۔ گرم اشیاء۔ صحرائی جانوروں سے پرہیز کیا جائے۔ اب تک اس نسخہ سے ناکامیابی نہیں ہوئی۔ موسم سرما میں بہت زیادہ مفید ہوتا ہے۔

نوٹ:۔ یہ نسخہ لعوق بصل کے نام سے بہت سی کتابوں میں ملتا ہے۔ لیکن اس کے متعلق مندرجہ بالا سطور میں حکیم صاحب نے جو کچھ لکھا ہے۔ وہ ان کے ذاتی تجربات سے ہے اور اسی چیز کی آج ہم کو ضرورت ہے۔ کتابوں اور رسالوں میں نسخہ جات کی کمی نہیں ہے۔ عام مضمون نگار انہیں کتابوں اور رسالوں سے "نقل در نقل" کر کے نسخہ جات آگے کتابوں اور رسالوں میں شائع کرائے جا رہے ہیں۔ ضرورت ہے کہ اس لغویت کو روکا جائے۔ اور پرانے نسخہ جات کو جدید تجربات کی روشنی میں جانچ پرکھ کر پھر ان کے نفع و نقصان پر اپنے ذاتی تجربات کی روشنی میں مفصل بحث کی جائے ...... "دفتر پارینہ" اور ایڈیٹر کے دارالتجارب سے، کے عنوانات سے ہم نے بہت سے مضامین شائع کیے سوچنے اور سمجھنے والوں کے لیے یہ مضامین بے حد قیمتی تھے۔ لیکن ٹھوس ذہنیات سے دل بہلانے والے فریب خوردہ لوگ علمی تحقیق کی طوالت سے ہمیشہ گھبراتے رہیں گے۔ اور ایسے تحقیقی مضامین کی قدر و قیمت سے کبھی آگاہ نہ ہوں گے ضرورت ہے کہ نسخہ جات کی پوری چھان بین اور تحقیق کی جائے۔ خواہ ایک

نسخے کے لیے کئی ورق کیوں نہ صرف ہو جائیں۔ اور خواہ یہ بحث کتنی ہی خشک کیوں نہ ہو۔ ورنہ آنکھیں بند کر کے "مکھی پر مکھی" مارنے سے کچھ حاصل نہیں مکھی پر مکھی مارنے والوں کو میرے رویہ سے نہیں تو جناب سید اراؤ علی صاحب کے رویہ سے سبق لینا چاہیئے ——— ایڈیٹر

پھولوں کا تحفہ

گل قند

از جناب حکیم محمد اسمٰعیل صاحب امرتسری ——— کشمیری گیٹ لاہور۔

چند ایک قسم کے پھولوں کی گلقند تیار کرنے کا طریقہ اس کتاب کے حصہ اوّل میں لکھ چکا ہوں باقی چند ایک قسم کے پھولوں کی گلقند بنانے کا طریقہ اب بیان درج کرتا ہوں۔۔۔۔ ناظرین تیار کر کے آزمائش کریں۔

گلقند املتاس:

اعلیٰ قسم کا امیرانہ مسہل ہے۔ اور عمدہ قبض کشا ہے۔ گل املتاس پنکھڑیاں علیحدہ کر کے دوگنی کھانڈ ملا کر بترکیب معروف گلقند بنا کر ایک ہفتہ دھوپ میں رکھیں۔ ایک تولہ ہمراہ دودھ استعمال کریں۔

گلقند بکائن:

بواسیر ہر قسم کے لیے تریاق کا اثر رکھتی ہے۔ عرق النساء۔ خرابی خون اور بلغمی کھانسی کو مفید ہے۔

گل بکائن لے کر بطریق مذکورہ تیار کریں۔ چھ ماشہ ہمراہ آب تازہ دیں۔

گلقند نیم:

اعلیٰ درجہ کی مصفیٰ خون۔ دافع آتشک و جذام۔ برص۔ سوزاک وغیرہ ہے۔ برسمی پھوڑے پھنسیوں سے بچاتی ہے۔ گل نیم بقدر ضرورت لے کر بطریق بالا گلقند تیار کریں۔ ۶ ماشہ

ہمراہ دودھ دیں۔

گلقند بانسہ:

ہر قسم کی کھانسی۔ دمہ۔ تپدق اور سل کے لیے نہایت بھروسہ کی چیز ہے۔

گلقند مدار:

زبردست مقوی معدہ ہے۔ دافع بلغمی کھانسی۔ دمہ اور مرض ریحی ہے۔ اس کے استعمال سے وبا دہیضہ و طاعون سے حفاظت رہتی ہے۔ گل مدار لے کر ڈنڈیاں دور کر کے گلقند تیار کر کے تین ماہ دھوپ میں رکھ چھوڑیں۔ تین ماشہ ہمراہ آب تازہ دیں۔

گلقند بنفشہ:

اعلیٰ درجہ کی ملین ہے۔ کھانسی کو نافع ہے۔ ورم کو تحلیل کرتی ہے۔ سینہ اور حلق کی خراش کو تسکین دیتی ہے۔ گل بنفشہ تازہ لیں اگر نہ مل سکیں تو بازار سے خرید کر پانی سے معمولی تر کر کے بالکل نرم آگ پر رکھیں۔ تا کہ پھول بھاپ سے ہی نرم ہو جائیں۔ پھر ہموزن۔ یا ڈیڑھ گنا چینی ملا کر بطریق معروف گلقند تیار کریں۔ اور ایک ماہ دھوپ میں رکھیں۔ ایک تولہ سے ۱/۲ ۲ تولہ تک ہمراہ بدرقہ مناسب دیں۔

گلقند گاؤزبان:

نہایت ہی مفرح و مقوی قلب ہے۔ علاوہ ازیں مقوی اعضائے رئیسہ ہے۔ گل گاؤزبان لے کر بطریق گلقند بنفشہ گلقند تیار کریں۔ ایک تولہ ہمراہ بدرقہ مناسب استعمال کرائیں۔

گلقند برگد:

جریان۔ احتلام۔ سرعت اور رقت کو دور کر کے مادہ تولید کی اصلاح کرتی ہے۔ اور اسے قابل اولاد بناتی ہے۔ مقوی باہ ہے۔

گل برگد یعنی برگد کی چھوٹی چھوٹی سرخ رنگ کی شگفتہ پتیاں لے کر دوگنی کھانڈ ملا کر گلقند تیار کریں۔ چھ ماشہ ہمراہ دودھ صبح و شام دیں۔ اور قدرتی امساک پیدا ہوتا دیکھیں۔

گلقند پیپل:

بانجھ عورتوں کو حاملہ بنانے کے لیے اور ساولاد نرینہ پیدا کرنے کے لیے مفید تر ہے۔

بطریق گلقند برگد تیار کر کے بعد فراغت حیض چھ ماشہ ہمراہ دودھ استعمال کریں۔ اور شب کو جماع کریں۔ مراد بر آئے گی۔

گلقند سورج مکھی:

ملیریا بخار کی مسمی دوا ہے۔ نیز ہر قسم کے بخاروں کو دفع کرنے کے لیے مفید ہے۔ کونین سے بڑھ کر کام دیتی ہے۔

گل سورج مکھی لے کر سبزی اور ڈنڈیاں دور کر کے دوگنی کھانڈ ملا کر بدستور گلقند بنائیں۔ تین ماشہ ہمراہ بدرقہ مناسب دیں۔ ملیریا کے دنوں میں اس کے استعمال سے بخار نہیں ہوتا۔

چند ایک بوٹیوں کے متعلق میرے تجربات

از قلم جناب حکیم محمد اسمٰعیل صاحب امرتسری۔۔۔۔۔۔کشمیری گیٹ لاہور

پھلکھڑی:

بہت کم لوگ اس اکسیری بوٹی سے واقف ہوں گے۔ اس کا دوسرا نام ابھی تک معلوم نہیں ہوسکا۔ اس کی شکل وشباہت بالکل امرویل (آکاش بیل) جیسی ہوتی ہے۔ مگر پتے رکھتی ہے۔ اور رنگ میں سبز ہوتی ہے۔ امرویل تو عام درختوں پر ہوتی ہے۔ لیکن یہ صرف سرکنڈوں کے ساتھ چمٹی ہوتی ہے۔ دیکھنے والا معلوم نہیں کر سکتا۔ کہ یہاں کوئی بوٹی ہوگی۔ اس کے پتے تقریباً ۲ انچ لمبے اور ½ انچ چوڑے ہوتے ہیں۔ اسے سفید رنگ کا پھول لگتا ہے۔ ٹہنی اور پھول توڑنے سے سفید دودھ نکلتا ہے۔ عموماً ماہ جولائی اور اگست میں بکثرت ملتی ہے۔ مجھے اس بوٹی کا علم ایک سیلانی فقیر سے ہوا تھا۔ اس میں جملہ اشیاء مثل ہڑتال ورقیہ شنگرف سم الفار۔ سیماب، چاندی، سونا وغیرہ کشتہ ہوجاتی ہے۔ کشتہ برنگ سفید اور باوزن ہوجاتا ہے۔ ہڑتال ورقیہ کا کشتہ تو ہم نے خود اپنے ہاتھوں سے تیار کیا۔ سفید باوزن ہوا۔ چنانچہ جب کسی چیز کو کشتہ کرنا مطلوب ہو۔ تو آپ پھلکھڑی کی رحق ½ پاؤ میں ایک تولہ دواکھل کر کے

ٹکیہ بنا کر خشک کر کے کوزہ میں بند کر کے دو اپلوں میں رکھ کر ارد گرد سات سیر اوپلے صحرائی ٹکڑے ٹکڑے کر کے چُن دیں۔ اور اوپر سے اوپلوں کو گوبر تازہ سے اچھی طرح لیپ کر دیں۔ صرف اوپر کی چوٹی ننگی رہے۔ وہاں جلتا ہوا کوئلہ رکھ دیں۔ تا کہ آگ شروع ہو جائے۔ سرد ہونے کے بعد آہستہ سے نکال لیں۔ ان شاء اللہ العزیز باوزن سفید کشتہ ہو گا۔ شائقین اس بوٹی سے ہر قسم کے کشتہ جات تیار کر سکتے ہیں۔ یقیناً تجربہ سے بہترین نتائج حاصل ہوں گے۔ آگ بطریق بالا محفوظ الہوا جگہ میں دیں۔ ورنہ ناکامی ہو گی۔

بِسکھپرا :

اٹ سٹ بوٹی عموماً تین قسم کی ہوتی ہے۔ ایک تو عام قسم کی جو کہ سر سبز کھیتوں میں پائی جاتی ہے۔ جس کو لوگ بطور ریلپنس کے استعمال کیا کرتے ہیں دوسری قسم تین گز لمبی لمبی شاخوں پر مشتمل ہوتی ہے۔ تیسری قسم ان دونوں سے مختلف مفروش ہوتی ہے۔ اس کی شاخیں چاروں طرف پھیلی ہوئی گول صورت اختیار کیے ہوتی ہیں اس کے پتے بہ نسبت دوسروں کے کم درے ہوتے ہیں۔ اور عموماً ان کا پھول سفید ہوتا ہے۔ خشک جگہ اور ریلوے لائن کے ساتھ ساتھ ہوتی ہے۔ اسی کو بسکھپرا کہتے ہیں۔ یہ بوٹی نہایت اکسیری کام دینے والی ہے۔ ہر قسم کے کشتہ جات بھی بن جاتے ہیں۔ چنانچہ یہاں ایک حکیم صاحب کشتہ طلاء کی تیاری میں بہت مشہور تھے ان کا کشتہ طلاء نہایت مفید ثابت ہوتا تھا۔ ایک دفعہ ہم نے تجربہ کے طور پر اس کو ماء الحیات دے کر چرخ دیا۔ تو وہ سفید سی دھات زندہ ہوئی۔ ہماری حیرت کی کوئی حد نہ رہی۔ آخر حکیم صاحب کو اس کے متعلق مطلع کیا۔ ان سے ہمارے تعلقات پہلے ہی اچھے تھے۔ انہوں نے جواب دیا کہ یہ دراصل سونا نہیں ہے۔ بلکہ یہ چاندی، قلعی اور پارہ کا کشتہ ہے۔ چونکہ اس کا رنگ کشتہ طلاء کی طرح ہوتا ہے۔ اور فوائد میں کشتہ طلاء سے بھی زیادہ ہے۔ لہٰذا اس کو بطور کشتہ طلاء فروخت کیا جاتا ہے۔ یہ ایک راز تھا جو کہ ظاہر کر دیا گیا ہے۔ چنانچہ ان کے حسب الارشاد یہ کشتہ بطریق ذیل تیار کیا گیا۔

کشتہ چاندی قلعی۔ پارہ مرکب :

برادہ قلعی۔ برادہ چاندی۔ برادہ سیماب۔ ہر سہ ادویہ مصفیٰ دو دو تولے کر آب بسکھپرہ میں کامل ایک ہفتہ کھرل کر کے ایک پاؤ نغدہ بوٹی مذکورہ میں رکھ کر کوزہ میں گل حکمت کر کے

سولہ سیر اوپلوں کی آگ دیں۔ فسواری رنگ لیے ہوئے باوزن کشتہ ہوگا۔ ½ رتی ہمراہ بدرقہ مناسب دیں۔ سل، دق، جریان، ضعف باہ، ذیابیطس وغیرہ کو مفید ہے۔

کشتہ نقرہ:

بقدر ضرورت نقرہ کا پترا بنا کر آب پوست بیخ بسکھپرا میں ۱۴ بار بجھاؤ دیں۔ کشتہ ہوگا پیس کر محفوظ رکھیں۔ قابل استعمال ہے۔ اگر اس کشتہ کو ایک ساعت آب لیموں میں کھرل کر کے ٹکیہ بنا کر پانچ سیر کی آگ دیں۔ تو بالکل سفید ہو جائے گا۔ یہ کشتہ اعلیٰ درجہ کا مقوی باہ ہے اگر آب بیخ بسکھپرہ میں اکیس بجھاؤ دیں۔ تو یہ کشتہ پارہ نوش ہوگا۔ اور ایک تولہ کشتہ دس تولہ پارہ جذب کرے گا۔ جتنے بجھاؤ زیادہ دیں گے۔ اتنا ہی پارہ زیادہ جذب کرے گا۔

کشتہ فلوس:

آب بسکھپرا میں پیسہ ڈھوا کا پترا کر کے چند بار بجھاؤ دیں اور اس کے نغدہ میں دے کر ایک من کی آگ دیں آسمانی رنگ کا کشتہ ہوگا۔ ایک چاول ہمراہ بدرقہ مناسب دیں۔ فالج۔ لقوہ ضعف باہ اور دمہ کو مفید ہے۔

کشتہ جست مرکب:

جست حسب ضرورت لے کر روغن کنجد میں پیس بجھاؤ دیں۔ تاکہ جست مصفیٰ ہو جائے پھر جست مصفیٰ۔ سیماب مصفیٰ۔ سم الفار چار چار تولے کر ایک سیر آب بسکھپرا میں کھرل کر کے قرص بنائیں۔ اور دس تولہ تانبہ کی کٹوری ایسی بنائیں۔ کہ قرص اس میں سما سکے۔ ایک مٹی کی ہنڈیا میں پہلے وہ قرص رکھیں۔ اس پر کٹوری تانبہ معکوس رکھیں۔ اس پر نمک سنگ، چار سیر باریک کر کے ڈال کر دبا دیں۔ چوب پیپل کی آگ جلانی شروع کر دیں۔ پہلے تین گھنٹہ نرم آگ۔ پھر زیادہ کریں۔ متواتر ایک دن رات آنچ ہوتی رہے۔ شعلہ ہنڈیا کے نیچے رہے ادھر ادھر نہ ہو جائے۔ بعدہٗ سرد ہونے پر نکالیں۔ قرص سفید شگفتہ ہوگا۔ نصف رتی ہمراہ مسکہ دیں۔ جذام، ضعف باہ، جریان، سرعت اور سوزاک کو مفید ہے۔

کشتہ مس:

برادہ مس، تولہ کو شیر مدار تازہ میں دو ہفتہ کھرل کر کے ٹکیہ بنا کر ایک سیر بسکھپرا بمعہ برگ شاخ و بیج لے کر آب لیموں میں گھوٹ کر نغدہ بنا کر سات کپڑ مٹی کر کے گڑھے میں تین من کی آگ دیں۔ اگر احتیاط سے عمل کیا جائے۔ تو سفید کشتہ ہوگا۔ قوت باہ کیلئے

بے حد مفید ہے۔ بھوک خوب لگاتا ہے۔

جوہر رسکپور:

رس کپور چھ ماشہ کو آب بسکھپرہ پندرہ تولہ میں کھرل کرکے بطریق معروف جوہر لیں۔ نصف چاول ہمراہ مسکہ دیں۔ گھی معمول سے زیادہ استعمال کریں۔ بواسیر ہر قسم کے لیے مفید ترین چیز ہے۔

نمک بسکھپرا:

سالم پودہ بسکھپرا لے کر خشک کرکے خاکستر بنالیں اور پانی میں بھگو کر مقطر کرکے بطریق مروجہ نمک حاصل کریں۔ یہ نمک دمہ۔ اور استسقاء والے کو مفید ہے قے یا دست آکر مکمل صحت ہوگی۔ اس کی خوراک ایک ماشہ تک ہے۔ علاوہ ازیں یہ نمک ہر اڑنے والی دھات کو قائم رکھتا ہے۔ اور دھاتوں کو جیرغ دے کر اس پر چلکی دینے سے اس کی پھوٹک دور کرکے نرم کرتا ہے۔ چنانچہ اس نمک میں سم الفار کا کشتہ اس طرح تیار کریں۔ نمک بسکھپرہ ۱۰ تولہ کے درمیان سم الفار ایک تولہ رکھ کر کوزہ میں گل حکمت کرکے ادھ سیر اوپلوں کی محفوظ الہوا جگہ میں آگ دیں۔ سم الفار قائم النار مومیہ ہوگا کھانے اور اہل فن کے کام آئے گا۔

دفعیہ آتشک:

پوست بیخ بسکھپرہ دو تولہ۔ سم الفار سفید۔ شنگرف۔ رسکپور۔ دارچکنا۔ ہر ایک ۳ ماشہ۔ خوب گھوٹ کر قرص بقدر تین ماشہ بنائیں۔ استعمال سے پہلے روز مسہل دیں۔ بعد فراغت دوسرے روز گھی کی تمام بدن پر خوب مالش کریں۔ اب حقہ کی چلم لے کر اس پہ پیسہ شیر انوالار رکھ کر اوپر بیری کے جلتے ہوئے کوئلے رکھیں۔ تھوڑے کوئلے رکھ کر اس پر پھر ایک پیسہ رکھیں۔ اس پر قرص مذکور رکھ کر اور کوئلے رکھ دیں۔ پھر سوٹا (دکش) لگائیں۔ ایک صبح۔ ایک دوپہر۔ ایک شام۔ دوسرے روز خوب منہ آئے گا۔ اور سات روز تک آتا رہے گا۔ صرف ایک روز کے استعمال سے کلی آرام ہوگا۔ یہ ایک سیلانی فقیر کا عطیہ ہے۔ ان کا قول ہے۔ کہ اس نسخہ سے گو تکلیف بہت ہوگی۔ لیکن آرام ضرور آجائے گا۔ نازک مزاج اصحاب استعمال نہ کریں۔

شافہ ادرار حیض: پوست بیخ بسکھپرہ۔ مقعد دانہ برآوردہ۔ ہموزن دونوں گھوٹ

کرشاندہ بقدر کھجور شل گاؤدم بنا کر دایہ سے تین یوم تک رکھائیں۔ حیض جاری ہوگا۔

دفعیہ استسقاء:

سفوف پوست بیخ بسکھپرا۔ ایک تولہ کشتہ فولاد تین ماشہ۔ باریک کرکے ۱/۲ ماشہ روزانہ تین بار دیں۔ ادرار بول ہو کر آرام ہوگا۔

دفعیہ سوزش وتقطیر بول:

برگ بسکھپرا ایک تولہ۔ مرچ سیاہ ۵ عدد گھوٹ کر پلائیں۔

دفعیہ کرم امعاء:

بیخ بسکھپرہ ایک تولہ۔ جوشاندہ بنا کر پلائیں۔

جملہ امراض چشم:

اس کی جڑ پانی میں گھس کر سلائی سے لگائیں۔ ضعف بصارت، خارش، شبکوری کو مفید ہے۔

بہو پھلی

اس کا یہی مشہور نام ہے۔ یہ دو قسم کی ہوتی ہے۔ ایک بڑی۔ دوسری چھوٹی۔ بڑی کا پودا تقریباً دو فٹ اونچا ہوتا ہے۔ لمبی لمبی پھلیاں اور زرد رنگ کا پھول لگتا ہے۔ اس کے پتے برگ بانسہ کی طرح۔ مگر کسی قدر دندانہ دار ہوتے ہیں۔ جڑ اور شاخیں نہایت گنجان ہوتی ہیں۔ اس کے پتوں کو چبانے سے منہ لعاب سے بھر جاتا ہے۔ اور پھلی توڑنے سے بھی لعاب سا نکلتا ہے۔ چھوٹی قسم کی زمین پر بچھی ہوئی ہوتی ہے۔ اس کے پتے چھوٹے اور ننھی ننھی پھلیاں لگتی ہیں۔ اس کی پیدائش بالعموم ریتلی اور پتھریلی زمین کے باغوں اور کھیتوں میں ہوتی ہے۔ ماہ ساون کے آغاز میں پہلی بارش ہونے کے بعد پیدا ہوتی ہے اور بھادوں کے مہینہ میں خوب پھلتی پھولتی ہے۔ اسوج میں پھل اور پھول شروع ہو کر اوائل کاتک میں پھلیاں پک کر تیار ہو جاتی ہیں۔ چھوٹی بہو پھلی بڑی سے زیادہ مفید اور مستعمل ہے۔ بڑی بہو پھلی مشرقی پنجاب اور چھوٹی مغربی پنجاب کے علاقوں میں مذکورہ موسموں میں

خوب پھتی پھولتی ہے۔ جب ضرورت ہو تو اس کو بعد بیخ اکھاڑنا چاہیئے۔

سفوف مغلظ:

یہ سفوف جریان، احتلام، سرعت، رقت، اور سوزاک کو مفید ہے۔ اس کے علاوہ مقوی دماغ بھی ہے۔

چھوٹی یا بڑی ہوپھلی جڑ سمیت اکھاڑ کر سایہ میں خشک کر کے چھ ماشہ علی الصبح ہمراہ دودھ استعمال کریں۔ اور ہفتہ عشرہ میں ملاحظہ کریں۔

حب اکسیر جریان:

ہوپھلی خورد یا کلاں ایک سیر لے کر گھڑے میں پانی ڈال کر پانی سے بھر دیں۔ چوبیس گھنٹہ کے بعد قلعی دار دیگچہ میں ڈال کر دو ذہین جوش دے کر ہاتھ سے خوب مل چھان کر پکالیں۔ جب قوام مثل افیم کے ہو جائے۔ تو اتار کر سفوف دو دو حی خورد پانچ تولہ۔ دانہ الائچی خورد۔ طباشیر۔ کشتہ قلعی۔ ست گلو۔ ہر ایک ایک تولہ باریک کر کے ملا کر گولی بقدر نخود بنالیں۔ ایک گولی ہر روز دودھ کے ساتھ دیں۔ ان شاء اللہ کہنہ سے کہنہ جریان بہت جلد دور ہوگا۔

دفعیہ درد کمر:

اس کے استعمال سے بدن میں کافی طاقت پیدا ہوتی ہے۔ کمر درد کے لیے مخصوص چیز ہے۔ حد درجہ کا مغلظ ہے۔

سفوف ہوپھلی۔ آرد ماش۔ ایک ایک پاؤ لے کر ایک سیر روغن زرد میں بریاں کر کے ۱/۲ سیر شکر تری ملا کر پانچ تولہ صبح و شام ہمراہ شیر گاؤ استعمال کریں۔ دوائی کھانے سے پہلے اور بعد پانی ہرگز نہ پئیں۔

کشتہ نقرہ:

یہ کشتہ نقرہ اعلیٰ درجہ کا مقوی اعضائے رئیسہ و دافع جریان ہے۔

پترہ نقرہ کو یک صد بار عرق گلاب میں بجھاؤ دے کر نغدہ ہوپھلی میں رکھ کر پانچ سیر کی آگ دیں۔ اگر کوئی کسر رہ جائے۔ تو دوبارہ آگ دیں۔ کشتہ ہوگا۔

کسوندی

اس کا یہی مشہور نام ہے۔ اس کا پودا تقریباً ڈیڑھ گز لمبا ہوتا ہے۔ موسم برسات میں خوب پھلتی پھولتی ہے۔ اور موسم سرما میں پتے دراز اور پھلیاں پختہ ہو جاتی ہیں۔ باغوں۔ کھیتوں اور اکثر نہروں کے پاس ہوتی ہے۔ اس کے پتے برگ سنا جیسے مگر اس سے کچھ بڑے پھلی دو تین انچ لمبی ہوتی ہے۔ جو تلوار کی طرح خم کھائے ہوتی ہے۔ اس وجہ سے بعض علاقوں میں اسے تلوار پھلی بھی کہتے ہیں۔ اس کی تمام چھال شروع سے آخر تک گہرے عنابی رنگ کی ہوتی ہے۔ یہ دو طرح کی ہوتی ہے۔ چھوٹی اور بڑی۔ چھوٹی کو کسوندی اور بڑی کو کسوندا کہتے ہیں۔

کسوندی دو طرح کی ہوتی ہے۔ ایک کو زرد پھول لگتا ہے۔ دوسری کو پھل۔ پھول۔ شاخیں وغیرہ سب سیاہ ہوتے ہیں۔ جسے کسوندی سیاہ کہتے ہیں۔

دفعیہ مارگزیدہ:

بیخ کسوندی سیاہ۔ مرچ سیاہ ہموزن۔ باریک کر کے گولیاں بقدر نخود بنائیں اور استعمال کرائیں۔ زہر فوراً جذب ہو گی۔ یہ گولیاں فاسد اخلاط کی اصلاح کرتی ہیں۔ اور ہر قسم کی زہر کو دور کرتی ہیں۔

دفعیہ داد:

اس کی تازہ جڑ گھس کر لگائیں۔ ہفتہ عشرہ میں داد دور ہو گا۔

دفعیہ قبض:

یہ تمام بوٹی مسہل۔ ملین اور منفث بلغم ہے۔ تخم اس کے مسہل ہیں۔ اس کے بیجوں کو باریک کر کے جوشاندہ بنا کر استعمال کریں۔ ہلکا مسہل ہو گا۔

دفعیہ استسقاء:

برگ کسوندی تین ماشہ۔ مرچ سیاہ ایک ماشہ کی گولیاں بنا کر کھانے سے فائدہ ہوتا ہے۔ لیکن خاندان شریفی میں اس کو گھوٹ کر استسقاء، سوالقینہ۔ رطوبت شکم اور سوء مزاج بارد۔ کبد کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ ایک تولہ برگ کسوندی اور پانچ دانے فلفل سیاہ کے حساب سے گھوٹ کر دیتے ہیں۔

دفعیہ سرفہ:
حبوب دفعیۂ مارگزیدہ منہ میں رکھ کر چوسیں آرام ہوگا۔
دفعیہ بخار:
برگ کسونڈی۔ کرنجوہ۔ ہم وزن گولی بقدر نخود بنا کر استعمال کریں۔ ملیریا میں کونین کا مقابلہ کرنے والی گولیاں ہیں۔
دفعیہ بواسیر خونی:
برگ کسونڈی ایک تولہ۔ پانی میں گھوٹ کر تین ماشہ گیرو ملا کر پلائیں۔ خون بواسیر بند ہوگا۔

گھگربیل

یہ ایک قسم کی بیل ہے جو درختوں پر پھیلتی ہے۔ اس کے پتے برگ خربوزہ سے ملتے جلتے ہیں۔ لیکن کچھ چھوٹے ہوتے ہیں۔ روواں دار اس کا پھل بلیلہ سے ملتا جلتا ہے۔ اوپر کا چھلکا سخت اور بیج سے خالی ہوتا ہے۔ جڑ لمبی اور موٹی زمین میں بہت دور تک جاتی ہے۔ دو قسم کی ہوتی ہے۔ زرد اور سفید۔ اس کو بندال فثاء الحمار بھی کہتے ہیں۔
دفعیہ بواسیر:
سفوف گھگربیل کو روغن سرسوں میں حل کر کے لگائیں۔ ہفتہ عشرہ میں مسّے گر جاتے ہیں بعض اس کا بخور دے کر بھی یہی فائدہ اٹھاتے ہیں۔
برائے قوت شامہ:
جس کی قوت شامہ بالکل ہی نلارد ہو۔ تو اب گھگربیل کو گھی میں جلا کر ناک میں ٹپکائیں از سر نو عود کر آئے گی۔
دفعیہ مرگی:
گھگربیل۔ مرچ سیاہ۔ اسطوخودوس۔ کلونجی۔ عود صلیب۔ کندش۔ نوشادر۔ شحم اندرائن۔ ہموزن باریک کرائیں۔ اس کے استعمال سے سکتہ اور مرگی کے مریض کو فوراً ہوش آجاتی ہے۔
برائے منقی دماغ: گھگربیل چھ ماشہ۔ زعفران دو رتی۔ قرنفل تین عدد سفوف

بناکر استعمال کرنے سے ناک سے پانی خارج ہوکر تنقیہ دماغ ہوگا۔

دفعیہ یرقان :

اس کے پھل کا رس نکال کر ناک میں ٹپکائیں۔ زرد رنگ کا پانی خارج ہوکر یرقان دور ہوگا۔

دفعیہ استسقاء:

اس کے دو پھل رات کو پانی میں بھگوئیں۔ صبح پن کر پی لیں۔ قے یا دست آکر آرام ہوگا۔

دفعیہ جذام :

اس کے پھل کا سفوف دو ماشہ روزانہ استعمال کرائیں اور دودھ بکثرت پلائیں تین ہفتہ میں کلی آرام ہوگا۔

برائے اسقاط حمل :

اس کے پھل کا سفوف ایک تولہ کھانے سے حمل ساقط ہوگا۔

آک

جہاں تک پنجاب کا تعلق ہے۔ بچے سے لے کر بوڑھے تک اس کو جانتے ہیں اگر اس کے فوائد کو قلمبند کیا جائے تو ایک ضخیم کتاب بنتی ہے۔ اس کی ہر ایک چیز مستعمل ہے۔ کون کشتہ ہے۔ جو اس میں نہیں ہو سکتا۔ اور وہ کون سی بیماری ہے۔ جو اس کے استعمال سے دور نہیں ہو سکتی۔ اس وقت مجھے اس کے زیادہ فوائد سے غرض نہیں۔ میں صرف ایک نسخہ اس کے متعلق لکھنا چاہتا ہوں۔ میں جب سکول میں پڑھا کرتا تھا۔ تو مجھے دردِ شدید کے دورہ شروع ہوگئے۔ جب دورہ پڑتا تھا۔ تمام دن حالت خراب رہتی تھی۔ طبیعت میں امتلا ہوکر دل گھبرانے لگتا۔ آنکھوں تلے تمام دن اندھیرا رہتا۔ ہر چند علاج کیے۔ لیکن فائدہ نہ ہوا۔ آخر ایک گلزار شاہ نامی فقیر مل گئے۔ باتوں باتوں میں والد مکرم نے اس مرض کا بھی ذکر کیا۔ جس پر انہوں ایک تیل تیار کرا کر استعمال کرایا۔ اس دن سے آج تک پھر کبھی دورہ نہیں پڑا۔ رخصت ہوتے وقت انہوں نے کہا

آکسن کا پودا

اعجاز پبلشنگ ہاؤس، 2861، کوچہ چیلان، دریا گنج، نئی دہلی۔110002

کہ اس کا نام گلزار روغن رکھنا اور اسی نام سے یہ فائدہ کرے گا۔ اور بہت سی امراض کے کام آئے گا۔

گلزار روغن:

روغن سرسوں ایک سیر میں گل مدار ناشگفتہ ½ پاؤ ڈال کر آگ پر رکھیں۔ جب پھول جل کر سیاہ ہو جائیں۔ تو تیل کو پن کر سنبھال رکھیں۔ چارپائی پر لیٹ کر سر چارپائی سے نیچے لٹکائیں۔ اور دو تین قطرے ہر دو سوراخ بینی میں ڈالیں اور سانس زور سے اوپر کھینچیں تاکہ ناک میں چلا جائے۔ صبح و شام اسی طرح ڈالیں۔ ناک کی بیماریاں۔ سر درد شقیقہ نزلہ۔ زکام کھانسی۔ مرگی۔ امراض چشم۔ امراض گلو۔ غشی۔ سہر سبات وغیرہ کو مفید ہے۔

رتن جوت

یہ بوٹی درخت کر یر اور جنڈ کے نیچے عموماً بیساکھ اور جیٹھ کے مہینوں میں ملتی ہے زمین پر بچھی ہوئی شاخیں سرخی مائل ہوتی ہیں۔ برگ خورد سلونک کی طرح ہوتے ہیں۔ اور رچڑی کی پنجہ کی طرح تین تین ہوتے ہیں۔ ہر پتے کی جڑ کے نیچے سفید پُر ہوتی ہے۔ اگر اس کو اکھاڑ کر رکھ لیں۔ تو تین ماہ تک خشک نہیں ہوتی۔ مزا پھیکا اور لیسدار ہوتا ہے۔ چنانچہ اس کے متعلق میرا بارہا کا تجربہ ہے۔ کہ گرمی سے جس کا تالو جلتا ہو۔ یا ہاتھ پاؤں کی تلیوں میں ہر وقت گرمی نکلتی ہو یا جس کو گرمی کا سخت خفقان ہو یا سوزش بول اور سوزاک ہو۔ اور خونی بواسیر کا خون بند نہ ہوتا ہو۔ تو بقدر چھ ماشہ رتن جوت شل سردائی گھوٹ کر مصری ملا کر ہر روز پلائیں۔ ایک بار کے پینے سے فائدہ معلوم ہو گا۔

اس کی ایک دوسری قسم ہے۔ جس کو رتن جوت سٹے والی کہتے ہیں۔ اس کی تاثیر اور اس کے خواص بالکل اس کے الٹ ہیں۔ یہ زمین سے بالشت بھر اونچی ہوتی ہے۔ سر پر شل تاج مرغ ایک سٹہ ہوتا ہے۔ اور پھول اور شاخیں پیازی رنگ کی ہوتی ہیں۔ اور پتے نوکدار ہوتے ہیں۔ ان پتوں کو اگر ہاتھ کی پشت پر ملیں۔ تو آبلہ پیدا ہو جاتا ہے۔ اور اگر پیپہ پر ملیں۔ تو ایک گھنٹہ تک سفید رہتا ہے۔ میں نے ابھی تک اس کو نہیں دیکھا۔ بلکہ والد مکرم

اس کی تلاش میں بہت سرگرداں رہتے ہیں۔ اگر کسی صاحب کو مل جائے تو اطلاع دینے پر والد مکرم کا مجرب اکسیری عمل پیش کیا جائے گا۔

آکسن

اس کا دوسرا نام اسگندھ ہے۔ یہ بوٹی برصغیر کے تقریباً ہر گرم خشک علاقہ میں ہوتی ہے۔ اس کا پودا ایک گز بلند ہوتا ہے اور برگ مثل درخت لسوڑہ کے ہوتا ہے اور شاخیں بکثرت ہوتی ہیں۔ اور ہر شاخ پر ڈوڈیاں سرخ رنگ مثل دانہ مکو لیکن حجم میں دانہ مٹر کے برابر ہوتی ہیں۔ اور ہر تخم پر خول غلاف کی مانند چڑھا ہوتا ہے اس کی جڑ دواً مستعمل ہے جو پتلی ایک انگشت کے قریب لمبی، مولی کی مانند گاؤدم یعنی اوپر سے موٹی اور نیچے سے پتلی ہوتی ہے۔ لیکن جب اس کو توڑا جائے تو اندر سے بالکل سفید ہوتی ہے۔ ذائقہ اس کا تلخ لیکن کسی قدر میٹھا ہوتا ہے۔ جب اس کی تازہ جڑ کو توڑا جائے تو اس میں سے گھوڑے کے پیشاب جیسی بو آتی ہے۔ اس کی جڑ کا چھلکا اتار کر سایہ میں خشک کر کے سفوف بنائیں۔ اور برابر کی کھانڈ ملائیں۔ ایک کف دست گرم دودھ سے پھنکائیں اور خوب دودھ پئیں۔ وجع المفاصل سے جفت شدہ کیوں نہ ہو۔ پسینہ آ کر صحت ہو گی۔ اس کے علاوہ فالج۔ لقوہ۔ رعشہ۔ درد اعصابی کو مفید ہے۔ حائضہ عورت کو استعمال کرانے سے درد وغیرہ دور ہو کر خون کھل کر آئے گا۔ اور رحم کے جملہ عوارضات دور ہو کر حمل قرار پائے گا۔ کئی بار عوارضات مذکورہ کے متعلق تجربہ ہو چکا ہے۔ بلکہ ویدک کتابوں میں تو یہاں تک لکھا ہے کہ اس کے استعمال سے امراض ریحی۔ بلغمی۔ برص۔ ہر قسم کے اورام۔ تپدق۔ جملہ اقسام زخم۔ کھانسی۔ دمہ۔ ضعف باہ وغیرہ کو فائدہ ہوتا ہے۔ مغلظ منی و مولد منی ہے۔ اور جرم کش ہے۔

برائے قیام سم الفار و ہڑتال ورقیہ وغیرہ:

جو چیز قائم کرنی ہو بقدر ۲ تولہ لے کر آب برگ آکسن میں چار پہر کھرل کر کے جوہر حاصل کریں۔ اسی طرح بار بار عمل کریں۔ بیس بار کے عمل سے تہ نشین ہوگی۔ ہر بار کے کھرل کرتے وقت جوہر اور تہ نشین کو ملالیں۔ ہمارے ایک مخلص دوست کا معمول ہے۔ کئی بار تہ نشین

ہوتے دیکھا۔ بلکہ وہ تو یہاں تک کہتا ہے کہ اسی طرح پارہ کا عمل کرنے سے قائم النار۔ بستہ جاذب۔ مشتری ہو جاتا ہے۔ شائقین تجربہ کریں۔

کاگ جنگا

اس کا مشہور نام ہے۔ اس کا پودا خشک جگہ میں برسات کے بعد پیدا ہوتا ہے۔ اور ایک گز سے کم و بیش اونچا ہو جاتا ہے۔ اس کے پتے سرخ مرچ کی طرح ہوتے ہیں شاخیں بکثرت کوّے کے پنجے کی طرح اکٹھی ہوتی ہیں۔ اسی لیے اس کو کاگ جنگا کہتے ہیں۔ ہر شاخ کے اختتام پہ گرہ ہوتی ہے۔ جس کو توڑنے سے زرد رنگ کا کیڑا نکلتا ہے۔ بعض احباب کہتے ہیں کہ اس میں دھاتوں کا سفید کشتہ ہو جاتا ہے۔ لیکن ابھی تک تجربہ نہیں ہوا۔ شائد درست ہو۔ بچوں کے حق میں یہ بوٹی اکسیر کا کام دیتی ہے۔ چنانچہ جب بچہ کو مرض ام الصبیان کا دورہ پڑ جائے۔ جس سے بچہ کے زندہ رہنے کی امید نہ ہو۔ تو اس کے کیڑے کو پانی میں پیس کر سر دو گھنٹہ کے بعد دیں۔ فوراً بچہ کو ہوش آ جائے گا۔ اور چند بار کے استعمال سے مرض ہمیشہ کے لیے جاتا رہے گا۔

اکسیر بانجھ پن:

بانجھ پن کے لیے اس سے بڑھ کر شاید ہی کوئی دوا ہو۔ ایک مہاتما سادھو کا بتلایا ہوا مجرب نسخہ ہے۔ اگر اولاد قسمت میں نہ ہو تو اور بات ہے۔ ورنہ کامیابی ضرور ہو گی۔ اس کے سالم پودے کو اکھاڑ کر خشک کر کے خاکستر بنائیں اور بطریق معروف نمک حاصل کریں بعد فراغت حیض ایک رتی ہمراہ دودھ بوقت صبح استعمال کرائیں۔ شب کو...... کریں خدا کے فضل سے سات ایام کے اندر اندر حمل قرار پا جائے گا۔ ناامید گھروں والو۔ تمہیں خوشخبری ہو۔ کہ ہمارے سینہ کا راز آپ کے سامنے ہے۔ اس سے فائدہ نہ اٹھانا انتہائی بدقسمتی ہے۔

دھماسہ

یہ بوٹی بھی خشک علاقوں اضلاع ملتان ساہیوال وغیرہ میں بکثرت ہوتی ہے۔ زمین پہ بچھی ہوئی ہوتی ہے۔ اس کے پتے نہایت ہی چھوٹے ہوتے ہیں۔ اور باریک باریک کانٹے بھی لگتے ہیں۔ جہاں ہوتی ہے۔ ہر ایک آدمی اس سے واقف ہوتا ہے۔ اور اسے

عام طور پر دھماں کے نام سے پکارتے ہیں۔ یہ بوٹی اعلیٰ درجہ کی مصفی خون ہے۔ مرض اٹھرا کے لیے تو سو فیصدی کامیاب دوا ہے۔ جس کا تجربہ بارہا ہو چکا ہے۔

اکسیر اٹھرا:

جن عورتوں کے بچے پیدا ہو کر طرح طرح کے امراض میں مبتلا ہو کر مر جاتے ہیں۔ یا اسقاط بوجہ اٹھرا ہو جاتا ہے۔ تو اس دوا کا استعمال کریں۔ کامیابی میں کسی قسم کا شک نہیں۔

دھماسہ ¼ سیر لے کر تین سیر پانی میں خوب جوش دے کر چھان کر رکھ لیں۔ حمل کے تیسرے ماہ سے شروع کریں۔ ایک قہوہ والی پیالی نیم گرم یہ عرق ڈال کر قہوہ گرم کی طرح پئیں ہر روز صبح کے وقت پیا کریں۔ اور تا ایام رضاعت استعمال جاری رکھیں۔

محافظ بچگان از چیچک:

جب بچہ پیدا ہو تو ایک تولہ دھماسہ پانی میں جوش دے کر بچہ کو نہلائیں۔ اور دھماسہ کو باریک کر کے شہد میں گولی بقدر نخود بنا کر کسی وقت ماں کو ایک گولی نگلوا چھوڑیں۔ تو بچہ چیچک سے محفوظ رہے گا۔ اگر گولی بقدر جوار بنا کر ۴۰ یوم کے بعد ہر ماہ سات یوم ماں کے دودھ میں گھس کر بچہ کو دیں۔ تو تمام عمر چیچک نہ نکلے گی۔

سرمہ نور نظر:

یہ سرمہ آنکھ کی روشنی کو بڑھانے اور بصارت کو قائم رکھنے کے لیے خاص چیز ہے اس کے استعمال سے شرطیہ طور پر عینک کی عادت چھوٹ جاتی ہے۔ بڑھاپے میں نظر کو تیز کرتا ہے۔ علاوہ ازیں ابتدائی موتیا بند دھند، غبار کے لیے نہایت مفید ہے۔ ہمارے دار الشفاء کا خاص نسخہ ہے۔

سرمہ سیاہ حسب ضرورت لے کر روغن زرد (گھی) میں بریاں کریں۔ کہ سیاہ ہو جائے اور چمک نہ رہے اس میں بحساب فی تولہ مرچ سیاہ ایک عدد۔ فلفل دراز ایک عدد ملا کر آب دھماسہ میں ایک ہفتہ کھرل کر کے محفوظ رکھیں اور سوتے وقت استعمال کریں۔

جل دھنیا

یہ بوٹی عام تالابوں کے کناروں پر بکثرت ہوتی ہے۔ موسم سرما کے آغاز میں کافی

پودا استیاناسی

اعجاز پبلشنگ ہاؤس، 2861 کوچہ چیلان، دریا گنج، نئی دہلی۔

مل سکتی ہے۔ چونکہ اس کی شکل وشباہت دھنیا جیسی ہوتی ہے اور پانی کے کنارے ہی ہوتی ہے۔ لہٰذا اسے جل دھنیا کہتے ہیں۔ بعض کوڑ کنڈل بھی کہتے ہیں۔ پتے دھنیا جیسے مگر اس سے بڑے ہوتے ہیں۔ زرد رنگ کا پھول لگتا ہے۔ اس کا پودا تقریباً ڈیڑھ دو فٹ اونچا ہوتا ہے۔ یہ نہایت اکسیری کام دینے والی تیز قسم کی بوٹی ہے۔ اس میں کئی اکسیری کشتے تیار ہوتے ہیں۔ مگر یہاں صرف اس کے مخصوص فوائد ہدیہ ناظرین ہو گے۔ اس کے پتوں کو گھوٹ کر عضو پر رات کو باندھیں۔ صبح آبلہ پیدا ہوگا۔ چھید کر پانی نکالیں اور گھی جلا کر لگائیں۔ مجلوق کے لیے مفید ہے۔ گندہ پانی رگوں سے خارج ہو کر خون صالح پیدا ہوگا۔

طاعون کے لیے بھی یہ بوٹی تریاق کا اثر رکھتی ہے۔ اور بڑے بڑے علاجوں اور جراحوں سے نجات دلاتی ہے۔ جب کوئی طاعون میں مبتلا ہو تو برگ جل دھنیا چار تولہ کوٹ کر دو ٹکیہ بنا کر دونوں ہاتھوں کی کلائیوں پر سیدھی جانب باندھیں۔ ایک گھنٹہ کے بعد وہ ٹکیہ بدلتے رہیں۔ اور نئی باندھیں۔ وہاں آبلہ پیدا ہوگا اور بخار فوراً اتر جائے گا۔ گلٹی تحلیل ہو جائے گی اور تمام شکایات کافور ہوں گی۔

زخم حیات

یہ بوٹی اٹ سٹ کی طرح زمین پر بچھی ہوتی ہے۔ اور اس سے کچھ ملتی جلتی ہے۔ جوہڑ اور تالاب کے کنارہ پر ہوتی ہے۔ شاخیں بکثرت ہوتی ہیں۔ برگ مثل جوانسہ کے ہوتے ہیں۔ لیکن سبز اور رسیلے بکثرت ہوتے ہیں۔ اور اس سے کچھ موٹے ہوتے ہیں۔ پتوں کے پاس چھوٹی چھوٹی بُردار ڈوڈیاں لگی ہوتی ہیں۔ اس میں سنکھ کا کشتہ نہایت سفید ہوتا ہے۔ چنانچہ اس کے نغدہ میں دے کر دس پندرہ سیر کی آگ دیں۔ ایک ماشہ ہمراہ دودھ دیں۔ رطوبت زخم۔ جریان الرحم۔ اور کثرت حیض کو مفید ہے۔

شیرہ اندرانی بوٹی کے ہمراہ کھانے سے سل وتپ دق کو فائدہ ہوتا ہے اکیلی کا استعمال بھی بہت سی امراض میں مفید ثابت ہوا ہے۔ چنانچہ آتشک۔ بواسیر، سوزاک کرم شکم۔ کرم امعاء۔ سوزش بول وغیرہ کے لیے دو تولہ برگ زخم حیات ایک پاؤ پانی میں ہمراہ مرچ سیاہ پانچ عدد گھوٹ کر پلائیں۔ دنوں میں فائدہ ہوگا۔

اس کی ایک قسم اور بھی ہے۔ جو کہ اس سے پچاس گنا قوی الاثر ہے۔ لیکن وہ کمیاب ہے پہاڑوں میں اکثر ملا کرتی ہے۔ اس کے پتوں میں اگر گوشت کا قیمہ کر کے رکھ دیں۔ تو بہت جلد گوشت کا ٹکڑا بن جاتا ہے۔

ستیاناسی اور اس کے اکسیری فوائد

حکیم محمد اسمٰعیل صاحب امرتسری ——— کشمیری گیٹ لاہور

ستیاناسی:

ایک خودرو بوٹی ہے۔ جو تقریباً پنجاب میں ہر جگہ پائی جاتی ہے۔ اس کا یہ نام غالباً سنیاسی لوگوں نے اس لیے رکھا ہوا ہے۔ کہ یہ مرض کا ستیاناس یعنی قلع قمع کر دیتی ہے ظاہر ہے کہ اس کو ستیاناسی ہی کہنا موزوں ہے۔ پنجاب میں اسے کٹائی کلاں یا کٹیلا اور کنڈیاری ڈوڈے والی بھی کہتے ہیں۔ چیت بیساکھ میں خوب پھلتی پھولتی ہے۔ اس کا پودا تقریباً نصف گز سے گز سوا گز اونچا ہوتا ہے۔ پتوں پہ سفید خط اور کانٹے بکثرت ہوتے ہیں۔ شاخ توڑنے سے زرد رنگ کا دودھ نکلتا ہے۔ اس کا پھول نہایت خوبصورت، ملائم اور زرد رنگ کا ہوتا ہے۔ پختہ ہو کر چار خانے کا ڈوڈا نکلتا ہے۔ اس میں سیاہ رنگ کے بیج مثل سرسوں اور بارود کی طرح کے ہوتے ہیں۔ ان دانوں کو آگ پر ڈالنے سے چٹاخ پٹاخ کی آواز نکلتی ہے۔ ستیاناسی کے پودے جہاں ہوتے ہیں۔ بکثرت ہوتے ہیں۔ پس یہ وہ بوٹی ہے۔ جس کے استعمال سے ہر مرض کا ستیاناس ہو جاتا ہے۔ قدرت نے اس کے اندر وہ فوائد مخفی کر رکھے ہیں۔ جو بیان سے باہر ہیں۔ اس کا مزاج درجہ دوم میں گرم خشک ہے۔ سب سے پہلے اس سے ہونے والے کشتہ جات لکھے جاتے ہیں بعد میں اس کے دیگر فوائد مفصل لکھے جائیں گے اور بتایا جائے گا۔ کہ کس طرح اور کیسے یہ ہر مرض کا ستیاناس کر دیتی ہے۔

کشتہ سم الفار اکسیری:

یہ نہایت ہی معرکہ کا نسخہ ہے جس کو جناب حکیم محمد عالم صاحب مرحوم ہمیشہ مطب

میں تیار رکھتے تھے۔ جس کے متعلق وہ اپنی فہرست شفاخانہ ضیائے عالم میں لکھتے ہیں۔ کربر اکسیری اصول سے تیار کیا ہوا قائم اور تہ نشین کشتہ ہے۔ قوت باہ کے لیے بے مثل ہے۔ اعصاب کو بے حد طاقت دیتا ہے۔ جذام اور کہنہ آتشک کو دور کرتا ہے۔ گھی دودھ خوب ہضم کرتا ہے۔ اس کی پوری کیفیت استعمال پر ہی معلوم ہو سکے گی۔

خوراک:۔ ایک چاول ہمراہ مسکہ یا بالائی دیں۔

نوٹ:۔ ایک چاول خوراک زیادہ ہے۔ چوتھائی چاول سے شروع کریں۔ ایڈیٹر

یہ وہ نسخہ ہے کہ جس کو ایک طبیب تیس روپیہ[1] فی ماشہ بیچ رہا ہے۔ لیکن یہاں اس کا نسخہ مفت لکھا جا رہا ہے۔ آخر خیال کیجئے کہ اس میں کوئی طلسمی اثر ضرور ہوگا۔ جو اتنا گراں فروخت ہو رہا ہے۔ اگر اعتبار نہ آئے۔ تو فہرست شفاخانہ ضیائے عالم لاہور ملاحظہ فرمالیں اگر پھر بھی یقین نہ آئے۔ تو ایک ماشہ خرید کر دیکھیں کہ کیا قیمت لی جاتی ہے۔ مجھے مدت تک اس نسخہ کا اشتیاق رہا۔ آخر بعد بصد اصرار حکیم صاحب موصوف نے عطا فرمایا۔ وہ نسخہ یہ ہے۔

سم الفار سفید حسب ضرورت لے کر آب ستیاناسی مروق میں ایک پہر کھرل کر کے دو پیالہ نام چینی میں رکھ کر عمدہ گل حکمت کر کے خشک کریں۔ ایک پہر آگ جلا کر جوہر حاصل کریں۔ سرد ہونے پر آب مذکورہ میں دو پہر کھرل کر کے اور دو پہر آگ جلا کر جوہر حاصل کریں۔ اسی طرح ہر بار ایک پہر کھرل اور ایک پہر آگ زیادہ کرتے جائیں۔ ان شاء اللہ کم و بیش آٹھ آنچوں میں تہ نشین ہوگا۔

نوٹ: کھرل کرنے کے بعد جب تک دوا خشک نہ ہو جائے پیالوں میں بند نہ کریں۔ ہر بار جوہر و تہ نشین دونوں کو ملا کر کھرل کیا کریں۔

کشتہ طلا اکسیری:

کشتہ ذیل مطب کے لیے نہایت کارآمد نسخہ ہے۔ سل۔ دق۔ نامردی۔ ضعف اعصاب اور ذیابیطس وغیرہ کے لیے اکسیر صفت ہے۔

ورق طلا ایک تولہ۔ سیماب مصفیٰ ایک تولہ۔ اس قدر کھرل کریں۔ کہ سیماب ناپید ہو جائے

---

[1] یہ قیمت ۱۹۳۵ء میں تھی۔ اس مہنگائی کے دور میں آپ خود اندازہ لگائیں۔

آب ستیاناسی مروق میں ایک یوم کھرل کر کے ٹکیہ بنا کر محفوظ الہوا جگہ میں ایک پاؤ اوپلہ صحرائی کی آگ دیں۔ اسی طرح پارہ جدید شامل کر کے آب ستیاناسی میں کھرل کر کے بدستور آگ دیں۔ ہر بار آگ دینے کے بعد وزن کر لیا کریں۔ جتنا وزن کم ہوا اتنا سیماب شامل کر لیا کریں۔ یہاں تک کہ وزن گھٹنا بند ہو جائے۔ محفوظ رکھیں۔ ہمراہ بدرقہ مناسب ایک چاول دیں۔

کشتہ فلوس نحاسی:

یہ کشتہ مقوی باہ۔ ممسک۔ مولد منی۔ دافع درد۔ کمر و پشت اور وجع المفاصل کو مفید ہے۔ ایک چاول ہمراہ مسکہ دیں۔

سم الفار سفید۔ ہڑتال ورقیہ چھ چھ ماشہ لے کر آب ستیاناسی میں کھرل کر کے ایک ڈھوا پیسہ پر لیپ کریں اور ۱/۲ سیر نغدہ ستیاناسی میں دے کر ایک سیر پارچہ کہنہ لپیٹ کر گجپٹ کی آگ دیں۔ کشتہ ہوگا۔

کشتہ مس:

جو امراض چشم کا واحد علاج ہے۔

مس مصفیٰ ایک تولہ کو آب ستیاناسی میں تیس بجھاؤ دیں اور آدھ سیر نغدہ ستیاناسی میں دے کر ایک من اوپلوں کی آگ دیں۔ کشتہ ہوگا۔

کشتہ توتیا:

جو آتشک۔ سوزاک اور جذام کہنہ کو مفید ہے۔

ڈلی نیلا تھوتھا کو شیر ستیاناسی میں تر کر کے آرد گندم سے لیپ کر کے بھوبھل میں پکائیں۔ جب آٹا سرخ ہو جائے تو نکال کر دوبارہ یہی عمل کریں۔ اسی طرح چالیس بار کریں سفید کشتہ ہوگا۔ اگر ایک سو ایک بار آگ دیں۔ تو ایسا کشتہ ہوگا۔ جو زنگار نہ دے۔ جس کی تلاش میں اہل کیمیا سرگرداں رہتے ہیں۔

خوراک طور پر دو چاول یہ کشتہ مکھن میں رکھ کر استعمال کرائیں۔ متذکرہ بالا امراض کو مفید ہے۔

کشتہ ہڑتال ورقیہ:

ایک کڑاہی میں پانچ سیر نغدہ سالم پودہ ستیاناسی کا ڈال کر درمیان میں ایک تولہ ہڑتال ورقیہ رکھیں۔ اوپر کوئی ڈھکنا دے کر گل حکمت کر کے خشک ہونے پر چڑھے پر

چڑھائیں۔ اور نیچے چوبیس گھنٹہ تک نرم آگ جلائیں۔ سفید کشتہ ہوگا۔ جو بے حد مصفی خون اور مقوی باہ ہے۔ خوراک ایک چاول مکھن میں دیں۔

ان کشتوں کی تیاری کے بعد آپ کو معلوم ہو جائے گا۔ کہ ستیاناسی واقعی اکسیری بوٹی ہے اب ذرا اس کے دیگر فوائد کو بھی ملاحظہ فرمائیں۔

روغن ستیاناسی:

کسی ہوشیار تیلی سے تخم ستیاناسی کا کولہو میں تیل نکلوائیں یا ستیاناسی بقدر ضرورت باریک کرکے ایک شب قدرے پانی میں بھگو چھوڑیں۔ دوسرے روز کڑاہی میں آٹھ گنا پانی ڈال کر نرم نرم آگ پر جوش دیں۔ اس عمل سے تیل پانی کے اوپر آ جائے گا۔ وہ کسی مرغ کے پر سے جمع کرتے جائیں۔ ایک سیر تخم ستیاناسی میں سے دس اونس تیل نکلے گا۔ تمام تیل شیشی میں ڈال کر گرم راکھ پر رکھیں۔ اس عمل سے اگر کچھ پانی ہوگا۔ تو جذب ہو جائے گا۔ اگر جلاب کی ضرورت ہو تو ایک ماشہ تیل دودھ میں ڈال کر پلائیں۔ پانچ چھ اسہال ہو جائیں گے۔ بند کرنے کے لیے شربت مصری پلائیں۔ فوراً بند ہوں گے۔ اگر مریض کرم شکم کو چار قطرے صبح و شام بتاشہ میں ڈال کر پانی کے ہمراہ دیں گے۔ تو ہر قسم کے کرم شکم دور ہوں گے اور پھر عود نہ کریں گے۔ اگر مریض ہیضہ کو تین قطرہ دو دو گھنٹہ بعد دیے جائیں۔ تو فوراً نیند آ جائے گی۔ درد شکم۔ ہچکی۔ اور دمہ کے لیے مناسب بدرقہ سے دیں۔ خارش اور وجع المفاصل کے لیے مالش کریں۔ ایک بزرگ ایک ملاقات میں فرماتے تھے۔ کہ تخم ستیاناسی کو گھوٹ کر جتنی بار چھان کر پلائیں۔ اتنے ہی دست آئیں گے (مگر اس کے ساتھ قئیں بھی آتی ہیں۔ اور حساب بھی پورا ٹھیک نہیں بیٹھتا ———— ایڈیٹر

دفعیہ دنبل:

کتنا ہی کہنہ پھوڑا ہو۔ جو پک کر نہ پھوٹتا ہو۔ تخم ستیاناسی گھوٹ کر لگائیں۔ فوراً ورم پھٹ جائے گا۔

دفعیہ خرابی خون۔ خارش وغیرہ:

تخم ستیاناسی باریک کرکے گوند کیکر شامل کرکے گولی بقدر نخود بنا کر دن میں تین بار پانی کے ہمراہ دیں۔

سگ گزیدہ کے لیے: تخم ستیاناسی ایک تولہ۔ مرچ سیاہ سات عدد گھوٹ کر

پلائیں۔فوراً ایک دو دستے آکر آرام ہوگا۔

دفعیہ آتشک، خارش، زخم کہنہ:

تخم ستیاناسی۔حب النیل۔مصری۔ہم وزن سفوف بناکر چھ ماشہ صبح و شام پانی کے ہمراہ دیں۔ دست آکر آرام ہوگا۔

دفعیہ لکنت اور خارش و آشوب چشم:

شاخ توڑنے کے بعد جو زرد رنگ کا دودھ نکلے اس کو اگر لکنت والے زبان پر لگائیں تو چند یوم میں لکنت دور ہوگی۔اور اگر اس دودھ کو سلائی سے آنکھ میں لگائیں۔تو آشوب چشم اور خارش وغیرہ دور ہوگی۔

نمونیہ۔ذات الجنب:

روغن ستیاناسی تین تولہ۔موم نو ماشہ۔کافور چھ ماشہ۔افیم تین ماشہ۔آہک آب ندیدہ تین ماشہ۔حسب معروف قیروطی بناکر استعمال کریں۔

دفعیہ سوزاک، جریان، احتلام و سرعت:

گل ستیاناسی در سایہ خشک کردہ طباشیر۔دانہ الائچی خورد ہر ایک ایک تولہ۔ زعفران سہ ماشہ۔شہد میں کھرل کر کے گولی بقدر نخود بناکر دو گولی صبح و شام ہمراہ دودھ دیں۔

جوہر ستیاناسی:

سالم پودے ستیاناسی کے جلاکر بطریق معروف نمک حاصل کریں۔دو رتی بدرقہ مناسب سے دیں۔آتشک۔بواسیر۔جذام اور دائمی قبض کو مفید ہے۔

رب ستیاناسی:

اس کے پتے اور شاخوں وغیرہ کو کوٹ کر پانی نکالیں۔اور اس کو مقطر کر کے آگ پر خشک کر کے گولیاں بنالیں۔یہ گولیاں درد شکم۔کھانسی۔دمہ۔ہیضہ۔اسہال۔درد سر دائمی کو مفید ہیں۔ایک دفعہ ہم نے یہ گولیاں تیار کیں۔اتفاقاً ان دنوں ہم نے بہت سی مرغیاں رکھی ہوئی تھیں۔مرغیوں کو ہیضہ وبا شروع ہوئی۔تو مرنے لگیں۔چنانچہ یہی گولیاں مرغیوں کو کھلائی گئیں۔خدا کی قدرت۔دو ہی دن میں تمام مرغیاں تندرست ہوگئیں۔پھر کیا تھا جس نے سنا ہمارے پاس دوڑا آیا۔اور وہ گولیاں استعمال کرانے لگا۔اسی طرح سے بہت سی مرغیاں تلف ہونے سے بچ گئیں۔

شربت ستیاناسی:

ستیاناسی کے سالم پودا کا پانی نکال کر اچھی طرح مقطر کر کے شکر تری شامل کر کے شربت بنائیں ہر روز دو تولہ شربت پانی ملا کر دیں عرصہ تک استعمال کرنے سے ابتدائی جذام و برص کو فائدہ ہوگا۔

دفعیہ جریان وسرعت:

پوست بیخ ستیاناسی۔ شکر تری ہموزن سفوف کر کے چھ ماشہ صبح و شام ہمراہ دودھ دیں۔ آرام ہوگا۔

دفعیہ سوزاک وسوزش بول:

گل ستیاناسی نو ماشہ۔ رات کو آب تازہ میں بھگو رکھیں۔ صبح زلال لے کر شربت بزوری شامل کر کے پلائیں۔ آرام ہوگا۔

دفعیہ آتشک:

بیخ ستیاناسی ایک تولہ۔ مرچ سیاہ سات عدد۔ علی الصبح گھوٹ کر پلائیں ایک ہفتہ میں آرام ہوگا۔

دفعیہ امراض چشم:

آب برگ ستیاناسی ایک تولہ۔ روغن زرد ایک تولہ۔ دونوں کو ملا کر آگ پر رکھیں کہ آب مذکور جل جائے۔ اور فقط روغن باقی رہ جائے۔ صاف کر کے رکھیں۔ امراض چشم کے لیے قطعی طور پر اکسیر ہے۔

دفعیہ بھگندر:

برگ ستیاناسی گھوٹ کر لیپ کریں جلد آرام ہوگا۔

دافع وجع الفواد و ہاضم ومحلل ریاح:

ستیاناسی ایک تولہ۔ بھنگ ۳ ماشہ۔ صمغ عربی ایک ماشہ۔ حبوب بقدر نخود بنا کر استعمال کریں۔

دفعیہ داد:

تخم ستیاناسی سرکہ میں گھوٹ کر لگایا کریں۔

دفعیہ ورم ہر قسم: برگ ستیاناسی ۵ تولہ۔ مغز گھیکوار ۳ تولہ۔ نمک ۳ ماشہ۔ صمغ عربی

ایک ماشہ خوب باریک کر کے ورم پر لیپ کریں۔ ایک ہی دن میں ورم بیٹھ جائے گا۔

طلا مجلوق :

یہ طلا جملہ عوارضات جنس کو مفید ترین ہے۔ معمولی سمجھ کر نظر انداز نہ کریں بلکہ استعمال کر کے داد دیں۔

سم الفار ایک تولہ۔ گندھک آملہ سار تین تولہ۔ ہر دو کو آب ستیاناسی میں دو یوم کھرل کر کے گولیاں بنا کر بذریعہ تپال جنتر نکالیں۔ اور لگائیں۔

مقوی باہ سالن :

شاخ ستیاناسی مقشر کے قتلے کر کے ہمراہ گوشت پکائیں۔ لذیذ ہونے کے علاوہ مقوی باہ ثابت ہوگا۔

دافع خرابی خون، آتشک و خارش تر :

تخم ستیاناسی۔ کالادانہ۔ تربد سفید۔ مجوف۔ ہر واحد ۴ ماشہ۔ جلاپہ۔ زنجبیل ہر ایک چار ماشہ۔ سفوف بنا کر روغن بادام سے چرب کریں۔ ۹ ماشہ ہمراہ شیرہ مغز بادام ۲۰ عدد مغز کدو ۶ ماشہ۔ پوست ہلیلہ زرد ۹ ماشہ۔ شربت بنفشہ ملا کر استعمال کریں۔ ایک دن کے استعمال کے بعد چوتھے دن استعمال کریں۔ تین بار کے استعمال سے بدن کندن کی طرح ہوگا۔

دافع درد کمر و سرعت و احتلام :

گل ستیاناسی ۳ تولہ۔ ست گلو۔ سبوس اسبغول۔ الائچی خورد۔ ثعلب مصری ہر ایک ایک تولہ۔ سنبل ۹ ماشہ۔ کشتہ قلعی۔ سلاجیت ہر ایک ۶ ماشہ۔ سفوف بنا کر ۶ ماشہ ہمراہ دودھ استعمال کرائیں۔ اعلیٰ درجہ کا مغلظ نسخہ ہے۔

مفرح و مقوی قلب و دافع احتلام :

پوست بیخ ستیاناسی دو تولہ۔ کشتہ صدف۔ کشتہ مرجان۔ ورق نقرہ۔ کہربا زہر مہرہ۔ کشتہ ابرک سفید ہر ایک ۹ ماشہ۔ سفوف بنا کر ۳ ماشہ ہمراہ دودھ بوقت صبح دیں۔

حلوا مقوی دماغ و قلب و مقوی باہ و مغلظ اور دافع جریان و سرعت :

سالم پودا ستیاناسی خشک دس تولہ کو نیم کوب کر کے روغن زرد ۲۰ تولہ میں بریاں

کریں اور روغن چھان لیں۔ اور بوٹی کا فضلہ پھینک دیں۔ بعدازاں گوند کیکر۔ گوند کتیرا۔ بہمنین تودریں۔ صندلین۔ کمرکس۔ مغز تخم تمر ہندی ہر ایک ½ ۱ تولہ۔ مغز بادام۔ مغز کدو۔ مغز پنبہ مغز تربوز۔ مغز خربوزہ ہر ایک ۵ تولہ باریک کر کے روغن مذکورہ میں چرب کر کے حلوا تیار کریں۔ ۹ ماشہ ہمراہ دودھ ہر روز استعمال کیا کریں۔

حلوہ مقوی باہ و بدن۔ مولد منی:

تازہ شاخ ستیاناسی مقشر کر کے خشک کریں۔ پھر اس کا سفوف۔ آرد نخود۔ آرد کنگنی آرد بنولہ۔ ہر ایک۔ ۱ تولہ۔ ان سب کو روغن زرد ½ سیر میں بریاں کریں۔ پھر شیر گاؤ۔ ½ سیر شہد اصلی ½ ۱ پاؤ۔ مصری ½ سیر میں قوام کر کے سفوف بریاں شدہ میں ڈال دیں۔ اور دانہ الائچی خورد۔ بسباسہ زعفران ہر ایک ۶ ماشہ ڈال کر مغز بادام۔ مغز نارجیل۔ مغز چلغوزہ شامل کر کے چھ ماشہ صبح و شام استعمال کریں۔

کوکنار

زبدۃ الحکما حکیم محمد عبدالمجید صاحب عقیقی مؤلف ”جامع العقاقیر“۔۔۔ لاہور

مختلف نام:

معروف۔ کوکنار۔ ہندی۔ پوست کھاکھس کا پھل۔ سنسکرت۔ کھس پھل۔ کھستیلا بنگلہ۔ پوست دانہ۔ گماچھ کھاکھس۔ گجراتی افین ناڈوڈاں۔ چینی ملیانگ۔ پنجابی۔ ڈوڈا کھس کھاس۔ فارسی کوکنار۔ پوست خشخاش۔ عربی قشر الخشخاش۔ طبی۔ رؤس الخشخاش انگریزی۔ پاپی کیپ سول۔ لاطینی۔ پی پی درس کیپ شیپولی۔

قدیم تاریخ:

قدیم یونانیوں نے خشخاش کے پودے کی کئی اقسام کا ذکر کیا ہے۔ بقراط اور تھیوفراسطس وغیرہ کوکنار کے پودے سے ایک نباتی خلاصہ تیار کیا کرتے تھے۔ چینی ساتویں صدی عیسوی میں اس سے واقف ہو چکے تھے۔ دسویں صدی ہجری کی ایک چینی تالیف میں کوکنار کا نام ملیانگ (باجرہ نما ظرف) موجود ہے۔ بارھویں اور تیرھویں صدی کے سر صد میں چینیوں

کو پوست سے افیون حاصل کرنے کی ترکیب معلوم ہوئی۔ ہندوستان میں افیون کا استعمال اگرچہ بہت بعد شروع ہوا۔ لیکن پوست قدیم ایام سے مستعمل ہے۔ اور اس کا سنسکرت نام اس کی قدامت پر شاہد ہے۔ بابر (۱۵۱۹ء) نے افیون کے محاصل کا کوئی ذکر نہیں کیا۔ لیکن اکبر کے زمانہ میں افیون کی تجارت سے محاصل وصول کرنے کا ثبوت ملتا ہے۔ چنانچہ ابوالفضل نے فتح پور۔ الہ آباد۔ غازی پور اور لاہور وغیرہ میں پوست کی کاشت کا حوالہ دیا ہے۔ اور لکھا ہے کہ مالوے کی افیون بہترین ہوتی ہے۔

مقام وموسم پیدائش:

ایشیائے کوچک۔ چین۔ ایران اور ہندوستان کے متعدد گوشوں میں اس کی کاشت کی جاتی ہے۔ آغاز سرما میں اس کی تخم ریزی ہوتی ہے۔ چونکہ اس سے افیون حاصل کی جاتی ہے۔ اس لیے اس کی کاشت حکومت سے ٹھیکہ لے کر ہو سکتی ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ اس کی کاشت عام نہیں ہے۔

ماہیت وشناخت:

اس کا پودا اڑھائی تین فٹ اونچا ہوتا ہے۔ پتے متبادل۔ بے حد کٹے پھٹے عموماً تین سے پانچ انچ تک لمبے ہوتے ہیں۔ تنا اور شاخ نرم ایک ڈنڈی پر عموماً ایک ہی پھول لگتا ہے۔ یہ پھول رنگ کے اعتبار سے سرخ۔ ارغوانی۔ سفید۔ زرد۔ نیلا وغیرہ کئی قسم کے ہوتے ہیں۔ کوکنار (پھل) گول بیضوی دو سے تین انچ قطر کا گردن نیچے کی طرف۔ بالائی جانب کنگرہ دار چھتری۔ رنگت سفیدی مائل۔ بازردی مائل بھوسی۔ وزن میں نہایت ہلکا۔ اندرونی حصہ خانہ دار۔ جن کی دیواریں نہایت باریک اور خوشنما۔ ان خانوں میں چھوٹے چھوٹے سفید بادامی یا سیاہ دانے۔ جن کو خشخاش کہتے ہیں۔ ذائقہ میں تلخ اور ہیک لیے ہوئے۔

حصص مستعملہ:

پوست (چھلکا) تخم پوست (خشخاش) افیون۔ جوہر افیون۔

جدید تحقیق:

اس میں افیون۔ مختلف ایلکلائیڈز۔ آرگینک ایسڈز ریزن۔ گلوکوز وغیرہ مختلف اجزا پائے جاتے ہیں۔ پختہ کوکنار میں۔ مارفین (جوہر مؤثرہ) کی مقدار ۱۶ء۱ فیصدی سے ۲۸ء۰ تر

نک۔ نیم پختہ میں ۰.۱۵ فیصدی اور ۰.۲٪ فیصدی کے درمیان بتائی جاتی ہے۔ نیز اس میں میکونک ایسڈ بھی پایا جاتا ہے۔

طبیعت:

درجہ دوم میں سرد اور درجہ اول میں خشک۔ بعض نے درجہ سوم میں خشک لکھا ہے۔

مضرت واصلاح:

سرد مزاجوں اور پھیپھڑے کے لیے مضر ہے۔ شکر، شہد۔ اور مصطگی رومی اس کے مصلح ہیں۔

بدل:

رتی یا دو رتی کی مقدار میں افیون۔

مقدار خوراک:

۴ ماشہ سے ۶ ماشہ تک

افعال وخواص:

مخدر۔ رادع مواد۔ سدے پیدا کرتا ہے۔ اورام حار و یابس کا باقی حصہ دافع۔ اعضاء میں سستی۔ حواس میں پراگندگی۔ باہ میں کمی اور نسیان میں زیادتی پیدا کرتا ہے۔

کیمیائی افعال:

قلعی۔ سکہ۔ جست وغیرہ کو کشتہ کرتا ہے۔

مفرد استعمال

دردسر:

پیشانی پر کوکنار کا ضماد دافع دردسر ہے۔

آشوب و درد چشم:

میتھی اور گلاب کے ساتھ پکا کر اس کا استعمال کرنا آشوب و درد چشم کے لیے مفید ہے۔

کھانسی: اس کا زلال پینا کھانسی کے لیے مفید ہے۔

امراضِ معدہ:

نصف درم صبح و شام آب سرد کے ساتھ پینے سے اسہال دموی و صفراوی۔ سوزشِ معدہ و امعاء اور حرکت مثانہ کو دفع کرتا ہے۔

یونانی مرکبات و مجرّبات

تریاق کوکنار:

کوکنار۔ اجوائن خراسانی ہر ایک ۸ تولہ ۹ ماشہ۔ تخم خشخاش سفید ۱۱ تولہ ۸ ماشہ۔ تخم کاہو ۵ تولہ ۱۰ ماشہ۔ کشنیز خشک۔ تخم مورو۔ گل گاؤزبان ہر ایک دو تولہ ۱۱ ماشہ۔ اسطوخودوس ایک تولہ ½ ۵ ماشہ۔ سب کو رات بھر پانی میں بھگو کر صبح جوش دیں۔ پھر مل چھان کر سہ چند مصری ملا کر قوام کریں اور گل سرخ۔ کشنیز خشک۔ ست ملٹھی۔ نشاستہ۔ گوند کیکر۔ کتیرا مرمکی ہر ایک ایک تولہ ½ ۵ ماشہ باریک پیس کر ملا لیں۔

استعمال و منافع: ۷ ماشہ ہمراہ شربت خشخاش دو تولہ و عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ صبح نہار منہ کھائیں۔ ترش و ثقیل غذا سے پرہیز کریں۔ نزلہ کے لیے تریاق ہے۔

خمیرہ خشخاش:

کوکنار ۱۰۰ عدد کو دو سیر پانی میں بھگوئیں۔ صبح حسب معمول جوشاندہ تیار کر کے ایک سیر قند کے ساتھ خمیرہ تیار کریں۔

استعمال و منافع: ۷ ماشہ ہمراہ عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ استعمال کریں۔ نزلہ حار اور کھانسی کے لیے مفید ہے۔ درد سر حار اور خون آنے کو بند کرتا ہے۔ پھیپھڑے کے زخم مندمل کرتا ہے۔ مسکن حرارت۔ مصلح اخلاط محرقہ ہے۔ کثرت حیض کو روکتا ہے۔

شربت خشخاش:

کوکنار (پوست خشخاش) ایک سیر کو رات بھر پانی میں بھگو دیں۔ صبح جوش دے کر صاف کریں اور ۵ سیر قند سفید جوشاندہ میں ملا کر شربت کا قوام تیار کریں۔

استعمال و منافع: ۲ تولہ شربت ہمراہ عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ استعمال کریں۔ نزلہ حار اور کھانسی کے لیے مفید ہے۔

غرغرہ کوکنار: کوکنار مسلّم۔ کشنیز خشک۔ مکو۔ ملٹھی مقشر۔ نیم کوفتہ۔ حب الآس ہر ایک

ایک تولہ۔ برگ شہتوت۔ چھال جھڑ بیری۔ ہر ایک ایک چھٹانک۔ سب کو ڈھائی سیر پانی میں جوش دے کر اس پر بیس ماشہ پسی ہوئی پھٹکڑی چھڑک کر محفوظ رکھیں۔

استعمال و منافع: دن میں چند مرتبہ اس سے غرغرہ کریں۔ اورام حلق حار کے لیے نافع ہے۔

ایضاً: کوکنار مسلم ۵ عدد۔ عناب ۵ عدد۔ مسور مقشر۔ کشنیز خشک۔ مکو خشک۔ ہر ایک ایک تولہ۔ گل انار۔ نبات سفید۔ ملٹھی ہر ایک ۱۰ ماشہ۔ پانی میں جوش دے کر رکھیں۔

استعمال و منافع: اس سے غرغرے کرنا خناق حار کے لیے مفید و مجرب ہے۔

حب جواہر کافوری:

پوست خشخاش سفید (کوکنار) گل نیلوفر۔ گل گاؤزبان۔ طباشیر سفید۔ سرطان محرق کتیرا۔ صمغ عربی۔ نشاستہ۔ رب السوس ہر ایک ساڑھے چار ماشہ۔ کہربا یشب سفید۔ مروارید ناسفتہ۔ زمرد یاقوت رمانی۔ لعل بدخشاں۔ زہر مہرہ۔ کافور قیصوری۔ ہر ایک ساڑھے تین ماشہ۔ صندل سفید۔ پوست بیخ انجبار۔ گل ارمنی۔ ہر ایک سوا دو ماشہ۔ زعفران ساڑھے تین رتی۔ جواہرات کو عرق گلاب میں کھرل کریں۔ اور دیگر ادویہ کو کوٹ چھان کر سب کو باہم ملا کر لعاب بہیدانہ کے ساتھ مونگ پھلی دانہ کے برابر گولیاں بنالیں۔

استعمال و منافع: ۲ ماشہ گولیاں۔ عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ۔ شربت سیب وغیرہ ۲ تولہ کے ہمراہ دیں۔ مقوی اعضائے رئیسہ۔ سل و دق کو مفید۔ حابس۔ اسہال و خون ہیں۔

دیاقوزہ:

کوکنار مسلم ۲۰ عدد۔ تخم خطمی۔ کتیرہ۔ صمغ عربی۔ تخم خیارین۔ بہیدانہ ہر ایک ایک تولہ۔ اصل السوس مقشر ۲ تولہ۔ اسبغول ۳ تولہ۔ قند سفید پاؤ بھر۔ تخم خطمی۔ کوکنار۔ بہیدانہ اور اصل السوس مقشر رات کو گرم پانی میں بھگو کر صبح جوش دیں۔ جب نصف رہ جائے۔ صاف کر کے قند ملا کر قوام کریں۔ اور بعد ازاں گوند میں باریک پیس کر ملالیں۔

استعمال و منافع: رات کو سوتے وقت چھ سے ۹ ماشہ تک کھلائیں۔ نزلہ اور کھانسی کے لیے مفید ہے۔

سفوف سعال و دمہ:

پوست خشخاش (کوکنار) ایک تولہ۔ ہلیلہ مسلم ایک عدد۔ ملٹھی۔ ہلدی۔ اجوائن

نمک طعام ہر ایک ایک تولہ۔ سب کو کُلیہ میں رکھ کر جلا لیں۔

استعمال ومنافع: ایک ایک چٹکی صبح و شام کھلائیں۔ کھانسی اور دمہ کے لیے مجرب ہے۔

سفوف مویا:

کوکنار۔ بادیان۔ ہلیلہ سیاہ ہر ایک ۶ ماشہ۔ روغن گاؤ میں بھون کر اور کوٹ چھان کر سفوف بنا لیں۔

استعمال ومنافع: تازہ پانی کے ہمراہ ۶ ماشہ استعمال کریں۔ ضعف معدہ۔ امعاء کی وجہ سے دست آتے ہوں تو ان کو روکنے میں مفید ہے۔

عرق ہرا بھرا:

کوکنار۔ منڈی۔ دانہ الائچی خورد۔ صندل سفید و سرخ۔ ملٹھی۔ بد ماکھ۔ ناگرموتھ۔ گلو سبز شاہترہ۔ پوست نیم۔ گل نیلوفر۔ تخم کاسنی۔ تخم کدو۔ تخم تلسی۔ بادیان۔ نیز بالا۔ دھمایا۔ بیخ کاسنی۔ بیخ ہلیلہ۔ بیخ نیشکر۔ بیخ جوانسہ۔ کشنیز۔ ہر ایک ایک تولہ رات کو پانی میں بھگو کر صبح و شام حسب دستور عرق کشید کریں۔ اور اسی قدر ادویہ اضافہ کر کے مکرر کشید کریں۔

استعمال ومنافع: ڈیڑھ تولہ مناسب ادویہ کے ہمراہ۔ دق میں نہایت مفید ثابت ہوا ہے۔ سوزش بول۔ سوزاک اور خفقان میں بھی نافع ہے۔ نیز مقوی اعضائے رئیسہ ہے۔

لعوق سپستان:

کوکنار ۴ تولہ۔ سپستان ۱۰۰ عدد۔ عناب ۴۰ عدد۔ اصل السوس ۳ تولہ۔ تخم خطمی خیارین ہر ایک ۸ ماشہ۔ بہیدانہ ۶ ماشہ۔ سب کو ۴ سیر پانی میں جوش دیں اور چھان کر پاؤ سیر قند ملا کر قوام کریں۔ آخر قوام میں شیرہ جو مقشر۔ شیرۂ مغز بادام تر مقشر۔ شیرۂ تخم خشخاش ہر ایک ۲ تولہ۔ اضافہ کریں۔ جب قوام تیار ہو جائے۔ تو رب السوس۔ کتیرا۔ صمغ عربی ہر ایک ۶ ماشہ پیس کر ملا لیں۔

استعمال ومنافع: ۲ ماشہ انگلی سے چاٹ لیا کریں۔ نزلہ۔ کھانسی اور زکام میں نہایت سودمند اور مُخرج بلغم ہے۔

لعوق معتدل:

کوکنار۔ تخم خشخاش۔ مویز منقی۔ انجیر زرد۔ باقلا۔ اصل السوس۔ مغز تخم کدو شیریں

پرسیاوشاں۔ بادیان۔ زوفاخشک۔ مغز بادام مقشر۔ تخم حلبہ۔ پودینہ ولائتی۔ صمغ عربی کتیرا۔ تخم خطمی۔ تخم کتان۔ بہیدانہ۔ ہر ایک ایک تولہ۔ جو کوب کر کے ۲ سیر پانی میں جوش دیں۔ جب آدھ سیر رہ جائے۔ تو صاف کر کے شہد خالص ملا کر غلیظ قوام کریں۔

استعمال ومنافع: ایک تولہ سے دو تولہ تک دن میں چند مرتبہ تھوڑا تھوڑا چٹائیں۔ بلغم کو خارج کرتا۔ مواد حار ورقیق کو گاڑھا کر کے قابل اخراج بناتا اور کھانسی میں مفید ہے۔

جدید الوضع مخلوط مرکبات

دیاقوزہ:

کوکنار مسلم ۳۰ عدد۔ بہیدانہ ساڑھے تیرہ ماشہ۔ تخم خطمی سفید۔ اصل السوس مقشر سرطان ہندی مدبر ہر ایک ساڑھے ۲۲ ماشہ۔ سب کو آب باراں یا عرق گاؤزبان ایک سیر میں شب بھر بھگو کر صبح جوش دیں۔ جب نصف رہ جائے صاف کر کے لعاب اسبغول ساڑھے تین تولہ۔ اور قند سفید نصف سیر کا اضافہ کر کے خمیرہ کی مانند گاڑھا قوام کر لیں۔ اور آخر قوام میں اقاقیا طباشیر۔ ست گلو ہر ایک ساڑھے چار ماشہ۔ صمغ عربی۔ کتیرا سفید ہر ایک بائیس ماشہ۔ زعفران۔ اجوائن خراسانی۔ ہر ایک ڈیڑھ ماشہ۔ کہربائے شمعی۔ مروارید ناسفتہ ہر ایک سوا دو ماشہ۔ کھرل کر کے تھوڑا تھوڑا ڈال کر قوام میں خوب ملا لیں اور سرد ہونے پر ایکسٹریکٹ آف مالٹ وکاڈلیور آئل ہم وزن محفوظ کر کے رکھیں۔

استعمال ومنافع: ۶ ماشہ ہمراہ شیر مادہ خر یا بز استعمال کریں۔ بعدہ حسب برداشت مریض تدریج بڑھاتے ۲ تولہ تک لے جائیں۔ سل ودق۔ نزلہ وزکام۔ کھانسی اور جملہ امراض ریہ میں مفید ہے دل اور پھیپھڑوں کو تقویت دیتا ہے۔

شربت سعال:

کوکنار ۱۲ عدد۔ تخم خشخاش۔ تخم خطمی۔ اصل السوس مقشر۔ گل بنفشہ ہر ایک نو تولہ تخم خبازی۔ برگ گاؤزبان ہر ایک ۲ تولہ۔ اسبغول مسلم۔ سپستان۔ بہیدانہ ہر ایک ایک تولہ تخم ریحان۔ تخم حلبہ۔ تخم کتان ہر ایک ۶ ماشہ۔ عناب ۱۱ عدد سب کو رات کو گرم پانی میں بھگو

دیں۔ صبح جوش دے کر صاف کر کے نبات سفید تین پاؤ اس میں اضافہ کر کے شربت کا قوام کریں۔ پھر بحساب ہر نبن پاؤ اس میں ایمونیم کاربب اور وائنم اپی کاک ہر ایک سوا دو تولہ۔ اور ٹنکچر سلا دادر ٹنکچر کیمفر کمپاؤنڈ ہر ایک ساڑھے چار تولہ بخوبی حل کریں۔

استعمال ومنافع: ایک ایک تولہ دن میں تین مرتبہ دیں۔ کھانسی کی اکثر اقسام میں مفید ہے۔ سینہ اور ہوائی نالیوں کو بلغم سے صاف کرتا ہے۔ پسینہ لانا اور ضیق النفس میں فائدہ بخش ہے۔

مضمضہ دردِ دندان:

کوکنار۔ اسپند۔ بابڑنگ۔ فوہ ہر ایک ۶ ماشہ۔ سب کو ایک چھٹانک پانی میں جوش دے کر چھان لیں اور اس میں کوکین ہائیڈرو کلوراس ایک ماشہ حل کر کے رکھ لیں۔

استعمال ومنافع: بطریق معروف غرغرہ کرائیں۔ دانتوں کے شدید درد کو فی الفور رفع کرتا ہے۔

قابض ومنوم:

لائکر مارفیا ہائیڈرو کلوراس ایک ڈرام۔ ایک بوتل میں ڈال کر اس قدر آب کوکنار ملائیں۔ کہ کل وزن ۲۰ تولے ہو جائے۔

استعمال ومنافع: پانچ سے پندرہ تولہ تک دن میں تین مرتبہ استعمال کریں۔ دستوں کو بند کرتا ہے اور نیند لاتا ہے اور دردوں کو تسکین دیتا ہے۔

ویدک مجربات

سرمہ چشم:

سرمہ سیاہ ۴ تولہ۔ قلمی شورہ۔ ہلدی (قدرے بریاں) ہر ایک ایک تولہ۔ نیلا تھوتھا بریاں ۳ ماشہ۔ سب کو آب کوکنار (پوست کے پانی) سے کھرل کر کے سرمہ تیار کریں۔

استعمال ومنافع: سلائی سے آنکھ میں لگایا کریں۔ ککروں کو دور کرنے میں مجرب ہے۔

مرکبات طبِ جدید

مروجہ :

ڈیکاکشن آف پاپیز (جوشاندہ کوکنار) کوکنار ۲ اونس کو آب مقطر ڈیڑھ پائنٹ میں ڈال کر بند برتن میں دس منٹ تک جوش دے کر اتار لیں۔

استعمال ومنافع : چوٹ کی سوزش اور درد کے لیے بطور مسکن الم۔ ایک سے دو اونس تک مستعمل۔

سیرپ آف پاپیز شربت کوکنار :

سفوف پوست (جس میں سے خشخاش نکالی ہوئی ہو۔ ۳۶ حصہ۔ ریکٹی فائڈ سپرٹ ۱۱ حصہ۔ ریفائنڈ شوگر ۶۴ حصہ۔ پوست کو ۱۲ گھنٹہ ۸۰ حصہ گرم پانی میں بھگو کر پرکولیٹ میں بھر دیں۔ اور اس قدر آب مقطر اور ڈالیں۔ کہ حجم ۳۲۰ حصہ ہو جائے۔ پھر آگ پر اتنا اڑائیں۔ کہ سیال صرف ۶۰ حصہ رہ جائے۔ سرد ہونے پر سپرٹ شامل کرکے ۱۲ گھنٹے پڑا رہنے دیں۔ پھر فلٹر کرکے شراب کو کشید کرکے علیحدہ کرلیں اور باقی سیال کو آگ پر اڑا کر ۳۴ حصہ کرلیں۔ اور اس میں شوگر ملا کر شربت تیار کرلیں۔

استعمال ومنافع : نصف سے ایک فلوئڈ ڈرام تک دیں۔ مخدر اور منوم ہے۔ بچوں کو نہیں دینا چاہیئے۔

ایضاً :

لیکوئڈ ایکسٹریکٹ آف پاپیز ۸۰ حصہ کو آنچ پر اڑائیں۔ یہاں تک کہ وہ ۴۰ حصہ رہ جائے۔ پھر اس میں ۶۴ حصہ ریفائنڈ شوگر ملالیں۔

ایضاً :

لیکوئڈ ایکسٹریکٹ آف پاپیز ۴۰ حصہ۔ ریفائنڈ شوگر ۷۰ حصہ دونوں کو ملا کر آگ پر اتنا اڑائیں۔ کہ صرف ۱۰۰ حصہ رہ جائے۔

لیکوئڈ ایکسٹریکٹ آف پاپیز عصارہ کوکنار سیال :

سفوف کوکنار کے تیز خیساندہ کو اڑا کر غلیظ کر لیتے ہیں۔ اور اس میں قدرے الکحل ملا دیتے ہیں۔

استعمال و منافع: ۳۰ سے ۶۰ منم بطور مخدر و مسکن مستعمل ہے۔
ایکسٹریکٹ آف پاپیز: عصارہ کوکناد:
کوکنار جوکوب ایک پونڈ۔ ریکٹی فائڈ سپرٹ دو اونس۔ بائیلنگ ڈسٹلڈ واٹر حسب ضرورت
دو پائنٹ پانی میں پوست کو ۲۴ گھنٹے بھگوکر پر کولیٹر میں بھر کر اور پانی بھی ملا دیں۔ اور
جب ایک گیلن متقطر ہو جائے۔ تو باقی کو واٹر باتھ پر اڑائیں۔ حتیٰ کہ ایک پائنٹ رہ جائے
پھر سپرٹ ملا کر ۲۴ گھنٹے پڑا رہنے دیں۔ بعد ازاں صاف عرق کو فلٹر کر کے واٹر باتھ پر اتنا
اڑائیں۔ کہ گولیاں بن سکیں۔
استعمال و منافع: دو سے پانچ گرین تک استعمال کرتے ہیں۔

کشتہ جات میں کوکنار کا استعمال

کشتہ مثلث یہ دھاتہ:

سکہ۔ جست۔ قلعی۔ ہر ایک دو تولہ۔ سب کو کڑچھی میں ڈال کر آگ پر رکھیں۔ جب یہ
پگھل جائیں تو روغن زرد میں سرد کریں۔ اور نکال کر مٹی کے برتن میں ڈال کر اس کے نیچے
آگ دیں۔ پھر بارہ تولہ کوکنار باریک پیس کر چٹکی دیتے جائیں۔ جب راکھ ہو جائیں۔ تو
اتار کر باریک ٹکیاں بنا لیں۔ ان ٹکیوں کو ایک مٹی کے برتن میں رکھ کر تیز آگ دیں۔ جب
بسنتی ہو جائے تو اتار کر پیس لیں۔
استعمال و منافع: روزانہ ایک رتی کی مقدار میں صبح کے وقت بالائی میں ملا کر کھائیں
سرعت و رقت۔ کثرت احتلام اور ضعف باہ کے لیے اکسیر ہے۔

ایضاً:

قلعی۔ جست اور سیسہ ہر ایک ایک تولہ کو کسی لوہے کے برتن میں رکھ کر کوئلوں
کی آگ پر رکھیں۔ جب وہ پگھل جائیں۔ تو گائے کے گھی میں بجھاؤ دیں۔ اسی طرح سات
بجھاؤ دینے کے بعد علیحدہ کڑچھی میں ڈال کر پگھلائیں اور اس پر سفوف کوکنار ۲۰ تولہ
تھوڑا تھوڑا ڈال کر لوہے کی سیخ سے ہلاتے رہیں۔ جب تمام سفوف ختم ہو جائے۔
تو پھر اس راکھ کو کھٹے دہی میں چار گھنٹے کھرل کر کے اس طرح پانچ آنچ دیں۔
استعمال و منافع: دو چاول ہمراہ معجون آرد خرما ایک تولہ یا معجون کلاں یا پانچ ماشہ

اَمر بیل

اعجاز پبلشنگ ہاؤس، 2861 کوچہ چیلان، دریا گنج، نئی دہلی۔

استعمال کریں۔ جریان کے لیے مفید ہے۔

کشتہ قلعی:

قلعی مصفیٰ پانچ تولہ کو پگھلا کر اس میں برگد کی ڈاڑھی کا ڈنڈا پھیرتے رہیں نیچے آگ نرم رہے۔ جب قلعی بالکل خاک ہو جائے تو سرد کر کے شیرہ بھوپھلی ایک پاؤ میں اس کو کھرل کر کے خشک کریں۔ اور ٹکیہ بنا کر دو پیالوں میں بند و گلحکمت کر کے گڑھے میں دس سیر اوپلہ صحرائی کی آگ دیں۔ سرد ہونے پر نکال لیں۔ اور شیر آک ایک پاؤ میں کھرل کر کے بدستور آگ دیں۔ اسی طرح شیر برگد پیپل کی کونپلوں کا رس، ببول کی کونپلوں کا رس، شیرہ گھیکوار (کپڑے میں سے چھانا ہوا) شیرہ بھنگ، شیرہ کوکنار (ڈوڈا پوست) شیرہ دھتورہ، شیرہ دودھی خورد اور شیرہ چیرچٹہ ہر ایک ایک پاؤ میں علی الترتیب کھرل کر کے آگ دیتے جائیں۔ گیارہ آنچوں میں کشتہ تیار ہو جائے گا۔

استعمال و منافع: دو سے چار رتی تک مکھن میں دیں۔ سرعت انزال کو دور کرتے اور امساک کے لیے عجیب چیز ہے۔

اکاش بیل

کے

خواص و فوائد پر ایک گہری نظر

از قلم عالی جناب مولانا حکیم محمد عبد اللہ صاحب زبدۃ الحکماء مصنف کنز المجربات و خواص وغیرہ۔

تعارف:

مشہور و معروف بیل ہے۔ ابتدا میں اس کا رنگ گہری سبزی کے ساتھ زردی بھی لیے ہوتا ہے۔ لیکن جب وہ اپنے شباب پر آتی ہے۔ تو بالکل زرد ہو جاتا ہے۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا درخت یا جھاڑی نے زعفرانی رنگ کی چادر اوڑھ رکھی ہے۔ ہاں جب خشک ہونے پر آتی ہے تو سیاہی خاکی مائل ہو جاتی ہے۔ اس کے پھیلنے کا طریقہ بھی عجیب ہے۔ درخت اور جھاڑی پر پیچ در پیچ پھیلتی ہے۔ اور دل کھول کر الجھتی ہے۔ پھیلنے کو

توسب خار دار درخت اور جھاڑیاں ہی اس کی اپنی ہیں۔ مگر کیکر۔ جنڈ اور خصوصاً بیری کے درخت پر بہت پھیلتی ہے۔ اگر آپ کو اپنی حسب منشا کہیں پھیلانی مقصود ہو۔ تو اس کا ایک یا دو بالشت ٹکڑا لاکر درخت پر چھوڑ دیجئے۔ تھوڑے ہی عرصہ میں اس کی تمام شاخوں میں چھا جائے گی۔

مختلف نام:

یہ بیل نہ صرف برصغیر میں ہی ہوتی ہے۔ بلکہ دوسرے ممالک میں بھی پائی جاتی ہے اس لیے مختلف ملکوں اور زبانوں میں اس کے مختلف نام ہیں۔ چنانچہ قارئین کرام کی دلچسپی کے لیے ان کا بیان تحریر کرنا غیر مناسب نہ ہوگا۔

پنجابی۔ ہندی۔ نیلا دھاری۔ کنثوث۔ امرول وغیرہ۔ سنسکرت۔ امر بیل۔ امرلتہ فارسی۔ پیچان۔ عربی۔ افتیمون۔ شجر الصنغ۔ رومی۔ شبون وغیرہ وغیرہ۔

وجہ تسمیہ:

آکاش کا لفظ سنسکرت زبان میں آسمان کے معنوں میں بولا جاتا ہے۔ اس بیل کی چونکہ زمین پر جڑ نہیں ہوتی۔ اور نہ ہی زمین سے اس کا کوئی خاص نباتی تعلق ہے۔ اس واسطے اس کو آکاش بیل کہتے ہیں۔ دیکھیئے گو اس کی بالکل جڑ نہیں ہوتی۔ اور نہ ہی اس کے نوکدار پتے ہوتے ہیں۔ بلکہ پتے تو بالکل ہوتے ہی نہیں۔ اور خصوصاً جو بیل ہمارے علاقہ میں ملتی ہے ہم نے تو اس کے پتے کبھی نہیں دیکھے۔ مگر باوجود یہ تمام کچھ نہ ہونے کے کیسی سرسبز اور تروتازہ ہوتی ہے۔ قربان جائیے خدائے تعالیٰ کی حکمت پر۔

نوٹ:۔ آکاش بیل کے تمام مختلف نام یا لفظ آکاش بیل کا لفظی ترجمہ ہیں۔ یا اس کی صفات اور اوصاف سے نکالے گئے ہیں۔

مقامات و موسم پیدائش:

عموماً موسم سرما کے اختتام پر جھاڑیوں اور درختوں پر نمودار ہوتی ہے۔ اور پھیلتی ہے۔ جوں جوں درخت یا جھاڑی پر اپنے دھاگے اور سوئیاں سی پھیلاتی جاتی ہے توں توں وہ خشک اور برباد ہوتا جاتا ہے۔ کیونکہ اس کی تمام تر غذا چوستی رہتی ہے۔ اور اسی وجہ سے یہ جڑ زمین سے بے نیاز و مستغنی ہے۔ برصغیر کے تقریباً ہر حصے اور ہر علاقے میں پائی جاتی ہے۔ مگر آسام اور بنگال کے جنگلات میں بکثرت ملتی ہے۔ ہمارے ملک کے

علاوہ دیگر گرم مرطوب ممالک کے پہاڑوں اور جنگلوں میں بھی پیدا ہوتی ہے اور خصوصاً ایران میں بہت ہوتی ہے۔

اقسام:

اکاش بیل کی دو قسمیں ہیں۔ ۱۔ بڑی اکاش بیل۔ ۲۔ چھوٹی اکاش بیل۔

بڑی اکاش بیل

بھاری پیلے رنگ کی ہوتی ہے۔ درخت پر خوب پھیلتی ہے۔ اور اس کے پتے پتے اور شاخ شاخ کو ڈھانپ لیتی ہے۔ اس کا براہ راست زمین سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ اور نہ اس کے کسی قسم کے پھول پھل یا پتے وغیرہ ہوتے ہیں۔ ہمارے علاقہ میں اکاش بیل کی یہی قسم پائی جاتی ہے۔

چھوٹی اکاش بیل:

پہلے اس کا بیج زمین سے اگتا ہے۔ مگر جب درخت پر چڑھ جاتی ہے۔ تو پھر زمین سے کوئی تعلق نہیں رکھتی۔ اور قسم کلاں کی طرح اس پر پھیلتی رہتی ہے۔ قسم مذکور کے برخلاف اس کے پھول لگتے ہیں۔ ان میں سے خوشبو میٹھی میٹھی سی آیا کرتی ہے۔ اس کا پھل گول سیاہ مرچ کے برابر ہوتا ہے۔ اس کا ذائقہ تلخ اور کڑوا ہوتا ہے۔ بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ یہ اوّل ہی سے درخت پر اُگ آتی ہے۔

کیا افتیمون اور اکاش بیل ایک ہی نبات ہے؟

قارئین کرام! اس سے پیشتر جو ہم نے اکاش بیل کی دو قسمیں بیان کیں۔ وہ ہمارے ہی ملک میں پائی جاتی ہیں۔ مگر بیرون ہند اکاش بیل کی ایک اور بھی قسم پائی جاتی ہے اطباء اس کو افتیمون کہتے ہیں۔ اکثر حکماء کے نزدیک افتیمون اکاش بیل کی قسم نہیں۔ وہ اسے ایک جدا گانہ نبات کا درجہ دیتے ہیں۔ بعض محققین نے اپنی چھان بین اور تحقیقات سے ثابت کر دیا ہے۔ کہ اکاش بیل اور افتیمون دونوں کی ماہیت ایک ہی ہے۔ مگر چونکہ ان کی تعداد بہت تھوڑی ہے اس لیے ان کی اس محنت سے محض یہی اثر ہوا ہے۔ کہ بعض حضرات اکاش بیل کے متعلق جب کبھی خامہ فرسائی کرنے بیٹھتے ہیں۔ تو اس کی اقسام کے بارے میں یہ بھی لکھ دیتے ہیں۔ کہ بعض محققین افتیمون کو بھی اکاش بیل ہی کی قسم قرار دیتے

ہیں۔ مگر معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے کبھی اس پر غور کرنے کی تکلیف گوارا نہیں فرمائی۔ ورنہ باور کر لیتے کہ دراصل افتیموں اور اکاش بیل دونوں ایک ہی نبات ہیں۔ دیکھئے اکاش بیل درختوں اور جھاڑیوں پر پھیلتی ہے۔ اور اس کے ڈورے بھی سبزی مائل زرد رنگ کے ہوتے ہیں۔ دونوں کا مرغوب بیری کا درخت ہے۔ دونوں اس پر خوب پھیلتی ہیں خشک ہونے پر ہر دو کا رنگ سیاہی مائل ہو جاتا ہے۔ دونوں کے ٹکڑے کسی درخت یا جھاڑی پر چھوڑ دیئے جائیں۔ تو یکساں طور پر بڑھیں گی۔ غرضیکہ بیسیوں ایسی باتیں دونوں میں یکساں پائی جاتی ہیں۔ رہی یہ بات کہ افتیمون کی بیل میں پتے لگتے ہیں۔ اور اکاش بیل میں پتے وغیرہ بالکل نہیں پھوٹتے۔ مگر وہ پتے اتنے باریک اور چھوٹے ہوتے ہیں۔ کہ دور سے آپ انہیں دیکھ نہیں سکتے۔ پھر ہوتے بھی کہیں کہیں ہیں۔ اور ان کا ہونا نہ ہونے کے برابر ہوتا ہے۔ اگر آپ انگریزی کتب کا مطالعہ کریں۔ تو حقیقت طشت از بام ہو جائے گی۔ کہ افتیمون اور اکاش بیل شکل و شباہت اور طرز پیدائش میں تو یکساں ہیں۔ لیکن افعال و خواص میں افتیمون قوی ہے۔ فوائد کا اختلاف اس لیے ہے کہ افتیموں جو اطباء استعمال کرتے ہیں بجیرہ روم کے علاقہ سے آتی ہے اور بجیرہ روم کے جزائر کی آب و ہوا معتدل ہے اور ہمارے ملک کی اس سے مختلف۔ پس آب و ہوا کے اختلاف کی وجہ سے یہ اختلاف واقع ہوتے ہیں۔ ورنہ اصل دونوں ایک ہی نبات ہیں

امر بیل ولائتی یا افتیمون:

ماہیت:

ایک گھاس ہے۔ جو درختوں پر پھیلتی ہے۔

صفات:

یہ سبزی مائل زرد رنگ کے ڈوروں کی طرح ہوتی ہے۔ جو عام طور پر بیری کے درخت پر پھیلی ہوئی پائی جاتی ہے۔ خشک ہونے پر سیاہی مائل بھورے رنگ کی ہو جاتی ہے۔ اور اس قدر باریک ہو جاتی ہے۔ کہ لپٹے ہوئے بالوں یا سوت کی طرح نظر آتی ہے۔ جب اتار لی جاتی ہے۔ تو خشک ہو جاتی ہے۔ اگر تھوڑی سی کاٹ کر ایک درخت سے فوراً ہی دوسرے درخت پر ڈال دی جائے۔ تو تھوڑے ہی عرصہ میں اس درخت کے اوپر بھی پھیل جاتی ہے۔ پتے اس کے نہایت باریک اور چھوٹے ہوتے ہیں۔ جو بہت

علیحدہ علیحدہ ہونے کی وجہ سے دور سے دیکھنے پر نظر نہیں آتے۔

بیج:

اس کے دانے رائی کے دانوں سے بھی باریک ہوتے ہیں۔جن کا رنگ سُرخ بزوری ہوتا ہے۔اور پھول کا رنگ سُرخ بہ تیرگی ہوتا ہے۔اس کے تخم کو کشوث کہتے ہیں۔

ذائقہ:

تلخ۔قدرے تیزی مائل اور صحرائی علاقے کے درختوں پر پائی جاتی ہے۔

بہترین اکاش بیل:

وہ ہوتی ہے۔جو زیادہ سے زیادہ سُرخ اور باریک ہو جس میں یہ صفات جتنی کم پائی جائیں گی۔وہ اتنی ہی گھٹیا ہوگی۔

طبیعت:

شیخ کا مذہب ہے کہ تیسرے درجے میں گرم اور پہلے کے آخر درجے میں خشک ہے۔ صاحب کامل کہتا ہے کہ جالینوس کے نزدیک دوسرے درجے میں گرم ہے لیکن بعض نے دوسرے درجے میں خشک بھی کہا ہے۔گویا اس حساب سے دوسرے درجے میں گرم و خشک ہوئی۔بعض نے یہ بھی لکھا ہے کہ جالینوس کے نزدیک تیسرے درجے میں مسخن و مجفف ہے۔

افعال عامہ:

سخت ورموں کو تحلیل کرتی ہے۔مصفیٰ خون ہے۔کبدی امراض کو نفع بخش ہے۔ مثانے اور گردے کو پاک کرتی ہے۔ورم طحال کے لیے کارآمد اور سود مند ہے۔ملین طبع اور دماغ کی ذہنی خرابیوں کے لیے از بس مفید ہے۔مخرج سَودہ ہے۔نفخ اور کرم شکم نیز سرطان کو نافع ہے۔

اثرات مخصوصہ:

مالیخولیا کی تقریباً جملہ اقسام میں بہترین دوا ہے۔تعدیل مزاج کے لیے اس کے اثرات نہایت عمدہ اور مسلمہ ہیں۔مادہ سوداوی۔بلغمی اور صفراوی کے دستوں کے ذریعہ نکالتی ہے۔مرگی۔کابوس۔فالج۔لقوہ۔خدر۔وسواس وغیرہ امراض دماغی کو بھی مفید ہے۔ وحشت اور خفقان کو دور کرنے میں اپنی نظیر آپ ہے۔

مضرات:

پھیپھڑوں کو کمزور کرتی ہے۔ نیز جہاں صفرا غالب ہو۔ وہاں کرب بڑھاتی ہے تشنگی اور خشکی پیدا کرتی ہے۔

مصلحات:

زعفران۔ روغن بادام اور خاص پھیپھڑوں کے لیے گوند ببول اور کتیرا مصلح ہیں۔

بدل:

اسطوخودوس۔ برائے اسہال۔ سوداوی مادہ نکالنے کے لیے ہم وزن نسوت اور تہائی حاشا۔ بعض کے نزدیک ہموزن حاشا اور نصف غاریقون وغیرہ علاوہ ازیں شاہترہ اور ترید وغیرہ ہیں۔

مقدار خوراک:

سات ماشہ سے چودہ ماشہ تک۔ جوشاندہ کے لیے چودہ ماشہ سے دو تولہ تک استعمال کرائیں۔ بعض اوقات مصلحت وقت کے مطابق مقدار خوراک کم و بیش بھی تجویز کی جا سکتی ہے۔

نوٹ:۔ اگر جوشاندہ تیار کرتے وقت اس کو علیحدہ پوٹلی میں باندھ دیں اور آخری جوش میں ڈال دیں۔ اور سرد ہونے پر تھوڑا سینک دیں تو اور بھی بہتر اور مفید ثابت ہو گا۔

ہدایات:

چونکہ اکاش بیل نہایت ہی نرم و نازک اور لطیف ہوتی ہے۔ اس لیے اس کو نہ زیادہ کوٹنا اور نہ زیادہ جوش دینا نہیں چاہیئے ورنہ اس کے اثرات زائل ہو جائیں گے۔

امر بیل سے علاج

دردسر کا اکسیری چٹکلہ:

ایسے دردسر کے لیے جو مدت مدید سے لاحق ہو۔ اور مریض کو کسی نسخے یا علاج سے

مکمل اور شافی آرام نہ ہو۔ وہاں اس نسخے کو بھی ذرا آزما دیکھیں۔ ان شاء اللہ تعالیٰ خاطر خواہ فائدہ ہوگا۔

ھوالشافی:۔ روزانہ اکاش بیل چھ ماشہ کی مقدار میں گھوٹ کر مریض کو پلایا کریں۔ اور دس روز تک متواتر پلاتے رہیں۔ بفضلہ دس روز کے بعد درد کا نام و نشان نہ رہے گا۔

نوٹ:۔ اگر آپ بجائے آب تازہ کے بکری کے دودھ میں گھوٹ کر مریض کو پلا دیا کریں۔ تو نتائج اور بھی شاندار برآمد ہوں گے۔

مقوی دماغ خیساندہ:

دماغی ضعف و کمزوری کو دور کرنے کے لیے خیساندہ ہذا نہایت مفید اور بااثر ہے اس کے چالیس یا کم از کم اکیس روز کے استعمال کے بعد مریض ان شاء اللہ اپنے دماغ کو بہتر حالت میں محسوس کرے گا۔ اور کمزوری و ضعف کی تمام علامات اور عوارضات زائل ہو جائیں گے۔ معمولی شور و غل سے سر میں درد نہ ہوگا۔ طبیعت میں ایک قسم کی خوشی اور جولانی پیدا ہوگی۔

ھوالشافی: اکاش بیل تر و تازہ تین ماشہ۔ مغز بادام پانچ عدد۔ دونوں کو پانی میں اچھی طرح سے پیس کر مریض کو پلائیں۔ اور تا مدت حاجت پلاتے رہیں۔ ان شاء اللہ خاطر خواہ آرام ہوگا۔ اور دماغ میں قوت عود کر آئے گی۔

نوٹ:۔ اگر مریض کو قبض کی شکایت بھی ساتھ ہو تو پہلے اس کو رفع کرنا چاہیئے۔ اور پھر اس نسخہ کو استعمال کرائیں۔ یا خوراک کے ساتھ ورنہ شیرہ مویز منقیٰ ۹ دانہ اضافہ کر دیا کریں۔ اگر مریض چاہے۔ تو خیساندہ میں دو تولہ مصری بھی ملا سکتا ہے۔

پرہیز:۔ ثقیل اور قابض اشیاء کی بجائے ہلکی اور زود ہضم غذائیں کھلائیں۔ نیز کثرت محنت دماغی۔ فکر و تردد۔ غصہ و غیظ و غضب اور شراب و کباب کے استعمال سے اجتناب کریں۔ اور مجامعت اور دیگر بے احتیاطیوں سے مکمل پرہیز کریں۔

مالیخولیا کی اکسیری پڑیاں:

ھوالشافی:۔ افتیمون ۸ ماشہ۔ ہلیلہ سیاہ تین ماشہ۔ شکر چھ ماشہ۔ ہر سہ ادویہ کو کوٹ پیس کر اس کی دو پڑیہ بنا لیں۔ اور مریض کو دن میں دو بار دیا کریں ان شاء اللہ

شفا نصیب ہو گی۔

مالی خولیا مراقی کا شافی ٹوٹکہ :

ھوالشافی :۔ اکاش بیل تر و تازہ حسب ضرورت لے کر تین پاؤ دودھ تازہ میں جوش دے کر پلایا کریں ۔ بفضلہٖ مالیخولیا مراقی کے لیے نہایت فائدہ بخش ثابت ہو گا۔

نوٹ :۔ توہمات ۔ دیوانگی اور جنون وغیرہ میں بھی از بس نفع بخشتا ہے ۔

پرھیز :۔ بادی اور ثقیل چیزیں مثلاً آلو، اروی ۔ گوبھی وغیرہ سے محنت وریاضت تنگ و تاریک اور سیاہ لباس پہننے سے احتراز کریں ۔ نیز شور اور نمکین اشیاء کے بکثرت استعمال سے بھی پرہیز کریں ۔

غذا :۔ ہلکی اور زود ہضم غذائیں مثلاً بکری کا شوربا ۔ چپاتی گندم ۔ سبز ترکاریاں قسم خرفہ کدو ۔ پالک دیا کریں ۔ فواکہات میں سیب، انار ۔ انگور وغیرہ کھلا سکتے ہیں ۔

مرگی کی شفائی گولیاں :

ھوالشافی :۔ اکاش بیل ایک تولہ ۔ اسطوخودوس چھ ماشہ ۔ عقرقرحا چھ ماشہ ۔ مویز منقیٰ ایک تولہ ۔ تمام ادویات خوب باریک کوٹ پیس کر حسب نخودی یعنی چنے کے دانے کے برابر گولیاں بنا لیں ۔

ترکیب استعمال :۔ مریض کو ایک ایک گولی ہر دو وقت صبح و شام کھلایا کریں اور جب مریض کے حالات کچھ بدلتے ہوئے دکھائی دیں اور ایسا معلوم ہو کہ اس ہفتے میں دورہ پڑنے کا احتمال ہے تو پھر تین گولیاں روزانہ استعمال کرایا کریں ۔

فوائد :۔ جس ہفتہ مریض کو دورہ پڑنے کا خدشہ ہو اس ہفتہ تین گولیاں روزانہ دینے سے بفضلہٖ دورہ رک جائے گا ۔ اور دائمی استعمال سے یہ منحوس اور ہلاکت آفریں مرض نیست و نابود ہو جائے گا ۔

پرھیز :۔ مریض کو نہ ہی زیادہ گرم اور نہ ہی زیادہ سرد غذائیں کھلائیں ۔

غذا :۔ اگر مریض صرع کے چہرے، گردن اور پیشانی پر برص کے سفید داغ نمودار ہو جائیں تو یہ سعید علامت ہے ۔ ایسا مریض اکثر بہت جلد اچھا ہو جایا کرتا

ہے۔ برخلاف اس کے ضعیف ونحیف اور کم خون والے اشخاص اس مرض میں مبتلا ہو کر عموماً ہلاک ہو جایا کرتے ہیں۔

بال قائم روغن:

ھوالشافی:۔ اکاش بیل تر و تازہ حسب حاجت لے کر روغن کنجد یعنی تلوں کے تیل میں پیس کر چھان کر بحفاظت رکھیں۔ اور روزانہ بالوں پر کنگھی سے لگایا کریں۔ ان شاء اللہ تھوڑے ہی دنوں کے متواتر اور مسلسل لگانے سے بال گرنے سے رک جائیں گے۔ ان کی جڑیں مضبوط ہو جائیں گی۔ نیز بالوں میں لطافت اور نرمی آ جائے گی۔ اگر بال قائم روغن کے ساتھ ساتھ کوئی مقوی دماغ دوا بھی استعمال کراتے رہیں۔ تو سونے پر سہاگہ کا کام ہو گا۔ اور بال بہت جلد گرنے سے محفوظ ہو جائیں گے اور دماغ میں تقویت آ جانے کے باعث دوبارہ ان کے گرنے کا احتمال نہ رہے گا۔

سفوف بصارت افروز:

نظر کی عام کمزوری کو دور کرنے کے لیے یہ غذائی نسخہ از بس مفید ہے۔ اور خصوصاً بینائی کے اس ضعف کی تلافی کو جو ضعف دماغ کے باعث ہو اپنی نظیر آپ ہے اس کے استعمال سے دماغ روز بروز تقویت پکڑتا جاتا ہے اور بصارت کا ضعف ساتھ ساتھ زائل ہوتا جاتا ہے۔

ھوالشافی:۔ حسب حاجت اکاش بیل معہ پھل سایہ میں حفاظت سے رکھیں اور خشک ہونے پر پیس کر سفوف تیار فرما لیں۔ اور کسی شیشی میں ڈال رکھیں۔

مقدار خوراک و ترکیب استعمال:۔ روزمرہ سفوف ہذا نو ماشہ کی مقدار میں قدرے شہد میں ملا کر مریض کو چٹایا کریں۔ اور کم از کم چالیس روز چٹاتے رہیں۔ ان شاء اللہ ضعف بصارت کا عارضہ دور ہو کر نور بصارت میں تیزی آ جائے گی۔ علاوہ ازیں قوت باہ کی شکایت کو بھی بآسانی رفع کرتا ہے محض ایک دو خوراکوں کے بعد ہی آپ اپنی قوت باہیہ میں ان شاء اللہ غیر معمولی اضافہ پائیں گے۔

پرہیز:۔ گرم اور ترش اشیاء سے اجتناب کریں۔

آشوب چشم:

آنکھوں کی سوزش اور سُرخی کو زائل کرنے کے لیے یہ چٹکلہ بہت اچھا ہے۔ اس کے استعمال سے چند ہی روز میں سر دو عوارض دور ہو جاتے ہیں۔

ھوالشافی: حسب ضرورت اکاش بیل تر و تازہ لے کر کچل لیں۔ اور اس سے رس نکال لیں۔ اس رس میں تھوڑی سی مصری مصفیٰ ملا کر حل کر دیں اور مریض کی آنکھوں میں وقتاً فوقتاً ٹپکایا کریں۔ ان شاء اللہ بہت جلد سوزش اور سرخی وغیرہ مٹ جائے گی۔

نوٹ: دوران استعمال میں ثقیل اور گرم و ترش غذاؤں سے احتراز کریں ورنہ آنکھیں جلد اچھی اور تندرست نہ ہوں گی۔

نکسیر کو شرطیہ بند کرنے والی سردائی:

نکسیر کو بند کرنے کے واسطے سردائی ہذا اپنی مثال آپ ہے۔ اس کے استعمال سے یعنی پرانی سے پرانی نکسیر بند ہو جاتی ہے۔ اور پھر بفضلہ شاذ و نادر مریضوں کو ہی دوبارہ ہوتی ہے۔ ورنہ اکثر مرضا تو دائمی طور پر اس کے چٹکلے سے رستگاری حاصل کر لیتے ہیں۔

ھوالشافی: اکاش بیل تر و تازہ ایک تولہ۔ مغز تربوز ایک تولہ۔ گل نیلوفر ایک تولہ۔ برادہ صندل سفید تین ماشہ۔ سب کو گھوٹ چھان کر بدستور معروف سردائی تیار کریں اور حسب ذائقہ شیریں کر کے مریض کو ہر دو وقت صبح و شام پلایا کریں۔ اور کم از کم ایک ہفتہ تک پلاتے رہیں۔ ان شاء اللہ خاطر خواہ آرام ہوگا۔

نوٹ: علاوہ نکسیر کی اکسیر ہونے کے سردائی ہذا۔ کابوس، ضعف دماغ پراگندگی خیالات کے لیے بھی تریاق کامل اور نہایت مؤثر دوا ہے۔

برائے استسقائے لحمی و طبلی اور عظم الطحال:

ھوالشافی: اونٹنی کے ایک سیر دودھ میں ایک سیر اکاش بیل کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کاٹ کر ڈال دیں۔ موسم گرما میں اس پر سرپوش دے کر پندرہ روز تک دھوپ میں رکھ دیں۔ بعد ازاں صاف کر کے ہر روز سات آٹھ تولے مریض کو پلایا کریں

ان شاء اللہ ہفتہ عشرہ میں بالکل صحت ہو جائے گی۔
غذا:۔ چپاتی گندم اور شوربا بکری وغیرہ۔
نوٹ:۔ یہ عرق نل کی بیماری کے واسطے بھی مفید ہے۔
(لب المجربات)

جلاب لاجواب:

ھوالشافی:۔ اکاش بیل ایک تولہ۔ دانہ الائچی خورد ایک تولہ۔ دونوں کو آدھ سیر پانی میں گھوٹ چھان کر صبح کے وقت پلائیں۔ اور اوپر سے پانی تازہ یا دودھ کی لسی اگر پیاس نہ بھی ہو۔ تب بھی پلائیں۔ ان شاء اللہ نہایت اچھا جلاب ہو جائے گا۔ مگر ہر دفعہ پیشاب کرنے کے بعد ایک گلاس پانی یا دودھ کی لسی کا ضرور پلا دیا کریں۔ اور پھر قدرت خدا کا تماشہ دیکھیں۔

جوشاندہ برائے درد گردہ:

جوشاندہ ہذا گردہ کے درد کو دور کرنے کے واسطے نہایت مفید اور مؤثر ہے۔
ھوالشافی:۔ اکاش بیل زرد تازہ ایک تولہ گل داؤدی چھ ماشہ۔ ہر دو کو مناسب مقدار میں جوش دے کر مریض کو پلائیں۔ بفضلہ ہر قسم کے درد گردہ کو آدھ گھنٹے میں دور کرتا ہے۔
نسخہ ہذا کے استعمال کرانے سے پیشتر قولنج اور درد گردہ میں امتیاز کر لینا نہایت ضروری ہے۔

سفوف سوزاک:

ھوالشافی:۔ اکاش بیل ایک تولہ۔ برگ سرو ایک تولہ۔ برگ گیندا ۹ ماشہ۔
ترکیب:۔ ڈھائی چھٹانک پانی میں سب ادویہ گھوٹ چھان کر سوزاک کے مریض کو پلائیں۔ چند ایک مرتبہ پلانے سے قرحہ سوزاک کا مواد خبیثہ نیست و نابود ہو جائے گا۔ مکمل علاج کی صورت میں کم از کم ایک ہفتہ ہر دو وقت صبح و شام پلائیں۔ ان شاء اللہ سوزاک دور ہو جائے گا۔

غذا :۔ چاول ۔ دودھ بلا میٹھا اور نمک ۔
پرھیز :۔ سرکہ ترش اور تیل میں تلی ہوئی اشیاء سے اجتناب کریں ۔

جریان کی دوا :

یہ نسخہ اپنی نظیر آپ ہے ۔ اور اپنی خصوصی شان کا خود ہی حامل ہے ۔ نہایت اعلیٰ اور اوّل درجے کا مصفی خون ہونے کے باوجود احتلام اور جریان کو بند کرتا ہے ۔ ایسی امتیازی شان یقیناً آپ کو اچھے اچھے اور پتے کے نسخوں میں بھی شاید و باید ہی ملے گی ۔

ھوالشافی :۔ اکاش بیل ایک تولہ ۔ آب نیم ایک تولہ ۔ سرپھوکہ مغز وش سفید گل ایک تولہ ۔ مرچ سیاہ چھ ماشہ ۔ جملہ ادویہ کو شاہترہ کے سبز عرق میں کھرل کر کے نخودی گولیاں بنالیں ۔

ترکیب استعمال :۔ ایک گولی صبح اور ایک گولی شام کو ہمراہ آب گل کیکر استعمال کرائیں ان شاء اللہ خاطر خواہ مفید اور سود مند ثابت ہوں گی ۔

برائے قوت باہ :

قوت باہ کو از سر نو پیدا کرنے کے لیے اپنی مثال آپ ہے ۔ چند ہی روز کے بااحتیاط اور باپرہیز استعمال کرنے سے نامرد بھی مرد ۔ اور جوان نوجوان ہو جاتا ہے ۔ اس کی ہر رگ و پے میں قوت رجولیت کی لہر بجلی کی طرح دوڑنے لگتی ہے ۔

ھوالشافی :۔ اکاش بیل ۳ ماشہ پیس کر نبید ملا کر مریض کو پلایا کریں ۔ بفضلہ مندرجہ بالا الفاظ کی تفسیر ثابت ہوگا ۔

مخرج مشیمہ یعنی آنول :

اگر خدانخواستہ بچہ کی ولادت کے بعد آنول گرنے میں نہ آئے ۔ تو حسب ذیل چٹکلہ سے کام لیں ۔ ان شاء اللہ آنول تھوڑی دیر بعد ہی خارج ہوگی ۔

ھوالشافی :۔ دیگچے میں آدھ سیر پانی ڈال کر جوش دیں ۔ جب جوش آنے لگے تو اکاش بیل دو تولہ ایک کپڑے کی پوٹلی میں باندھ کر اس میں ڈال دیں اور سرد ہونے پر

نچوڑ کر پھینک دیں ۔ اور جوشاندہ مریضہ کو پلائیں ۔ بفضلہٖ آنول بہت جلد گر جائے گی ۔

مُردہ بچّہ کو خارج کرنا:

اگر خدانخواستہ بچہ پیٹ میں مر جائے ۔ تو واقعی حاملہ کے لیے بے حد خطرناک ہوتا ہے ۔ چنانچہ جس قدر جلدی ممکن ہو اس کو خارج کرنے کی سعی کرنی چاہیے ۔ اس کام کے لیے نسخہ ہٰذا نہایت سریع الاثر ہے ۔

ھوالشافی: ۔ اکاش بیل تر و تازہ ۔ پوست املتاس ۔ نیم کوفتہ ہر ایک ایک تولہ پوست اخروٹ نیم کوفتہ ایک تولہ ۔ عرق گلاب خالص چھ چھٹانک میں جوش دیں ۔ یہاں تک کہ عرق ہٰذا محض تین چھٹانک باقی رہ جائے ۔ تو مل چھان کر نبات سفید ملا کر مریضہ کو پلائیں ۔

نوٹ: ۔ اگر اس جوشاندہ میں زعفران چار رتی بھی پیس اور ملا کر پلائیں ۔ تو اور بھی بہتر ثابت ہو گا ۔

فوائد: ۔ جنین مردہ کے اخراج کے لیے اپنی نظیر آپ ہے ۔ چند ہی منٹ میں مردہ بچہ باہر آ جاتا ہے ۔

برائے ورم:

ورم خواہ کسی قسم کا ہو اکاش بیل کے استعمال سے بہت ہی جلد تحلیل ہو جاتا ہے ۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے گویا تھا ہی نہیں ۔ باندھنے کی ترکیب حسب ذیل ہے ۔

ھوالشافی: ۔ اکاش بیل حسب ضرورت تر و تازہ لے کر دودھ میں گھوٹ لیں ۔ پھر قدرے پکا لیں ۔ اور باندھ دیں ۔ بفضلہٖ ورم خواہ کتنا ہی سخت کیوں نہ ہو ۔ تحلیل ہو جائے گا ۔

برائے زخم کہنہ:

جس طرح اکاش بیل ورم کو تحلیل کرنے کے واسطے مفید و مؤثر ہے ۔ بعینہٖ نئے اور پرانے زخموں کو اچھا اور مندمل کرنے کے لیے اپنا جواب آپ ہے ۔ اور اگر ذرا احتیاط سے استعمال کرائی جائے تو ناسور وغیرہ کو بھی نیست و نابود کر دیتی ہے ۔

ھوالشافی اکاش بیل ۔ سونٹھ دونوں مساوی الوزن لے کر قدرے گھی ڈال کر

خوب باریک پیس بیان تک کہ گاڑھا اور غلیظ سا ضماد تیار ہو جائے۔ مریض کے زخم پر لیپ کر دیں۔ ان شاء اللہ چند مرتبہ کے لیپ کرنے سے پرانا زخم بھی بھر جائے گا۔

اکاش بیل کے چند مرکبات

عرق مرکب:

اجزاو ترکیب: اکاش بیل سرسبز ایک سیر۔ انجیر زرد نصف سیر۔ پوست آملہ آدھ سیر اسطوخودوس ۵ تولہ پوست ہلیلہ زرد دس تولہ۔ شیر بز چھ سیر۔

تمام ادویات کو شیر بز میں ۲۴ گھنٹے بھگو دیں۔ پھر بدستور معروف عرق کشید کریں اور شیشی میں محفوظ رکھیں۔

مقدار خوراک: پانچ تولہ دن میں دو مرتبہ پلائیں۔

فوائد: دماغی امراض کے لیے عمدہ دوا ہے۔ نیز آتشک اور درد مفاصل میں مفید ہے۔

اکاش بیل سے ہونے والے کشتہ جات

کشتہ چاندی:

اکاش بیل میں اگر مندرجہ ذیل طریقہ سے چاندی کا کشتہ کیا جائے تو نہایت عمدہ اور اعلیٰ تیار ہوتا ہے۔

ترکیب: اکاش بیل کو کوٹ کر آدھ پاؤ پانی نکال لیں۔ پھر اس پانی میں ورق نقرہ یعنی چاندی کے ورق ایک تولہ ڈال کر حل کریں۔ اور خشک ہوتے پر ٹکیہ بنا کر ایک چھوٹے سے کوزہ گلی میں بند کر کے پانچ سیر اوپلوں کی آنچ دیں۔ اور سرد ہونے پر نکال لیں۔ بفضلہ سیاہی مائل کشتہ برآمد ہوگا۔

خوراک: ایک چاول سے ایک رتی تک۔

کشتہ تانبہ:

ایک سنیاسی کا زبردست راز ایک سیاح کی زبانی۔

ایک سیاح اس کشتہ کے متعلق بیان کرتے ہیں۔کہ میں نے ایک کشتہ کی ترکیب ایک سنیاسی سے بڑے اصرار و تکرار کے بعد دریافت کی تھی۔یہ ترکیب ہم ناظرین کے افادہ کے لیے ذیل میں درج کرتے ہیں۔

اجزاو ترکیب تیاری: اکاش بیل حسب حاجت لیں۔اور اسے بدستور معروف کچل کر نصف سیر پانی نچوڑ لیں۔اس پانی کو ایک برتن میں ڈال کر ایک چھٹانک لاجونتی کے پتے بھی اس میں شامل کر دیں۔اور پڑا رہنے دیں۔یہاں تک کہ ایک ہفتہ گذر جائے۔اس عرصہ میں اکاش بیل کا عرق خشک ہو جائے گا۔اگر موسم کے اثر سے ایک ہفتہ میں خشک نہ ہو۔تو چند یوم اور پڑا رہنے دیں۔غرضیکہ جب دیکھیں کہ پانی خشک ہونے لگے۔تو پتوں کو کوٹ کر نغدہ تیار کریں۔اب ایک پرانا پیسہ تلاش کریں۔جس پر شیر کی تصویر ہو۔اس کا پترہ تیار کریں۔اور اسے ییموں گھیکوار (کنوار گندل) آب ترقوم (تھوہر کا پانی) میں یکے بعد دیگرے بجھائیں۔بعد ازاں تیار کیے ہوئے نغدے میں لپیٹ کر ایک گولہ سا بنائیں۔اور اس کو ڈنڈا تھوہر کے ایک پاؤ نغدہ میں جو پہلے سے تیار کر کے رکھ لیا گیا ہو۔رکھ دیں۔اور خوب مضبوط گل حکمت کر کے تقریباً تیس سیر اوپلوں کی آگ دیں۔ان شاء اللہ اول تو پہلی مرتبہ ہی۔ورنہ دوسری آنچ میں نہایت اعلیٰ قسم کا کشتہ تیار ہوگا۔پیس کر بحفاظت شیشیوں میں بھر رکھیں۔

فوائد:۔جملہ امراض بلغمی اور بادی مثلاً لقوہ۔فالج۔سُن۔خدر وغیرہ وغیرہ اور نامردی کے لیے از حد مفید ہے۔علاوہ ازیں بدن کی عام کمزوری کو بھی دور کر کے توانائی پیدا کرتا ہے۔ (اسرار حکمت)

کشتہ سم الفار:

حسب حاجت اکاش بیل تروتازہ لے کر کچل لیں۔اور نچوڑ کر پانی نکال لیں۔اب اس پانی میں سم الفار کی ایک تولہ کی ڈلی رکھ دیں۔اور پڑی رہنے دیں۔اگر پانی خشک ہوتا نظر آئے تو اور ڈال دیں۔یہاں تک کہ ایک ہفتہ گزر جائے۔ڈلی مذکور تر شدہ میں مزید ایک پاؤ اکاش بیل کا پانی ڈال کر اور ڈلی کو معلق کر کے نرم نرم آنچ پر پکائیں۔عموماً ایک پاؤ پانی میں ہی پک جایا کرتی ہے۔اور اسے ایک ہفتہ تر رکھنے کے لیے بھی عام طور پر آدھ سیر پانی درکار ہوا کرتا ہے۔ہاں پکانے کے لیے آگ جس قدر بھی نرم ہوگی اتنی ہی مناسب

ہے۔ اب اکاش بیل تر و تازہ ایک پاؤ مزید لے کر کوٹ کر نغدہ بنائیں۔ اور پکائی ہوئی ڈلی کو اس میں رکھ کر ایک کوزہ گلی میں بند کر کے خوب احتیاط سے گل حکمت کریں۔ اور روٹی پکانے والے تنور میں روٹیاں پک چکنے کے بعد گرم گرم بھوبھل میں دبا دیں۔ اور صبح تنور سرد ہونے پر نکال لیں۔ ان شاء اللہ کشتہ برآمد ہوگا۔ اگر بالفرض آنچ کم آئی ہو۔ تو پھر رکھ دیں۔ یہاں تک کہ کشتہ تیار ہو جائے۔ پیس کر باریک کر کے شیشی میں بھر رکھیں۔

فوائد :۔ خارش تر ہو یا خشک ہر دو کے لیے نہایت ہی مفید و مؤثر ہے۔ محض چند روز کے استعمال سے خارش کا نام و نشان تک نہیں رہنے دیتا۔ اس کے استعمال سے ایسے مریض بھی جن کو کھجانے کھجاتے چین نہیں آتا۔ تندرست ہو جاتے ہیں۔ اس طرح چھپ چھپائیاں اور مہاسے جو بظاہر زیادہ تکلیف دہ نہیں ہوتے۔ مگر جسم اور خصوصاً چہرہ کی خوبروئی اور خوشنمائی کو برباد کر کے حسن و جمال کا دیوالہ نکال دیتے ہیں۔ ان کو رفع کرنے کے واسطے بھی اپنا جواب آپ ہے۔ المختصر تصفیہ خون اور فساد خون کے امراض میں حکماء کے مجربات میں سے ہے اور جملہ امراض سوداوی کو رفع کرتا ہے۔

نوٹ :۔ بعض کشتہ جات کے ماہر حکماء اور اس فن کے شوقین سم الفار کی ڈلی پر اکاش بیل کے پانی میں پکانے کے بعد لاجونتی کے پتے بقدر دو ماشہ پیس کر ضماد کیا کرتے ہیں۔ پھر نغدہ میں رکھ کر آنچ دیا کرتے ہیں۔

روغن زرنیخ ورقیہ :

ترکیب : زرنیخ ورقیہ یعنی ہڑتال آٹھ تولہ لے کر نہ گھسنے والے کھرل میں ڈال کر پیسیں۔ اور اکاش بیل کا پانی نکال نکال کر ملاتے جائیں۔ یہاں تک بیل مذکورہ کا ایک سیر پانی جذب ہو جائے اور ہڑتال کی گولیاں بندھ سکیں۔ چار چار رتی کی گولیاں بنالیں اور بذریعہ تیل جنتر آتشی شیشی میں تیل نکالیں۔

مقدار خوراک : ایک بوند بالائی یا حلوے میں کھلائیں۔

فوائد :۔ اس کے استعمال سے نامرد مرد۔ اور مرد جوانمرد ہو جاتا ہے۔ کمزوری کے واسطے تو کیا کہنا اکسیر ہے اکسیر !۔

آک کا پودا
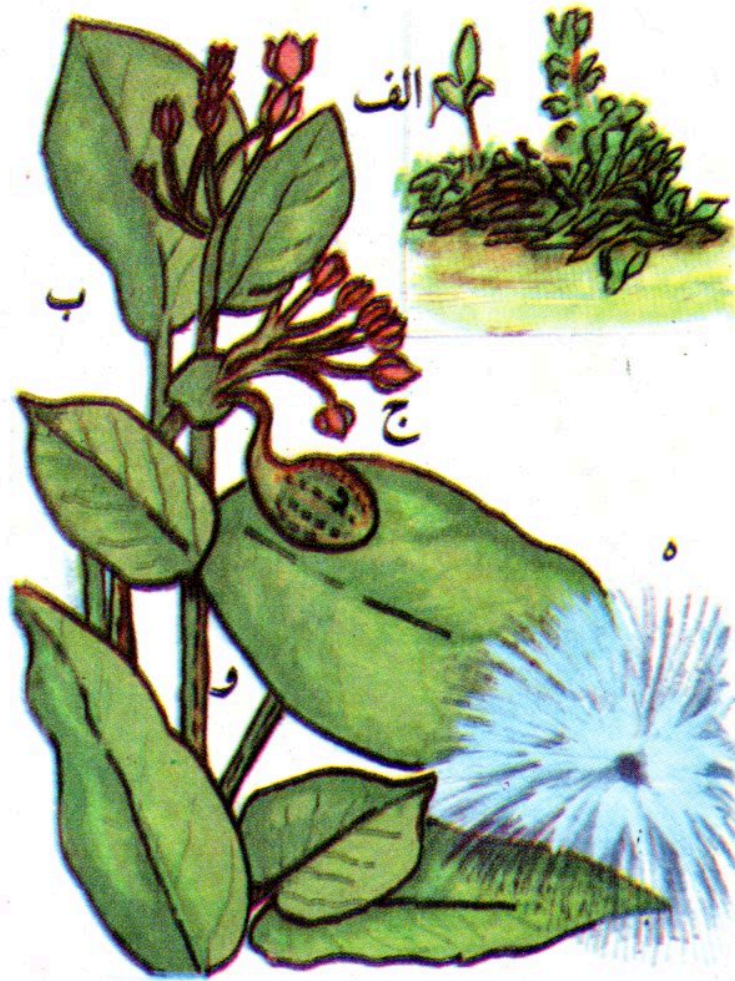
اعجاز پبلشنگ ہاؤس، 2861 کوچہ چیلان، دریا گنج، نئی دہلی۔

آک

جناب حکیم ابوالحکمت غلام محمد صاحب ناظم ـــــ ـــــ لاہور

مختلف نام:

اردو میں آک۔ فارسی میں خرک مدار۔ عربی عشر اور عشارہ جو عشر کی جمع ہے۔ اور اہل صنعت اکسیر کہتے ہیں۔ یعنی اکسیر براتی مرکب ہے۔ آک اور سیر سے اور یہ ایک حدتک مجرب اور آزمودہ قول ہے۔ چنانچہ اس جگہ متقدمین اہل صفت کی امتحان کردہ ترکیب مجمل لیکن مفصل بپاس خاطر خریداران سپرد قلم کرتا ہوں۔ اور امید کرتا ہوں۔ کہ قارئین میں سے جو بھی حکیمانہ دماغ رکھتے ہیں۔ اکسیر براتی کے راز سے بخوبی آگاہ ہوجائیں گے۔ اور بعض خوش قسمت تھوڑی سی محنت کے بعد لفضلہٖ اپنے شوق کو پورا ہوتے ہوئے دیکھ لیں گے۔ یعنی کامیاب ہوجائیں گے۔

صفتہ:۔

اکیس یوم میں اکیس سیر آک اور سیر سے بذریعہ روح اکسیر سے (سیماب) اکسیر براتی تیار ہوجاتی ہے۔ پس صاحب دماغ و ہمت اہل شوق اس معمولی چٹکلے کو بصد شوق آزمائیں اور فائدہ اٹھائیں۔ درحقیقت مدار اکسیر الاجسام اور اکسیر الاجساد درخت ہے۔ اور جس کثرت سے پیدا ہوتا ہے۔ اس سے بدرجہا بڑھ کر اس میں فوائد اور منافع پوشیدہ ہیں۔ اور جس کثرت سے ہر فرد و بشر اس کی شکل و صورت سے واقف ہے اس سے بہت کم تعداد میں صاحبان علم و ہنر اس کی خوبیوں سے آگاہ ہیں۔ اس کا ثبوت میرے محدود مجربات اور معلومات سے ملے گا۔ جن کو صحبت امروزہ میں قلمبند کررہا ہوں۔ ناظرین بغور مطالعہ فرمائیں۔ اور بعد میں اس کی تصدیق یا تکذیب پر قلم اٹھائیں۔ تاکہ میرے خیالات کی اصلاح ہوجائے۔ اور خریداران کو فائدہ پہنچے۔

میں نے اس کثیر الفوائد درخت کے پانچ انگ سے جدا جدا فوائد اپنے تجربات میں دیکھے ہیں۔ اور اس کے پانچوں انگ ایسے سریع الاثر ہیں۔ جو معالج اور مریض کو باقاعدہ استعمال کرنے پر حیران کردیتے ہیں۔

عام طور پہ مدار کے پانچوں انگوں سے فائدہ اٹھایا جاتا ہے۔ یعنی برگ۔ پھول۔ پھل جڑ اور اس کا دودھ۔ سب اجزا استعمال کیے جاتے ہیں۔
درخت مدار کے پھول۔ پتے۔ اس کی چھال اور دودھ ضماداً اور مشروباً استعمال ہوتے ہیں اور دونوں حالتوں میں ان سے حیرت انگیز فائدہ ہمیشہ دیکھا جاتا ہے۔ یعنی درخت مدار کے پانچوں انگ داخلی اور خارجی طور پہ مختلف امراض میں برتے جاتے ہیں۔ اور معالج کو ان سے ہمیشہ ہی کامیابی ہوتی ہے۔

خواص وافعال:

اس کے دودھ میں مادۂ اکال بہت زیادہ ہے۔ اور یہ تین قسم کا ہوتا ہے۔ ایک قسم کا درخت مدار جو بعض جگہ قدآدم کے برابر دیکھا گیا ہے اور کہیں اس سے بھی بالا اور بلند ہوتا ہے۔ اس کے پتے بڑے اور دبیز ہوتے ہیں۔ پھول اس کا سفید ہوتا ہے اور اس قسم کے درخت میں نسبتاً دودھ زیادہ ہوتا ہے۔ اور یہ مدار کی بہترین قسم ہے۔ مہوسی تو اس کی تلاش میں سرگرداں رہتے ہیں۔ احاطہ مدراس میں عموماً اس کی کثرت ہے۔ ہاں پنجاب کے علاقہ میں کمیاب ضرور ہے۔ لیکن اکثر مرطوب جگہ اور کسی بہتے ہوئے پانی کے کنارے پر اکثر دیکھا گیا ہے۔ میرے تجربہ میں اس کا دودھ۔ پتے اور اس کی جڑ کی چھال نسبتاً زیادہ قوی الاثر نہیں ہیں۔ اگر کچھ فرق ہے۔ تو دودھ بھی برائے نام۔ ہاں اس قسم کے درخت میں سے دودھ بکثرت نکلتا ہے۔
دوسری قسم اس کی وہ ہے۔ جو نسبتاً قد میں چھوٹا ہے۔ اس کے پتے بھی قسم اوّل سے چھوٹے ہوتے ہیں۔ اس کی شاخوں اور پتوں کو توڑنے سے دودھ بھی کم نکلتا ہے اس کا پھول باہر سے سفید اور اندرونی جانب سے قدرے سرخی مائل ہوتا ہے۔ جس کے درمیان ایک زیرہ کبودی مائل سرخ ہوتا ہے۔ اور یہ دوسری قسم کا مدار ہمارے ملک میں بکثرت ہوتا ہے۔ اور نہایت آسانی سے دستیاب ہو جاتا ہے۔ کیونکہ اس کو شہری اور دیہاتی سب ہی جانتے ہیں۔
تیسری قسم اس کی وہ ہے۔ جس کی چند شاخیں ابھرتی ہیں۔ یہ قد میں تین فٹ یا قدرے اس سے بھی کم ہوتا ہے۔ اس کے پتے نسبتاً بہت چھوٹے ہوتے ہیں۔ اور اس میں دودھ

برائے نام ہوتا ہے۔ بلکہ ہوتا ہی نہیں۔ ہاں اس کی شاخ اور پتہ توڑنے سے آبی رطوبت رستی ہے۔ یہ کیا سبب ہے۔ اس کو آکی کہتے ہیں۔ اور یہ قسم مدار کی زہریلی ہے۔ عوام سے اس کے لیے سرو یا اکسیری خواص کی کہانیاں اکثر سننی گئی ہیں۔ جو غلط معلوم ہوتی ہیں۔ و اللہ اعلم بالصواب۔

درخت مدار سخت اکال۔ مقرح جلد۔ قاطع بلغم (بذریعہ قے اور اسہال) ہے اس کا دودھ بیرونی طور پر استعمال کرنے سے جسم کی جلد سرخ ہو جاتی ہے۔ اور بدن پر جہاں اس کا دودھ لگایا جاتا ہے۔ وہ جگہ گرم اور سرخ ہو جاتی ہے۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہاں خون کا اجتماع ہو گیا ہے۔ اور اگر اس کے دودھ کو ایک جگہ متعدد بار لگایا جائے۔ تو وہاں پھنسیاں پیدا ہو کر ورم بھی پیدا ہو جاتا ہے۔ اور بسا اوقات وہ جگہ جہاں اس کا دودھ لگایا جاتا ہے۔ زخم کی صورت اختیار کر لیتی ہے۔ اس کے پتے جو دودھ سے نسبتاً کم تیز اور اکال ہوتے ہیں۔ گرم کرنے کے بعد روغن کنجد سے چپڑ کر اگر دنبل پر باندھے جائیں۔ تو بغیر نشتر کے دنبل پھوٹ جاتا ہے۔ ان کا زیادہ مقدار میں استعمال اندرونی طور پر معدہ میں جلن اور امعاء میں خراش پیدا کرتا ہے۔ جس کا نتیجہ سخت بے چینی۔ قلق اور اضطراب ہوتا ہے۔ اکثر اوقات طبیعت میں متلی پیدا ہو کر قے شروع ہو جاتی ہے۔ خونی اسہال بھی اس کا نتیجہ دیکھا گیا ہے۔ اسی وجہ سے درخت سمیہ نبات قرار دی گئی ہے۔ اور اگر اس کے اجزاء کو قلیل مقدار میں مناسب بدرقہ جات کے ساتھ استعمال کیا جائے۔ تو تریاقی صفت درخت بہت سی بدنی امراض میں اکسیر سے بڑھ کر ثابت ہوتا ہے۔ اور اس کی اکسیر الاجساد صفت سے تو کسی کو بھی انکار نہیں۔ چنانچہ جب اس سے تیار ہونے والے کشتہ جات کا امتحان ناظرین کریں گے۔ میرے قول کی تصدیق فرمائیں گے۔ بقول شخصے ؎

مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید

حکماء متقدمین اور زمانہ حال کے ویدصاحبان خصوصاً اور اسلامی حکماء عموماً اس بات پر متفق ہیں کہ درخت عشر کے پھول، پتے۔ چھال اور اس کا دودھ مناسب مقدار میں تنہا یا کسی دیگر ادویہ کے ہمراہ کھلانے سے مریضان آتشک درجہ دوم تک شفایاب ہو جاتے ہیں۔ مرض جذام کی ابتداء میں بھی اس کو مفید مانتے ہیں۔ امراض جلد مثلاً داد جرب۔ دمامیل وغیرہ تو اس کے اجزاء کے بیرونی طور پر استعمال کرنے سے۔ دنوں میں دور ہو جاتے ہیں۔ امراض جگر و طحال، استسقاء لحمی۔ یرقان صلابت جگر۔ امراض معدہ

وامعا مثل ضعف ہاضمہ اور دائمی قبض۔ پیٹ کے کیڑے۔ امراض حلق یعنی بلغمی کھانسی۔ بلغمی دمہ۔ اور وجع المفاصل کے ازالہ میں تو درخت عشر سریع الاثر قرار دیا گیا ہے۔ کیونکہ اس کے اجزاء جب مناسب مقدار میں مریض کی طاقت اور مرض کی کیفیت کو مدنظر رکھ کر کھلائے جاتے ہیں۔ ہضم ہو جاتے ہیں۔ نہ قے ہوتی ہے۔ نہ اسہال۔ البتہ امعا میں سوزش قدرے پیدا ضرور ہو جاتی ہے۔ تو یہ اس کا عیب نہیں۔ بلکہ خوبی ہے۔ کیونکہ اس کے اجزاء مؤثرہ خون میں مل کر جگر میں جاتے ہیں۔ جس سے جگر کے فعل اخراجیہ میں غیر معمولی تیزی پیدا ہوتی ہے۔ بعدہٗ دل میں پہنچ کر اپنے خاص اثرات سے اس کی حرکت کو بڑھاتے ہیں ازاں بعد جب خون پھیپھڑوں میں پہنچتا ہے۔ تو غشاء مخاطی کی اخراجیہ طاقت اور بڑھ جاتی ہے۔ چونکہ اس کے اجزاء معرق بھی ہیں۔ اس کے استعمال سے پسینہ کے ہمراہ مواد فاسدہ بلغمیہ خارج ہو کر وجع المفاصل کے بیماروں کو صحت ہو جاتی ہے۔ چنانچہ ناظرین جب حکماً متقدمین کے مقرر کردہ طریقہ ہائے استعمال کو بذات خود آزمائیں گے۔ میرے اس قول کی تصدیق ہی نہ فرمائیں گے۔ بلکہ اس اکسیر صفت درخت کے اجزا کو معمول مطب بھی بنائیں گے۔

قبل اس کے کہ میں مختلف امراض کے لیے اس کے اجزاء کا طریق استعمال بیان کروں مناسب سمجھتا ہوں۔ کہ اس کے اجزاء کے اوزان شفائیہ کا مختصر الفاظ میں ذکر کروں۔ تاکہ عوام بھی اس سے بہرہ ور ہو سکیں۔ اور احقر کے حق میں دعائے خیر کریں۔ کیونکہ یہ کتاب ہزاروں کی تعداد میں طبیب اور غیر طبیب کی نظروں سے گذرتی ہے۔

واضح ہو کہ حکماء متقدمین اور مؤخرین نے سینکڑوں تجربات اور مشاہدات کے بعد درخت مدار کے اجزاء مثلاً پھول۔ پتے۔ چھال اور دودھ کے اوزان شفائیہ مقرر کیے ہیں۔ اور اگر کوئی جدت پسند طبیب اپنے ذاتی تجربہ کی بنا پر اس میں کمی و بیشی کرنی چاہے۔ بصد شوق کرے۔ چشم ما روشن دل ماشاد۔

حکماء متقدمین کے مقرر کردہ اوزان شفائیہ مجرب المجرب اور آزمودہ:

۱۔ خشک شدہ شیر عشر نصف رتی سے لے کر ایک رتی تک مریض کی عمر اور طاقت کو مدنظر رکھ کر دے سکتے ہیں۔ اور تازہ دودھ دو رتی سے لے کر چار رتی تک منا سب

بدرقہ کے ہمراہ مریض کو کھلا سکتے ہیں۔

۲۔ مدار کی چھال خشک شدہ کا سفوف ڈیڑھ ماشہ سے لے کر تین ماشہ تک تروتازہ چھال کا سفوف تین ماشہ سے لے کر چھ ماشہ تک کسی مفرد یا مرکب ادویہ کے ساتھ مریض کی طاقت اور مرض کی کیفیت کو پیش نظر رکھ کر استعمال کر سکتے ہیں۔

۳۔ خشک شدہ پتے درخت مدار کے تین ماشہ سے لے کر چھ ماشہ تک کھلانے کا شفائیہ وزن حکماء متقدمین کا مقرر کردہ ہے۔ اور سرسبز و شاداب پتے چھ ماشہ سے لے کر ایک تولہ تک مریض کو کھلائے جاتے ہیں۔ لیکن بوقت ضرورت زیادہ مقداریں کئی چھٹانک تک ان کا چبانا سودمند دیکھا گیا ہے۔ جس کا ذکر سانپ کے کاٹے کے علاج میں آگے چل کر بیان کروں گا۔

۴۔ مدار کے پھول خشک شدہ ایک ماشہ سے لے کر دو ماشہ تک اور تازہ پھول دو ماشہ سے چار ماشہ تک امراض وبائیہ میں مناسب ادویہ کے ہمراہ مریض کو کھلانے سے فائدہ دیکھا گیا ہے۔

مخفی نہ رہے کہ درخت مدار کے سب اجزا بیرونی طور پر بھی مستعمل ہوتے ہیں۔ جن کی مقدار نہایت ہی قلیل ہے۔ چنانچہ وجع مفاصل اور دیگر جلدی امراض میں تو صرف اس درجہ تک فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ کہ ان کے لگانے سے وہ جگہ سرخ اور گرم ہو جائے۔ لیکن پھنسیاں پیدا ہو کر زخم نہ پڑ جائیں۔ ہاں بعض اوقات ان کے استعمال سے دانا اور واقف کار طبیب ارادۃً زخم پیدا کر دیتے ہیں۔ اور اندمال زخم ہونے نہیں دیتے۔ مثلاً سانپ کے ڈسنے کی جگہ اور باؤلے کتے کے کاٹنے کی جگہ پر گہرے زخم کیے جاتے ہیں۔ جو کئی دنوں اور ہفتوں تک رستے رہتے ہیں۔ تا کہ زہریلا مواد کلیۃً خارج ہو کر مریض کو پوری صحت ہو جائے۔ اور ان عوارض کا شافی علاج ان شاء اللہ ان کے ضمن میں بیان کیا جائے گا۔

حکیم میر محمد مومن صاحب اور دیگر حکماء نے لکھا ہے۔ کہ ایک قسم درخت مدار کی اس قدر سمی ہے۔ کہ اس کے سایہ میں بیٹھنے اور سونے سے آدمی ہلاک ہو جاتا ہے۔ میرے نزدیک یہ درخت مدار کی قسم سے نہیں۔ ہاں شیر دار درخت ضرور ہے۔ بعض حکماء لکھتے ہیں۔ کہ اس سمی مدار کے پتے ابلاب کے پتوں کے مشابہ اور گول ہوتے ہیں۔ اور بعض حکماء کا قول

ہے۔ کہ درخت جھاؤ کے پتوں کے مشابہ اس کے پتے ہوتے ہیں۔ اور اس کا پھول چنے کے برابر سرخی مائل ہوتا ہے۔ پس مذکورہ بالا سطور سے بھی صاف عیاں ہے کہ یہ سمی شیردار درخت از قسم درخت مدار نہیں۔ کوئی اور درخت ہے۔ جس کو حکمائے متقدمین نے وقتی غلطی کے سبب اس سمی شیردار درخت کو از قسم درخت عشر سمجھا ہے۔

واضح ہو۔ کہ درخت مدار کے خواص اور افعال کے متعلق مذکورہ بالا چند سطور بطور تمہید لکھ کر میں اصل مضمون پر قلم اٹھاتا ہوں۔ یعنی مختلف امراض بدنی کا سریع الاثر علاج بذریعہ درخت مدار مفصل اور مجرب لکھتا ہوں۔ ناظرین دلجمعی سے بنائیں۔ آزمائیں۔ فائدہ اٹھائیں۔

نوٹ:۔ چونکہ درخت مدار اپنی قوت مسہلہ کے سبب مخرج بلغم ہے۔ مسکن الم ہے۔ اس لیے دمہ۔ بلغمی کھانسی اور بلغمی درد اعصاب میں مفید ہے۔ چونکہ اس میں مادہ اکال سخت اور تیز ہے۔ اس کے ذریعہ مجلوق کا علاج آسانی سے ہو سکتا ہے۔ اور داد۔ چنبل وغیرہ جلدی امراض تو اس کے استعمال سے بہت جلد دور ہو جاتے ہیں۔ نیز قے آور اور معرق ہے۔ یہی سبب ہے جو تریاق مسموم سمجھا گیا ہے۔ امید ہے کہ صاحبان علم وعقل میرے اس مختصر نوٹ کو پیش نظر رکھ کر بیسیوں نسخے مرض کی کیفیت اور دریافت کے لحاظ سے خود تیار کر لیں گے۔ جو ہر ایک موقعہ پر مفید ثابت ہوں گے۔ ع
عاقل را اشارہ کافیست۔

سر کے گنج کا علاج:

جو نہایت سریع الاثر ہونے کے علاوہ قلیل القیمت بھی ہے

روغن سرشف خالص ایک پاؤ۔ برگ مدار ایک چھٹانک۔ گندھک آنولہ سار چھ ماشہ۔ پھٹکڑی سفید ایک تولہ لے کر آہنی کڑاہی میں روغن سرشف (سرسوں کا تیل) ڈالیں اور کڑاہی کو کوئلوں کی درمیانی آنچ پر رکھ دیں۔ اور خیال رکھیں۔ کہ جب تیل کڑکڑا جائے۔ تب مدار کے پتوں کو اچھی طرح کچل کر ٹکیہ بنائی ہوئی آہستہ سے تیل میں چھوڑ دیں۔ اور دیکھتے رہیں۔ جب ٹکیہ مذکور سوختہ ہو جائے۔ تب کڑاہی کو آگ سے علیحدہ کر دیں۔ اور آہنی سلاخ یا کسی آہنی دستے سے سوختہ ٹکیہ کو تیل میں حل کر دیں۔ بعد ازاں بعد گندھک

اور پھٹکڑی کا باریک سفوف شامل کریں ۔ اور تھوڑی دیر مزید حل کریں ۔ یعنی آہنی دستہ سے رگڑیں ۔ اور سرد ہونے پر اس غلیظ القوام تیل کو پیالہ چینی میں یا فراخ منہ کانچ کی شیشی میں سنبھال رکھیں ۔ اور ضرورت پر مریض کے سر کو درخت نیم کے پتوں کے جوشاندہ کے ساتھ دھو کر اس اکسیر صفت تیل کو روئی کی پھریری سے زخموں پر لگائیں ۔ یا ہاتھ کی مدد سے تمام سر پر مالش کریں ۔ اور آٹھ پہر کے بعد تجدید عمل کریں ۔ ان شاء اللہ ہفتہ عشرہ کے اندر کلی صحت ہو جائے گی ۔ اور بال از سر نو پیدا ہو جائیں گے ۔ معمولی پھنسیاں اور پھوڑے تو اس کی دو تین مرتبہ کی مالش سے اچھے ہو جاتے ہیں ۔ اب اس کا تیل بنانا، آزمانا اور فائدہ اٹھانا اس کتاب کے خریداروں کی مرضی پر منحصر ہے ۔

نوٹ :۔ خیال رہے کہ جب پھریری سے اس غلیظ القوام تیل کو مریض کے سر پر لگایا جائے ۔ تو تہ نشین کو بھی تیل میں ملا لیا کریں ۔ معمولی پھنسیوں اور داد پر تو فقط تیل لگانا ہی شرطیہ علاج ہے ۔

یا ہمنی کا شرطیہ علاج :

یا ہمنی یا سلاق چشم اس مرض میں پپوٹے متورم ہو کر وہاں کے بال گر جاتے ہیں ۔ بے حد کھجلی ہوتی ہے ۔ ککروں کی شکایت پیدا ہو جاتی ہے ۔ حتیٰ کہ بعض اوقات جالا اور پھلی تک نوبت پہنچ جاتی ہے ۔ غرضیکہ یہ وہ ہٹیلا مرض ہے ۔ جو کسی مجرب دوا سے بھی ہفتوں بلکہ مہینوں میں دور نہیں ہوتا ۔ اور اس کے علاج سے اکثر معالج عاجز ہو جاتے ہیں ۔ لیکن اس اکسیر الاجسام درخت مدار کے ذریعہ اس موذی مرض کا شافی علاج دنوں میں ہو جاتا ہے ۔ اور از سر نو پلکیں پیدا ہو جاتی ہیں ۔ ناظرین اس نسخہ کو دلجمعی سے بنائیں اور خلق خدا کو فائدہ پہنچائیں ۔

صفت :

نئی روئی اچھی طرح دھنی ہوئی لے کر مدار کے دودھ میں دو مرتبہ تر و خشک کر لیں اور بعد ازاں بتی (فتیلہ) بنا کر بطریق معروف دیے میں روغن کنجد مدد سے جلائیں ۔ اور کاجل حاصل کر لیں ۔ اور کانچ کی مصفیٰ شیشی میں سنبھال کر رکھیں ۔ بوقت ضرورت مریض کی آنکھوں میں بطور سرمہ لگائیں ۔ ان شاء اللہ ہفتہ عشرہ میں کلی صحت ہو جائے گی ۔ اور پلکیں از سر نو پیدا ہو جائیں گی ۔

نوٹ: خیال رہے کہ یہ کاجل خفیف مقدار میں لگانا چاہیئے۔ یعنی ایک سلائی۔ وہ بھی نہایت احتیاط سے اور اگر کسی مریض کی آنکھوں میں اس کے استعمال سے سُرخی یا جلن پیدا ہو جائے۔ تو معمولی سرمہ ملا کر خفیف مقدار میں لگایا جائے۔ اور میرا ذاتی تجربہ تو اس طرح پر ہے کہ مریض کی آنکھیں بند کرنے کے بعد بذریعہ سلائی متورم شدہ پلکوں پر لگائیں۔ ان شاء اللہ ہفتہ عشرہ ختم نہ ہونے پائے گا۔ کہ باہمنی کے مریض کو کلی صحت ہو جائے گی۔ میرا بارہا بار کا تجربہ اور آزمودہ نسخہ ہے۔ جس کو بپاس خاطر مکرمی پنڈت کرشن کنور دت صاحب مدیر آب حیات آج سینہ سے نکال کر سفینۂ کاغذ پر رکھ دیا ہے۔ جس کا دل چاہے آزملے اور فائدہ اٹھائے۔ میرا دعویٰ ہے۔ کہ الیسا سریع الاثر۔ اور کثیر المنفعت نسخہ کسی دیگر ادویہ سے تیار شدہ نہ کسی ہندی وید صاحب کے پاس ہے۔ اور نہ کسی یونانی طبیب کو اس کا علم ہے۔ پس اگر میرا دعویٰ غلط ہے تو ناظرین کتاب ہذا میں سے جن کی تعداد ہزاروں میں ہے۔ کوئی صاحب ایسے اوصاف کا نسخہ۔ اس قدر کم قیمت اور سہل الحصول آئندہ اشاعت میں شائع کروا کر اپنی فنی خدمت کا ثبوت دیں۔

نسوار کے چند ایک نسخے:

مدار کا دودھ سر کی مختلف بیماریوں میں بھی تجربہ سے مفید ثابت ہو چکا ہے جس کی تصدیق بارہا بار طبی جرائد میں شائع ہو چکی ہے۔ خصوصاً بند زکام کو کھولنے کے لیے اور فاسد مادہ ناک کی راہ خارج کرنے کے لیے اس سے بہتر مفرد دوا طبیّ دنیا میں شاید ہی کوئی ہو گی اس کو کئی طریق سے بطور نسوار استعمال کیا جاتا ہے۔ جس کی چند تراکیب قلمبند کرتا ہوں کیا عجب جو یہ معمولی نسخے مبتدیوں کے لیے شمع ہدایت ثابت ہوں۔

صفت:

خاکستر اوپلہ صحرائی حسب پسند لے کر چینی کے پیالہ میں مدار کے دودھ سے دو مرتبہ اچھی طرح سے تر و خشک کریں۔ ازاں بعد باریک پیس کر کانچ کی شیشی میں محفوظ رکھیں اور بوقت ضرورت ایسے مریض کو جس کو بند نزلہ کی شکایت ہو۔ بطور نسوار استعمال

کثرت سے چھینکیں آئیں گی۔ اور نتھنوں کی غشاء مخاطیہ میں سوزش پیدا ہو کر فاسد مادہ کا اخراج ہوگا۔ اور مریض کو درد سر وغیرہ میں آرام محسوس ہوگا۔ اور دو تین دن میں کلی صحت ہو جائے گی۔ اور اگر کسی مریض کو مذکورہ نسوار سے ناقابل برداشت چھینکیں آئیں تو روغن زرد بطور نسوار نتھنوں میں پہنچائیں۔ چھینکیں فوراً بند ہو جائیں گی۔

نوٹ :۔ یہ نسوار مریض کو صبح و شام استعمال کرائیں۔ اور اگر کبھی ضرورت دیکھیں تو دن بھر میں تین مرتبہ استعمال کرنے کی ہدایت کریں یقیناً فائدہ ہوگا۔ نیز یہی نسوار بیرونی طور پر زخموں پر چھڑکنے سے زخم خواہ جلد کے کسی حصہ میں ہوں۔ عفونت سے محفوظ رہتے ہیں اور جلد خشک ہو جاتے ہیں۔

دوسری نسوار :

جو نفیس اور قوی تر ہے۔ بند شدہ زکام کھولتی ہے۔ اور درد سر بلغمی میں نفع بخش ثابت ہو چکی ہے۔

صفت :

باسمتی چاول کسی چینی کے برتن میں حسب پسند مقدار میں مدار کے دودھ میں تین مرتبہ تر و خشک کریں۔ بعد ازاں باریک پیس کر شیشی میں محفوظ بند رکھیں۔ اور بوقت ضرورت آدھی رتی تک مریض کو بطور نسوار استعمال کرائیں۔ بہت تھوڑے عرصہ کے بعد چھینکیں آنے سے زکام کا فاسد مادہ خارج ہو کر مریض کو درد سر سے نجات حاصل ہو جائے گی۔ یہ نسوار بھی مجرب المجرب اور مشہور عام ہے۔ ناظرین کتاب ہذا دلجمعی سے بنائیں۔ اور فائدہ اٹھائیں۔

یہ نسوار درد شقیقہ کے ازالہ میں بارہا بار مفید اور مجرب ثابت ہو چکی ہے۔ صرف طریق استعمال میں برائے نام فرق ہے۔ چنانچہ بند زکام کی حالت میں تو یہ نسوار دونوں نتھنوں کے ذریعہ دماغ تک پہنچائی جاتی ہے۔ لیکن درد شقیقہ کے وقت صرف مخالف جانب کے ایک ہی نتھنے میں بطور نسوار استعمال کی جاتی ہے۔ یعنی اگر درد

شقیقہ دائیں جانب ہے۔ تو بائیں جانب کے نتھنے میں استعمال کی جاتی ہے۔ اور اگر درد شقیقہ بائیں جانب ہے۔ تو دائیں جانب کے نتھنے میں نسوار لیتے ہیں۔

درد گوش کا تیر بہدف علاج:

برگ مدار آٹھ دس لے کر کسی بھیگے ہوئے کپڑے میں لپیٹ کر کسی مسی یا آہنی برتن میں بند کریں۔ اور برتن کے نیچے تھوڑی دیر نرم آنچ دیں۔ حتیٰ کہ مدار کے پتے مضمحل ہو جائیں۔ تب ہاتھوں سے نچوڑ کر پانی کسی شیشی میں سنبھال رکھیں۔ اور نیم گرم کان میں ڈالیں اور فوراً سے پہلے آرام ہو جائے گا۔

لقوہ، تشنج۔ استرخا اور فالج کا علاج بذریعہ مدار:

حکمائے متقدمین کا تجربہ ہے۔ کہ روغن کنجد سے دوچند عرق افشردہ برگ مدار لے کر کسی مسی یا آہنی برتن میں ڈالیں۔ اور نرم آنچ پر مدار کے پتوں کا پانی خشک کر دیں۔ بس روغن تیار ہے۔ اس کو کسی شیشی میں سنبھال رکھیں۔ بوقت ضرورت مقام تشنج استرخا وغیرہ پر نیم گرم کرنے کے بعد اچھی طرح محفوظ الہوا مقام میں بیٹھ کر مالش کریں۔ اور سونٹھ کا باریک سفوف چھڑک کر برگ ارنڈ یا برگ برگد وغیرہ باندھ دیں۔ اور بدیں طریق صبح و شام مالش کریں۔ ان شاء اللہ ہفتہ عشرہ میں کلی صحت ہو جائے گی۔

دوسرا نسخہ:

یہ روغن برائے استرخا اور فالج پہلے سے قوی تر ہے۔ اور مجلوق کے حق میں بھی ازبس مفید ہے۔ ناظرین کتاب ہذا دلجمعی سے بنائیں۔ اور فائدہ اٹھائیں۔

صفتہ:

شیر مدار ایک حصہ۔ روغن کنجد نصف حصہ۔ روغن قرنفل دو حصہ۔ روغن مالکنگنی ایک حصہ لے کر بذریعہ کھرل اچھی طرح ملائیں۔ اور شیشی میں سنبھال رکھیں اور بوقت ضرورت مقام استرخا یا فالج زدہ عضو پر نیم گرم کرنے کے بعد محفوظ الہوا جگہ میں بیٹھ کر کچھ دیر اچھی طرح مالش کریں۔ اور ارنڈ کے پتے رکھ کر گرم کپڑا از قسم فلالین وغیرہ لپیٹ

دیں۔ اور یہ عمل مالش کا دونوں وقت صبح و شام کریں۔ ان شاء اللہ ہفتہ عشرہ میں کلی صحت ہو جائے گی۔ اور اگر مجلوق اس روغن سے فائدہ اٹھانا چاہے۔ تو اسے مناسب ہے کہ پہلے آلہ تناسل کو قابل برداشت گرم پانی سے اتنی دیر تک دھوئے کہ عضو مخصوص میں دوران خون شروع ہو جائے۔ تب تولیہ وغیرہ سے اچھی طرح پانی کی نمی خشک کرنے کے بعد حشفہ اور سیون بچا کر روغن مذکور کی مالش بالائی جانب کرے۔ اور برگ پان یا بھوج پتر رکھ کر کپڑے کی دھجی لپیٹ دے۔ اور اس طریق سے صبح و شام مالش کرے۔ ان شاء اللہ ہفتہ عشرہ میں مایوس العلاج مریض بھی صحت یاب ہو جائے گا۔

نوٹ:۔ اگر کسی نازک بدن مریض کے عضو پہ پھنسیاں پیدا ہو جائیں۔ تو اندیشہ نہ کرے۔ روغن زرد لگانے سے دور ہو جائیں گی۔

دانتوں کے درد کا علاج :

مثل مشہور ہے۔ علاج دنداں اخراج دنداں" لیکن یہ درست نہیں ہے۔ کیونکہ درد دنداں کا علاج بذریعہ درخت مدار تجربہ میں آچکا ہے۔ ایسے مریض جن کو ٹھنڈا پانی پینے یا سرد ہوا لگنے سے سخت تکلیف ہوا کرتی تھی۔ مندرجہ ذیل علاج سے بفضلہ صحت یاب ہو چکے ہیں اس سے دانت موتیوں کی طرح سفید ہو جاتے ہیں۔

درخت مدار کا کوئلہ باریک پیس کر روغن سرشف کے ہمراہ منہ دھونے سے پہلے اچھی طرح مسوڑھوں پر ملیں اور رال خارج ہونے دیں۔ بعد ازاں منہ دھولیں۔ اور یہ عمل صبح و شام کریں۔ ان شاء اللہ ہفتہ عشرہ میں درد کی شکایت دور ہو کر مسوڑھے مضبوط ہو جائیں گے۔ گندہ دہنی نام کو نہ رہے گی۔

ذات الصدر اور ذات الجنب کا بے نظیر علاج :

ضمادہ:

بیخ مدار مٹی وغیرہ سے صاف کر کے بعدہٗ باریک کوٹ چھان کر سفوف بنائیں۔ اور زردی بیضہ مرغ کی مدد سے قابل ضماد بنائیں۔ اور مقام درد پر خواہ سینہ میں ہو خواہ پسلیوں میں لیپ کر دیں۔ ضماد خشک ہونے پر سینک پہنچائیں۔ اسی وقت درد میں کمی محسوس

ہو گی۔ اور دو تین مرتبہ کے ضماد سے کلی صحت ہو جائے گی۔

نوٹ:۔ اجوائن دیسی شیر مدار میں دو مرتبہ تر و خشک کی ہوئی مرض کی کیفیت اور مریض کی طاقت کے لحاظ سے بقدر ایک رتی یا اس سے قدرے زیادہ مقدار میں عرق بادیان کے ہمراہ کھلانے سے زیادہ فائدہ ہوتا ہے۔ ایک اجابت بافراغت ہونے سے مریض کی طبیعت سنبھل جاتی ہے۔ اور درد میں بھی بے حد کمی ہو جاتی ہے۔ یہ علاج سریع الاثر بھی ہے۔ اور کم قیمت بھی۔

سرفہ بلغمی:

اس کا فوری علاج صرف مدار ہی سے ہو سکتا ہے۔ چنانچہ مجرب المجرب گولیوں کا نسخہ نذر ہے۔

خریداران کتاب ہذا بنائیں۔ خود فائدہ اٹھائیں۔ اور دوسرے محتاجوں کو فائدہ پہنچائیں۔

صفت:

مدار کے ناشگفتہ پھول دو تولہ۔ فلفل سیاہ دو تولہ۔ نمک سیاہ دو تولہ۔ ان سب کو اچھی طرح کھرل کریں۔ جب ایک جان ہو جائیں۔ تو عرق ادرک مروق پانچ تولہ سے مزید کھرل کریں۔ اور فلفل سیاہ کے برابر گولیاں بنائیں خشک ہونے پر شیشی میں محفوظ رکھیں اور بوقت ضرورت ایک گولی صبح اور ایک گولی شام کو کھائیں۔ یا کسی مریض کو کھلائیں ضرور ہی فائدہ ہوگا۔ اور ہفتہ عشرہ میں کلی صحت ہو جائے گی۔

نوٹ:۔ اگر مذکورہ بالا اوزان میں ہر سہ ادویہ لے کر یہ ترکیب مذکورہ بالا عرق لیموں کاغذی کے ہمراہ کھرل کر کے بقدر دانہ نخود یا اس سے قدرے چھوٹی گولیاں بنالی جائیں گی۔ تو یہ گولیاں درد شکم میں مفید ثابت ہوں گی۔ اور ہیضہ کی ابتدائی حالت میں تو ایک گولی بقدر نخود بوقت صبح ایک گولی بوقت دوپہر اور ایک گولی بوقت شام کھلائیے۔ ایک دن میں مریض ہیضہ صحت یاب ہو جائے گا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔

دردشکم کا علاج:

دردشکم کا فوری علاج آسان نہیں خصوصاً وہ درد جو ریح کی شرکت سے مرطوب مزاج مریض کو ہو۔ اس کا علاج بذریعہ مدار ہی نہایت آسانی سے ہو سکتا ہے۔ چنانچہ ذیل میں مجرب المجرب نسخہ درج کیا جاتا ہے۔

گل مدار ناشگفتہ۔ فلفل سیاہ ۔ دار فلفل ۔ سونٹھ بے ریشہ ۔ نمک سیاہ ہر واحد چھ ماشہ۔ حلتیت خالص دو رتی۔ سب کو باریک پیس کر عرق لیموں ایک چھٹانک کے ہمراہ کھرل کریں ۔ اور بقدر دانہ نخود گولیاں بنا کر خشک ہونے کے بعد شیشی میں محفوظ رکھیں۔

خوراک :۔ ایک گولی ہمراہ عرق بادیان آدھ پاؤ مریض کو کھلائیں ۔ تھوڑے عرصہ میں دردشکم بند ہوگا ۔ اور اگر ضرورت دیکھیں ۔ تو دو گھنٹہ بعد ایک گولی کھلائیں ۔ تیسری گولی کھلانے کی ضرورت نہ پڑے گی ۔ اور مریض صحت یاب ہو جائے گا۔

نوٹ :۔ پوست بیخ مدار ہمراہ لعاب کھیکوار باریک پیس کر اگر دردشکم کے مریض کے پیٹ پر نیم گرم لیپ کریں ۔ اور قدرے سینک پہنچائیں ۔ تو توقع سے زیادہ فائدہ ہوتا ہے۔ یہ عمل بار ہا بار کا مجرب ہے۔

دوسرا نسخہ:

یہ نسخہ بھی مجرب المجرب ہے۔ بلکہ مذکورہ بالا نسخہ سے قوی تر ہے ۔ نسخہ سہل ترین سریع الاثر اور قلیل القیمت ہے۔ اس کے استعمال سے ریاحی دردشکم ۔ بدہضمی دور ہو کر کلی صحت ہو جاتی ہے ۔ یہ گولیاں مریض ہیضہ کے حق میں بھی مفید ثابت ہو چکی ہیں ۔ ان کے کھانے سے اسہال ناقص بہت جلد بند ہو جاتے ہیں ۔ اس سے بڑھ کر مفید اور سستا نسخہ آج تک میرے تجربہ میں نہیں آیا ۔ ناظرین کتاب ہذا بھی اپنے مجربات لکھ کر فنی خدمت کا ثبوت دیں۔

صفت :۔ فلفل سیاہ ۔ فلفل دراز ۔ زنجبیل بے ریشہ ہر واحد دو تولہ ۔ گندھک مصفیٰ ایک تولہ ۔ پھٹکڑی مدبر چھ ماشہ ۔ درخت مدار کے تازہ پھول دو چھٹانک

نمک سیاہ بقدر ذائقہ۔

ترکیب تیاری: پہلے ہر سہ ادویہ اول کو خوب باریک کوٹ کر گندھک مصفیٰ اور نچھاک مدبر کے ہمراہ اچھی طرح بذریعہ کھرل ملائیں۔ جب یہ مرکب ایک جان ہو جائے۔ تب مدار کے پھول پانچ پانچ چھ چھ ڈال کر بذریعہ کھرل آمیز کریں۔ اور یہ سلسلہ کھرل کرنے کا جاری رکھیں۔ حتیٰ کہ تمام پھول ختم ہو جائیں۔ تب نمک سیاہ بقدر ذائقہ ملا کر بقدر نخود گولیاں بنائیں۔ اور شیشی میں محفوظ رکھیں۔

بوقت ضرورت ایسے مریض کو جس کو پیٹ درد ریحی۔ اپھارہ۔ سول، بدہضمی کی شکایت ہو۔ ایک گولی ہمراہ عرق بادیان آدھ پاؤ کھلائیں۔ یقیناً بہت جلد کلی صحت ہو جائے گی۔ اور اگر مناسب سمجھیں تو گھنٹہ دو گھنٹہ کے وقفہ پر ایک اور گولی ہمراہ عرق بادیان آدھ پاؤ کھلائیں اور ایک گھنٹہ کے بعد بطریق اول ایک گولی مذکورہ عرقیات کے ہمراہ کھلائیں تیسری گولی دو یا تین گھنٹے گزرنے کے بعد کھلائیں۔ ان شاءاللہ کلی صحت ہو جائے گی۔ اسہال ناقص بند ہو کر اشتہا کی خواہش پیدا ہو گی۔ ان گولیوں کے استعمال سے ہیضہ کے جاں بلب مریض بھی صحت یاب ہو جاتے ہیں۔ اس لیے لازم ہے کہ ہر ایک عیال دار آدمی ان مفید اور زود اثر گولیاں کو تیار رکھے۔ خدا جانے ان گولیوں کی ضرورت کس وقت آ پڑے۔

تیسر النسخہ:

اس نسخہ میں برائے نام رد و بدل کیا گیا ہے۔ جس سے اس کی خاصیت میں نمایاں فرق ہو گیا ہے۔

صفتہ:۔ غنچہ مدار تازہ چھ تولہ۔ فلفل سیاہ تین تولہ۔ قرنفل ۹ ماشہ۔ نوشادر چھ ماشہ۔ افیون خالص ڈیڑھ ماشہ نمک سیاہ دو تولہ کل ادویہ اجزا باریک کوٹ کر آپس میں ملائیں۔ اور ایک دن عرق ادرک کے ہمراہ اچھی طرح کھرل کریں۔ اور ایک دن عرق لیموں کے ہمراہ کھرل کریں۔ اور بقدر دانہ نخود گولیاں بنائیں اور ضرورت پر بارہ برس کے بچہ کو ایک گولی اور جوان کو دو گولیوں تک عرق گلاب کے ہمراہ بیک وقت کھلائیں بیحد فائدہ ہو گا۔

چوتھا نسخہ:

قوی تر۔ ہاضم طعام، دافع ہیضہ اور درد شکم وغیرہ

صفت: غنچہ مدار تازہ دو تولہ۔ اور اگر پھول خشک شدہ ہوں تو ایک تولہ۔ گندھک آملہ سار مصفیٰ ایک تولہ۔ نوشادر تین ماشہ۔ فلفل سیاہ چھ ماشہ۔ قرنفل تین ماشہ۔ حلتیت بریاں دو ماشہ۔ سہاگہ بریاں دو ماشہ۔ نمک سیاہ دو تولہ۔ ست لیموں تین ماشہ۔ ست اجوائن تین ماشہ بذریعہ کھرل عرق ادرک اور عرق لیموں کے ہمراہ اچھی طرح ایک ذات کریں۔ اور بقدر نخود گولیاں بنائیں اور شیشی میں محفوظ رکھیں۔ بوقت ضرورت ایک گولی ہمراہ عرق بادیان کھلائیں اور اگر مناسب سمجھیں تو دو گولیاں بیک وقت کھلائیں۔ مذکورہ بالا امراض میں یقیناً فوری اثر ثابت ہوگا۔

حبوب برائے استسقا لحمی بذریعہ مدار:

صفت:۔ برگ مدار دو تولہ۔ زرد چوب (ہلدی) کا باریک سفوف تین ماشہ دونوں کو باریک پیس کر دانہ نخود کے برابر گولیاں بنائیں اور مریض استسقا کو ایک گولی سے لے کر تین گولیوں تک مرض کی کیفیت اور مریض کی طاقت کے لحاظ سے کھلائیں۔ دو ہفتوں تک صحت کے آثار نمودار ہو کر تیسرے ہفتہ تک شرطیہ صحت ہو جائے گی۔

بواسیری مسوں کا شافی علاج بذریعہ مدار:

تجربہ میں آچکا ہے۔ کہ ایک گھڑے میں مدار کے پتے نصف تک اچھی طرح ٹھونس کر بھر دیں۔ بعد ازاں گھڑے کو پانی سے لبالب پُر کریں۔ اور شبانہ روز کے بعد زلال لے کر صبح و شام استنجا کیا کریں۔ ان شاء اللہ ہفتہ عشرہ میں بواسیری مسّے تحلیل ہو کر نابود ہو جائیں گے۔

دمہ کا شافی علاج:

صفت: کتھ سفید چار تولہ۔ آہک آب نادیدہ ایک تولہ۔ دونوں کو باریک پیس

کر معمولی پانی کے ہمراہ ضماد بنائیں۔ اور برگ مدار پختہ شدہ کے ایک جانب بقدر دو ماشہ تک لیپ کریں۔ اور ساتھ ہی ایک برگ مدار کی ایک جانب روغن زرد سے چپڑ دیں اور دونوں کو آپس میں ضماد شدہ رخ کی طرف سے ملائیں۔ علیٰ ہذا الطریق بیس عدد برگ مدار پر ایک جانب کتھ اور آہک آب نادیدہ کا لیپ کریں اور اتنی ہی مقدار میں برگ مدار کی ایک جانب روغن زرد لگا کر دو دو پتوں کو لیپ شدہ رخ کی طرف سے آپس میں ملائیں۔ اور ایک کوزہ گلی میں ضماد شدہ پتے باہم ملائے ہوئے تہ بہ تہ رکھ کر کوزہ کا منہ خام کریں اور محفوظ الہوا میں گڑھا کھود کر آٹھ سیر اوپلہ صحرائی کی آگ دیں۔ سرد ہونے پر نکالیں۔ اور دیکھیں۔ تمام پتے جل کر خاکستر ہوں گے۔ اس خاکستر کو باریک پیس کر شیشی میں محفوظ رکھیں۔

ضرورت پر بقدر ایک دو رتی تک برگ تنبول کے ہمراہ مریض کو سونے سے پہلے کھلائیں اور پیک نگلنے کی ہدایت کریں۔ ان شاء اللہ دو ہی تین مرتبہ کھلانے سے کیسی ہی بلغمی کھانسی کیوں نہ ہو۔ اور کیسا ہی تر دمہ کیوں نہ ہو۔ مریض صحت یاب ہو جائے گا یہ نسخہ نہایت عجیب الفعل ہے۔ جس کی نظیر طبی دنیا میں مشکل سے ملے گی۔ انصاف شرط ہے۔

• بچھو کاٹے کے لیے:

شیر مدار قدرے لے کر بھیڑ (زنبور) یا بچھو کے کاٹے کے مقام پر لگانے سے درد میں تسکین ہوتی ہے۔ اور ورم بھی نہیں ہوتا۔ آزمودہ ہے۔

نسخہ ضماد مجلوق:

جو نہایت ہی سریع الاثر۔ قلیل القیمت اور کثیر المنفعت ہے۔

صفت:- پیاز نرگس پختہ شدہ لے کر مٹی اور ریشہ وغیرہ سے صاف کرنے کے بعد بیرونی پرت بھی دور کریں۔ اور چھری سے باریک کتر کر کھرل میں ڈالیں۔ اور تین چوتھائی سیر ہوٹی اور نصف حصہ۔ لونگ سا اور چوتھا حصہ سفوف شیر مدار ملا کر بذریعہ روغن کنجد اتنے عرصہ تک کھرل کریں کہ سب اجزا ایک ذات ہو جائیں۔ اور اصلاً تمیز نہ رہے۔ بعد ازاں چینی کے پیالہ میں سنبھال رکھیں مدتوں تک خراب نہ ہو گا۔ بوقت ضرورت

صبح و شام مجلوق کو حشفہ اور سیلون بچا کر قدرے قدرے ضماد کرنے کی ہدایت کریں اور بھوج پتر کا ٹکڑا رکھ کر معمولی کپڑے کی دھجی لپیٹ دینے کی فہمائش کریں۔ اس کے استعمال سے تیسرے چوتھے دن پھنسیاں پیدا ہوں گی۔ اندیشہ نہ کریں۔ قابل برداشت تکلیف تک دونوں وقت ضماد کراتے رہیں۔ بعد ازاں ضماد کرنا موقوف کریں۔ اور روغن زرد جس میں آٹھواں حصہ لونگیں (قرنفل) جلائی گئی ہوں۔ بذریعہ پٹی پھنسیوں پر لگائیں ان شاء اللہ تین چار دن میں تمام پھنسیاں مندمل ہو جائیں گی۔ اس کے بعد بطریق اول ضماد کا استعمال شروع کر دیں۔ اور اس مرتبہ بھی قابل برداشت تکلیف ہونے تک دونوں وقت لگاتے رہیں اور پھنسیاں بار دگر نکل آنے پر روغن زرد مذکور سے فائدہ اٹھائیں یقین ہے کہ تیسری مرتبہ ضماد کرنے کی شاید ہی نوبت پہنچے۔ اور اگر خدانخواستہ کہیں ضرورت نظر آئے۔ تو تیسری بلکہ چوتھی مرتبہ بھی ضماد مذکور استعمال کرائیں۔ مایوس العلاج مریض بھی صحت یاب ہو جائے گا۔ زیادہ تعریف کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید۔

دوسرا نسخہ:

روغن مالش نہایت ہی مختصر۔ سریع الاثر۔ قلیل القیمت اور مجرب المجرب آزمائش شرط ہے۔

صفت:۔ شیر مدار خشک شدہ کا سفوف ایک حصہ۔ روغن کنجد خالص یا روغن زیتون اصلی چار حصے کر اسے اتنے عرصہ تک کھرل کریں۔ کہ سفوف شیر مدار روغن مذکور میں بالکل حل ہو جائے۔ تب اس کو چینی کی پیالی میں سنبھال رکھیں۔ اور مجلوق کے عضو مخصوص پر حشفہ اور سیلون چھوڑ کر دو تین رتی مالش کرائیں۔ اور بھوج پتر۔ برگ بیدانجیر یا پان کا پتہ رکھ کر معمولی کپڑے کی دھجی لپیٹ لینے کی ہدایت کریں۔ تین چار روز میں پھنسیاں نکل آئیں گی۔ اندیشہ نہ کریں۔ بلکہ جب تک تکلیف برداشت ہو سکے مالش کراتے رہیں۔ ازاں بعد روغن زرد جس میں لونگیں جلائی گئی ہوں۔ بطور مرہم پھنسیوں پر استعمال کرائیں۔ ان شاء اللہ چار پانچ یوم میں کلی صحت ہو جائے گی اور اگر خدانخواستہ کچھ کمی رہ جائے۔ اور مجلوق مریض بہت ہی گیا گزرا ہو۔ تو دوبارہ بلکہ سہ بارہ بطریق مذکورہ بالا

روغن استعمال کرائیں۔ ان شاء اللہ ضرور ہی کلی صحت ہو جائے گی۔

تیسرا نسخہ:

نسخہ طلاء مذکورہ بالا نسخہ جات سے قوی تر اور سریع الاثر نسخہ جس کے استعمال سے سالہا سال کے گئے گزرے مایوس العلاج مریض ہفتوں بلکہ دنوں میں صحت یاب ہو جاتے ہیں۔

یہ نسخہ بھی نہایت ہی مفید۔ زود اثر۔ اور کم قیمت ہے۔ اس کے استعمال سے آلہ تناسل کی رگوں اور پٹھوں سے جملہ خرابیاں دور ہو کر کلی صحت ہو جاتی ہے۔

صفت: دو گرہ عرض اور چار گرہ طول میں کھدر کے کپڑے کا ایک ٹکڑا لے کر شیر مدار میں کم از کم تین بار اور نہ یادہ سے زیادہ سات بار تر و خشک کریں۔ بعد ازاں ایک پاؤ روغن کنجد لے کر پارچہ کو روغن کنجد میں تر کریں۔ اور اس کی ایک جانب سم الفار سفید نہایت باریک مثل سرمہ بقدر چھ ماشہ چھڑک کر بتی بنائیں پھر روغن کنجد مذکورہ ایک مٹی کے بڑے چراغ میں ڈال کر بتی مذکور جلائیں۔ اور چراغ کو قدرے جھکا کر رکھیں تاکہ تیل قطرہ قطرہ ٹپکتا رہے۔ اور چراغ کی سیدھ میں چینی کا پیالہ رکھ دیں تاکہ تیل کے قطرات اس میں جمع ہوتے جائیں۔ اور خیال رکھیں کہ جتنی بتی جل چکے۔ قینچی سے کتر کر بتی اکساتے جائیں۔ یہاں تک کہ ساری بتی جل جائے۔ اور تمام تیل ٹپک کر پیالہ میں آ جائے تب اس تیل کو شیشی میں سنبھال رکھیں۔

بوقت ضرورت مجلوق کے آلہ تناسل پر حشفہ اور سیون بچا کر مالش کرائیں تین چار دن تک پھنسیاں نکل آئیں گی۔ اندیشہ نہ کریں۔ اور قابل برداشت تکلیف تک ہر روز مالش کرنے کی ہدایت کریں۔ بعدہٗ روغن زرد جس میں لونگیں جلائی گئی ہوں۔ بطور مرہم استعمال کریں۔ تین چار روز میں کلی صحت ہو جائے گی۔ اور اگر اس روغن کو قوی تر بنانا منظور ہو تو سم الفار مذکور کے ہمراہ ایک تولہ مغز تخم حب الملوک باریک پیس کر پارچہ مذکور پر ضماد کریں۔ بعدہ فتیلہ بنائیں۔ اور جس پیالہ میں تیل ٹپک کر جمع ہوتا ہے۔ اس میں دو تولہ پارہ ڈال دیں۔ اور جب تیل ٹپک چکے۔ تب دستہ سنگین یا آہنی کی مدد سے پارہ روغن مذکور میں حل کر دیں۔ اور بضرورت پر مالش کریں۔ ان شاء اللہ فائدہ ہوگا۔

نوٹ:۔ مذکورہ بالا عجیب نسخہ اور اس کی نرالی ترکیب لکھ کر جملہ قارئین کتاب ہذا سے داد چاہتا ہوں۔ بہ نظیر انصاف ملاحظہ فرمائیں۔ کس آسانی اور صفائی سے تیل ٹپکتا ہے۔ آیا یہ ترکیب اچھی ہے یا وہ ترکیب مشہور عام بہتر ہے۔ کہ فتیلہ کا ایک سرا دست پناہ سے پکڑ کر دوسرے سرے کی طرف آگ لگا دیں۔ خیال رہے کہ ایسا کرنے سے سارا فتیلہ ایک دم جل اٹھتا ہے۔ اور اس قدر تیل بھی نہیں ٹپکتا۔ آزمائش شرط ہے۔
ع کاغذ پہ رکھ دیا ہے کلیجہ نکال کے۔

چوتھا نسخہ:

روغن مالش جو بطریق مذکورہ بالا تیار کیا جاتا ہے۔ لیکن قوی تر ہونے کے سبب فوقیت رکھتا ہے۔

صفتہ: دو گرہ عرض اور چار گرہ طول میں پارچہ کھدر لے کر سات مرتبہ مدار کے دودھ میں تر و خشک کریں۔ بعد ازاں تین ماشہ سم الفار سفید، چھ ماشہ مغز تخم حب الملوک (جمالگوٹہ)، قرنفل، عاقر قرحا، زہر کچلا، ک سیاہ، کرم مخمل (بیر بہوٹی) ایک ایک تولہ لے کر شیر مدار کے ہمراہ اچھی طرح کھرل کریں۔ اور پارچہ مذکورہ کی ایک جانب لیپ کرنے کے بعد بتی بنائیں۔ اور خشک ہونے دیں۔ ازاں بعد مٹی کے بڑے چراغ میں رکھ کر جلائیں۔ جس طرح دیا جلاتے ہیں۔ اور چراغ مذکورہ قدرے جھکا ہوا رکھیں۔ تا کہ تیل قطرہ قطرہ ٹپکے۔ اور عین سیدھ میں ایک چینی کا پیالہ رکھ دیں۔ تا کہ تیل ٹپک کر پیالہ میں جمع ہوتا جائے۔ اور خیال رکھیں۔ کہ جتنی بتی جل چکے۔ قینچی سے کتر کر بتی کو اکسا دیا کریں۔ حتیٰ کہ بتی سب جل جائے اور کل تیل ٹپک کر پیالہ میں جمع ہو جائے۔ اس تیل کو شیشی میں ڈال رکھیں۔

بوقت ضرورت مجلوق کے آلہ تناسل پر حشفہ اور سیون بچا کر صبح و شام قدرے نرم مالش کرائیں۔ اور پان کا پتہ (برگ تنبول) رکھ کر معمولی کپڑے کی دھجی لپیٹنے کو کہیں۔ تین چار دن کے بعد پھنسیاں نکلیں گی۔ اندیشہ نہ کریں۔ اور قابل برداشت تکلیف تک مالش بدستور کراتے رہیں۔ بعد ازاں روغن زرد۔ جس میں قرنفل (لونگیں) سے

داغ دیا گیا ہو۔ بطور مرہم استعمال کرائیں۔ چند روز میں پھنسیاں مندمل ہو کر کلی صحت ہو جائے گی۔

اس جگہ میں ایک نہایت ہی عجیب و غریب عمل ناظرین کتاب ہذا کی نظر کرتا ہوں جس کے فوائد قلم سے بیان نہیں ہو سکتے۔ ہاں جو بھی خوش قسمت اپنے آپ اس نادر اور کمیاب عمل سے فائدہ اٹھانا چاہے۔ اٹھائے۔ اس کا اختیار ہے۔

صفت: ایک پاؤ سم الفار سفید لے کر بذریعہ کھرل سرمہ کی طرح باریک کریں اور تولہ تولہ شیر مدار ڈال کر بذریعہ کھرل ایک پاؤ شیر مدار جذب کریں۔ ازاں بعد فراخ منہ کانچ کی شیشی میں جس کا ڈھکنا بھی کانچ کا ہو بند کریں۔ اور محفوظ الہوا جگہ پر زمین میں گڑھا کھودیں۔ جو ایک گز تک گہرا اور پون گز تک عریض ہو۔ اس میں نصف تک سرگین اسپ تازہ بھر کر شیشی مذکور رکھ دیں۔ اور اس پر گھوڑے کا سرگین تازہ ڈال کر گڑھا پُر کر دیں۔ اور برائے نام مٹی سے گڑھا بند کر دیں۔ پندرہ دن کے بعد گھوڑے کی لید بحفاظت ہٹا کر شیشی نکال لیں۔ اور سم الفار مذکور میں بذریعہ کھرل تولہ تولہ شیر مدار ڈال کر ایک چھٹانک جذب کریں۔ اور بطریق اوّل گھوڑے کی تازہ لید میں پندرہ دن تک دفن رکھیں۔ ازاں بعد بحفاظت شیشی نکال لیں اور پہلے کی طرح تولہ تولہ شیر مدار سم الفار مذکور میں بذریعہ کھرل جذب کریں۔ اور علیٰ ہذا البطریق چار مرتبہ شیر مدار کے ہمراہ سم الفار مذکور کھرل کریں۔ اور پندرہ پندرہ دن تک گھوڑے کی لید تازہ میں دفن کریں۔ ان شاء اللہ سم الفار مذکور آتش تعفین سے خاطر خواہ مزاج پکڑے گا۔ جس کا آئندہ عمل نہایت ہی آسان اور سیدھا ہے۔ اب یہ دیکھنا ہے۔ کس کی قسمت جاگتی ہے۔ اور کون بلند ہمت بیان کردہ عمل کر گزرتا ہے۔

شورہ قائم النار کی ایک نادر ترکیب:

ایک نادر ترکیب قیام شورہ کی بذریعہ شیر مدار لکھتا ہوں۔ جو درحقیقت اسرار مخفیہ سے ہے۔

صفت: ایک پاؤ شورہ قلمی مصفیٰ لے کر شیر مدار کے ہمراہ کھرل کریں۔ حتیٰ کہ ایک پاؤ شیر مدار جذب ہو جائے۔ بعد ازاں کڑاہی میں ڈال کر نرم آنچ پر تشویہ دیں

صرف اتنا کہ شیر مدار کی رطوبت خشک ہو جائے۔ تب ہمراہ شیر مدار شورہ قلمی مذکور بادگر کھرل کریں۔ اور اس مرتبہ بھی ایک پاؤ شیر مدار بذریعہ کھرل جذب کریں۔ اور پہلے کی نسبت قدرے زیادہ تیز آنچ پر تشویہ دیں۔ اب تیسری مرتبہ شیر مدار ایک پاؤ کے ہمراہ شورہ تشویہ خوردہ کھرل کریں۔ اور اچھی تیز آنچ پر تشویہ دیں۔ ان شاء اللہ موم صفت شورہ قائم النار ہو جائے گا۔ جس طرح چاہیں۔ اس سے فائدہ اٹھائیں۔

نوٹ:۔ خیال رہے کہ شیر مدار مروق شدہ ایک پاؤ کے ہمراہ شورہ قلمی ایک پاؤ کھرل کرنا ہے۔ اور تین مرتبہ کے تسفیہ اور تشویہ میں تین پاؤ شیر مدار مروق شدہ بذریعہ کھرل جذب کرنا ہے۔ اس طریق سے قائم شدہ شورہ قلمی جمیع انفاس اور ارواح کے قیام میں بے نظیر ثابت ہو گا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔

مزید نوٹ:۔ ایک سیر شیر مدار لے کر اس میں ایک تولہ نیلا تھوتھا بازاری باریک پیس کر ملائیں۔ مدار کا دودھ پھٹ کر فضلہ تہ نشین ہو جائے گا۔ اور عرق شیر مدار علیحدہ نظر آئے گا۔ اور یہی مفید مطلب ہے۔

شورہ قائم النار بذریعہ برگ مدار

یہ مشہور عام ترکیب اکثر احباب کو معلوم ہو گی۔ لیکن اس ترکیب سے شورہ قلمی قائم النار بنانے میں بعض اوقات اہل تجربہ کو بھی ناکامی ہوا کرتی ہے۔ اس لیے مناسب سمجھتا ہوں کہ یہ مشہور عام ترکیب مفصل اور مکمل لکھ کر وہ خاص ترکیب بھی جس سے ایک مبتدی بھی فائدہ اٹھا سکتا ہے عرض کروں۔

صنعتہ:۔ ایک مٹکہ گلی میں جو اتنا بڑا ہو کہ اس میں دس بارہ سیر پانی بخوبی سما سکے۔ لے کر اس میں برگ مدار ایک سیر کی تہ جمالیں۔ اور ان پر آدھ پاؤ شورہ قلمی چھڑک کر آدھ سیر برگ مدار بطور لحاف چن کر آدھ پاؤ قلمی شورہ چھڑک دیں۔ اور ڈیڑھ سیر برگ مدار بطور لحاف اچھی طرح جما کر مٹکا مذکور دریا کی ریت (بالو) سے بھر دیں۔ اور نیچے صرف تین تین چار چار سرکنڈے جلائیں زیادہ آنچ کی ضرورت نہیں۔ کئی گھنٹوں کی مسلسل آنچ کے بعد مٹکے کے اندر شورہ کی آواز سنائی دے گی۔ اس وقت سرکنڈے (جس سے چلن

بنتی ہیں) جلانا بند کر دیں ۔ سرد ہونے پر دیکھیں ۔ شورہ قلمی قرص کی صورت تہ نشیں ملے گا ۔ یہ مشہور عام ترکیب ہے ۔

واضح ہو کہ مذکورہ بالا ترکیب سے شورہ قلمی قائم النار ہو جاتا ہے ۔ لیکن بسا اوقات خامی رہتی ہے ۔ لیکن میں جو ترکیب اس جگہ لکھ رہا ہوں ۔ اس میں ایک جدت ہی نہیں ۔ بلکہ ہمیشہ کامیابی بھی ہے ۔ اور وہ یہ ہے ۔

عرق برگ مدار جو پتوں کو قدرے گرم کرنے کے بعد نچوڑ کر حاصل کیا جاتا ہے ۔ بقدر ڈیڑھ سیر اور شورہ قلمی ایک پاؤ لے کر عرق مذکور کی مدد سے بذریعہ تسفیہ اور تشویہ شورہ قلمی قائم النار بنائیں اس ترکیب سے تیار کردہ شورہ قلمی مسکہ کی طرح ملائم اور زرد گداز ہوتا ہے ۔ جملہ انفاس و ارواح کو قیام دیتا ہے خصوصاً روح اکسیر (سیماب) کے قیام کے لیے اکسیر صفت ہے ۔ ناظرین کتاب ہذا آزمائیں اور فائدہ اٹھائیں ۔

پھلوں کا بادشاہ سیب

اس کے فوائد پر ایک نظر

مصنف کے قلم سے

جنہوں نے یورپ کے مشہور نوبل پرائز یافتہ ادیب گالزوری کا شاہکار "سیب کا درخت" پڑھا ہے ۔ ان کے دل و دماغ پہ تو بہت ممکن ہے ۔ کہ سیب کا نام سنتے ہی ایک ٹریجڈی (TRAGEDY) طاری ہو جائے ۔ مگر جنہوں نے قندھاری سیبوں کی سرور افروز لذت سے کبھی اپنے کام و دہن کو آشنا کیا ہے ۔ وہ اس حقیقت سے بخوبی آگاہ ہیں کہ ٹریجڈی کبھی بھول کر بھی سیب کے پاس نہیں پھٹک سکتی ۔ اور سیب کھانے والوں کے تو کہنے ہی کیا ہیں ۔ وہ تو ازل ہی سے ٹریجڈی پروف (TRAGEDY RROOF) ہونے کا تمغہ لے کر آتے ہیں ۔

قندھاری سیب دیکھا ہے ۔ کبھی آپ نے ؟ کیسا سُرخ و شاداب ہوتا ہے ۔ اس

سیب کا درخت
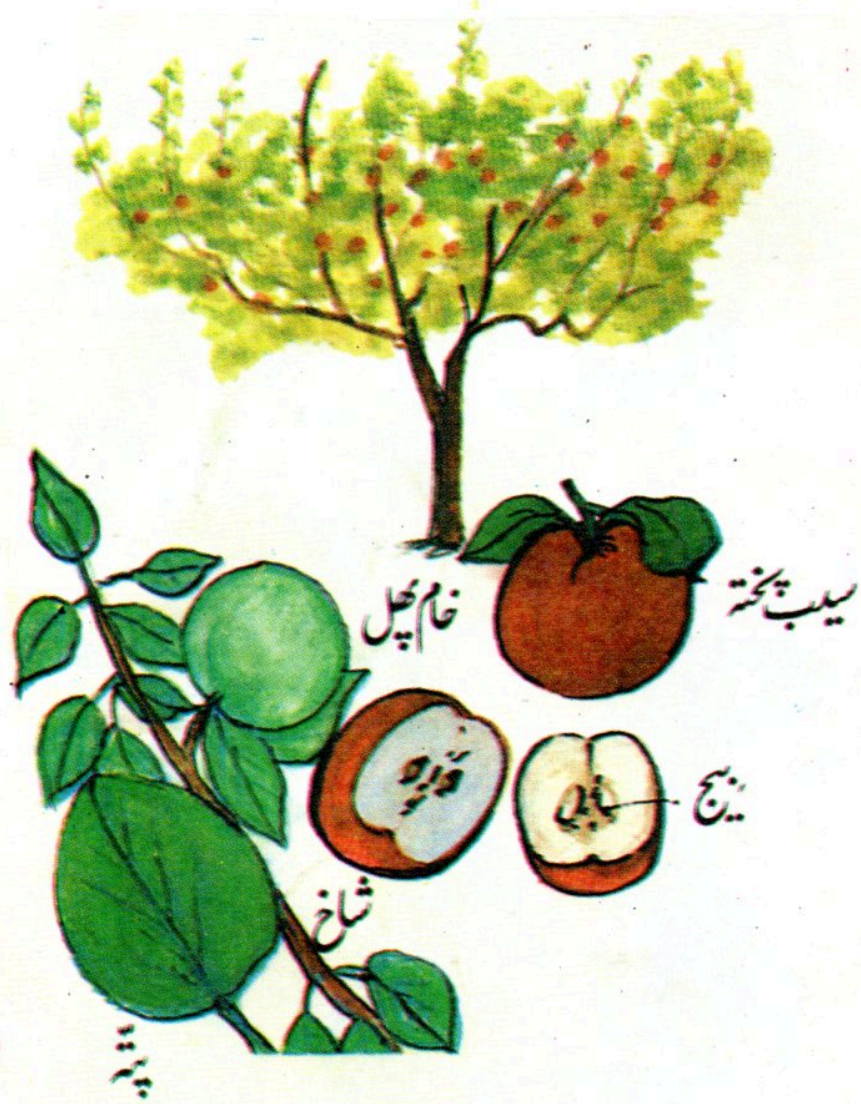
اعجاز پبلشنگ ہاؤس، 2861 کوچہ چیلان، دریا گنج، نئی دہلی۔

کا رنگ! بس اس کے استعمال کرنے والوں کے چہروں پر بھی یہی شوخ وشاداب رنگ کھیلنے لگتا ہے۔ صحت وشباب اور تندرستی وتنومندی کا ایک شاداب نمونہ! بھلا یہاں ٹریجڈی کہاں؟ ٹریجڈی تو ان پر حملہ آور ہوتی ہے۔ جن کے دل ودماغ کمزور ہوں۔ مگر سیب تو دل کو شگفتہ اور دماغ کو تروتازہ کر دیتا ہے۔ اس کی خوشبوؤں ہی سے ٹریجڈی کوسوں دور بھاگتی ہے۔ گالزوردی بھول گیا۔ وہ درخت جس کی شاخوں تلے اس کی ٹریجڈی نے جنم لیا۔ خواہ اور کوئی بھی درخت کیوں نہ ہوں۔ مگر ہمارا دعویٰ ہے۔ کہ وہ سیب کا درخت ہرگز نہ تھا۔

گذشتہ چند سال پیشتر کی بات ہے کہ امریکہ میں ماہرین اثمار کا ایک اجلاس ہوا اس میں سیب کو اس کے کثیر الفوائد اور بہترین صحت بخش ہونے کی وجہ سے متفقہ طور پر دنیا کے تمام پھلوں کا بادشاہ قرار دیا گیا ہے۔ اور انگور کو شہزادہ۔

سیب اقسام کے لحاظ سے سینکڑوں قسم کا ہوتا ہے۔ چنانچہ اب تک سیب کی پندرہ سو قسمیں ماہرین اثمار کے مشاہدہ میں آچکی ہیں۔ صرف کشمیر ہی کے چھوٹے سے خطہ میں تقریباً پچاس قسم کے سیب پیدا ہوتے ہیں۔ جو قدوقامت۔ ذائقہ اور رنگ وبو کے اعتبار سے ایک دوسرے سے بہت کچھ مختلف ہوتے ہیں۔

سیب میں نصف حصہ ٹھوس ہوتا ہے۔ اس میں زیادہ تر کھانڈ اور پروٹین ہوتا ہے سیب میں MALIC ACID بھی ہوتا ہے۔ جو مختلف قسم کے سیبوں میں مختلف نسبت سے پایا جاتا ہے۔ سیب میں فاسفورس دیگر تمام پھلوں اور سبزیوں سے زیادہ مقدار میں پائی جاتی ہے۔ سیب کا چھلکا اتار دینا سیب کے ایک بہت قیمتی جزو کو پھینک دینے کے مترادف ہے۔ تازہ ترین تحقیقات نے یہ بات پایہ ثبوت تک پہنچا دی ہے۔ کہ سیب کے چھلکے کی موٹائی میں وٹامن (VITAMIN) ہی بہت بڑی مقدار میں پایا جاتا ہے۔ اس لیے سیب کے اکسیری فوائد سے پورے طور پر مستفید ہونے کے لیے ضروری ہے۔ کہ اس کا چھلکا جدا نہ کیا جائے۔ بلکہ اسے ایک قیمتی جزو سمجھ کر استعمال میں لایا جائے۔

سیب ایک نہایت صحت افزا غذا اور ایک نہایت طاقت بخش دوا ہے اس کے متواتر استعمال سے صحت وشباب میں چار چاند لگ جاتے ہیں۔ روزانہ نہار منہ

تین چار سیب کھا کر اوپر سے دودھ پیا جائے۔ تو دو ایک مہینوں ہی میں صحت قابلِ رشک بن جاتی ہے۔ جلد کا رنگ و روغن نکھر آتا ہے۔ چہرے پر سرخی کی لہر آ جاتی ہے اعضائے رئیسہ کی تمام کمزوریاں دور ہو کر ان میں ایک نئی زندگی کی روح سرائت کرنے لگتی ہے۔ مختصر الفاظ میں یوں کہنا چاہیئے۔ کہ اس غذا سے وہ تمام فوائد حاصل ہو جاتے ہیں جن کا ذکر بڑی بڑی قیمتی دواؤں کے اشتہاروں میں تو پایا جاتا ہے۔ مگر جو دراصل کسی دوا سے حاصل نہیں ہوتے۔

سیب معدہ میں جا کر پیپسن (PEPSIN) کو تیز کرتا ہے۔ اور ہاضمہ میں مدد دیتا ہے۔ خالی معدہ سیب کھانا بھوک بڑھاتا ہے۔ رات کو سوتے وقت اور صبح نہار منہ تین چار سیب کھانا قبض کشا اثر رکھتا ہے۔ اور اس کے استعمال سے معدہ کے علاوہ جگر کا فعل بھی تیز ہو جاتا ہے۔ اور خون کی پیدائش کا عمل بڑھ جاتا ہے۔ جس سے لازمی طور پر صحت بدنی میں اضافہ ہوتا ہے۔ لیکن کمزوری معدہ و جگر کو دور کرنے کے لیے میٹھے سیب کی بجائے کھٹا سیب زیادہ مفید پایا گیا ہے۔ جیسا کہ پہلے بھی ذکر ہو چکا ہے۔ سیب میں فاسفورس کا جزو پایا جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے سیب ایک مقوی دماغ غذا بن گیا ہے۔ اس لیے دماغی کام کرنے والے اصحاب کے لیے سیب ایک نعمت خداداد ہے۔ جس سے فائدہ نہ اٹھانا کفرانِ نعمت کے مترادف ہے۔ سیب میں فولاد کا جزو پایا جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے یہ خون کے سرخ ذرات میں اضافہ کرتا ہے۔ اور بدن کو سرخ و شاداب بنا دیتا ہے۔ سیب کے مقوی قلب خواص تو زمانہ قدیم سے مسلمہ چلے آتے ہیں۔ اور زمانہ حاضرہ میں بھی یونانی طبیب اپنے مریضوں کو ضعف قلب کے لیے سیب کا مربہ بکثرت استعمال کراتے ہیں۔ تجربات نے ثابت کر دیا ہے۔ کہ سیب کا عرق معدے اور انتڑیوں کے لیے دافع جراثیم اور دافع بدبو ہے۔ گردوں کو صاف کرنے کے لیے بھی طبی دنیا نے اس کے مفید اثرات کا اعتراف کر لیا ہے۔

سیب کے چھلکے سے نہایت لذیذ اور خوشبودار چائے تیار ہوتی ہے۔ یہ عام چائے قہوہ اور کافی کی طرح مضرت رساں ہونے کی بجائے حد درجہ صحت بخش پائی جاتی ہے۔ خصوصیت سے بوڑھوں اور کمزوروں کے لیے تو اس کا اثر بہت ہی قوی تسلیم کیا گیا ہے۔ اس میں اگر حسب ضرورت اور حسب ذائقہ لیموں کا رس اور

شہد ملا لیا جائے تو اس کے صحت بخش اجزاء میں تین گنا اضافہ ہو جاتا ہے۔ یہ چائے پیچش اور بخار محرقہ کی کمزوریوں کو دور کرنے کے لیے مشہور عام مقوی مشروب اوولٹین (OVALTINE) کا کام دیتی ہے۔

وجع المفاصل کے امراض میں اگر یہ چائے استعمال کریں۔ تو کافی افاقہ کی امید ہو سکتی ہے۔

سیب کے خواص و فوائد کے متعلق دیگر اور بہت سی باتیں قابل ذکر ہیں۔ مگر "ایک نظر" کے موضوع کو مدّنظر رکھتا ہوا مرقومہ بالا سطور ہی پہ اکتفا کرتا ہوں۔

(تفصیلات کے لیے ملاحظہ ہو خواص سیب)

انیسُون

زبدۃ الحکماء حکیم محمد عبدالمجید صاحب عتیقی مؤلف "جامع العقاقیر" وغیرہ۔ لاہور

مختلف نام:

اردو۔ انیسوں، سونف رومی۔ ہندی رندنی۔ بنگلہ موری۔ فارسی۔ زیرہ رومی۔ و بادیان رومی۔ عربی رازیانج الرومی۔ رازیانج الشامی۔ حب الحلو یکون الحلو۔ انگریزی اینی سیڈ اے نیس۔ فرد ٹ لہ لاطینی اینی سائی فرکٹس۔

وجہ تسمیہ:

چونکہ یہ بادیان یا زیرہ سے بالکل مشابہ ہوتی ہے۔ اس لیے اسے بادیان رومی یا زیرہ رومی کا نام دیا گیا ہے۔ اور طب جدید میں بادیان کی جگہ اسی کا زیادہ تر استعمال ہوتا ہے۔

قدیم تاریخ:

انیسوں نہایت قدیم دوا ہے۔ متقدمین حکمائے یونان فرسطس اور دیسقوریدوس کے علاوہ رومی حکیم پلائنی اور ادریسی نے بھی اس کا ذکر کیا ہے۔ قدیم اطبائے عرب بھی اس کے استعمال سے واقف تھے۔ لیکن قدیم ہندوؤں کو اس کا علم نہ تھا۔ یہی وجہ ہے کہ

کتب ویدک میں اس کا ذکر موجود نہیں۔ اور نہ سنسکرت میں اس کا نام ملتا ہے۔

مقام وموسم پیدائش:

اس کا اصلی وطن مشرقی مصر اور اٹلی ہیں۔ لیکن اب شام و عراق اور اکثر ممالک یورپ میں بھی لگائی جاتی ہے۔

ماہیت وشناخت:

اس کے پودے کی بلندی گز سوا گز تک ہوتی ہے۔ شاخیں مربع شکل کی پتلی پتلی ہوتی ہیں۔ پتے برگ الائچی سے ملتے جلتے لیکن قدرے باریک اور خوشبودار۔ ہر شاخ کے سرے پر سفید رنگ کے پھول لگتے ہیں۔ ان میں غلاف کے اندر ملفوف زیرے سے مشابہ مثلث نما تخم ہوتے ہیں۔ یہ تخم سونف سے قدرے چھوٹے اور زیرے سے بڑے ہوتے ہیں۔ ان میں خوشبو بھی ہوتی ہے۔ ذائقہ تیزی لیے ہوئے اور خوشبودار۔ بیجوں کو خشک کر کے پھٹکنے سے اوپر کا ملفوف سبوس گندم کی طرح علیحدہ ہو جاتا ہے۔ حجم میں بڑے اور خوشبودار بہتر بن خیال کیے جاتے ہیں۔ ان کا غلاف نسبتاً مضبوط پیچیدہ اور قوی ہوتا ہے۔

اقسام:

دو قسم کی ہوتی ہے۔ ایک عام انیسوں اور دوسری انیسوں نجمی جسے انگریزی میں سٹار انیس کہتے ہیں۔

جدید تحقیق

جدید تحقیق سے اس کا جوہر مؤثرہ وائٹل (لطیف فراری روغن) کی شکل میں حل ہو جاتا ہے۔ جو انجماد پذیر ہونے پر اینی تھول یعنی کافور انیسوں کے نام سے موسوم ہوتا ہے۔ اس کے تیل (آئل آف انیسوں) میں اینی تھول، اینی سک، ایلڈی ہائیڈ اور میتھل کیوی کول وغیرہ اجزا پائے جاتے ہیں۔

طبیعت:

دوسرے درجے میں گرم اور تیسرے میں خشک۔ بعض کے نزدیک آخر دوم اور سوم میں گرم و خشک۔ مگر قول اول کو ترجیح حاصل ہے۔

مضرت واصلاح: گرم مزاجوں کو اس کا استعمال سردرد پیدا کرتا ہے۔ اصلاح میں

سکنجبین مروج ہے۔ مثانہ میں اس کا اثر مضر ثابت ہوا ہے۔ رب السوس سے اس کی مضرت کا دفیعہ ہو جاتا ہے۔

بدل:۔

تقویت باہ میں تخم انجیر اس کا بدل ہے۔ معدہ اور دوسری صورتوں میں سوئے کے بیج اور بادیان وغیرہ۔

مقدار خوراک:

تقریباً دو ماشہ سے دس ماشہ تک۔

افعال وخواص بقول اطبائے یونان:

محلل ریاح ومسکن اوجاع۔ مفرح۔ ملطف اور مدار بول ہے، جگر۔ طحال اور عروق کے سدوں کا مفتح۔ معدہ، امعاء اور جگر کی تقویت میں اضافہ کرتا ہے۔ محرک حساۃ بقتت اور دردوں کا دافع ہے۔ بدبو کو دور کرتا ہے۔ چہرے کو نکھارتا اور زہر کا تریاق ہے۔

بروئے طب جدید:

کارمی نے ٹو (کاسر الریاح) سٹیمولینٹ (محرک) خفیف ایکس پیکٹوریٹ (مخرج بلغم) ہے روغن انیسوں ایرو میٹک، سٹیمولینٹ (خوشبودار محرک) اور کارمی نے ٹو (کاسر الریاح) ہے۔ خاص کر بچوں کے پیٹ کے ریاحی درد میں یا ایسی مسہلہ ادویہ کی اصلاح کے لیے جن سے پیٹ میں مروڑ پیدا ہوں۔ ان میں ملا کر دیتے ہیں۔

مفرد استعمال

امراض سر واعصاب:

اس کا بخور السعوط درد سر بارد۔ درد شقیقہ (نصف سر کا درد) نزلہ بارد۔ درد گوش فالج اور لقوہ میں مفید ہے۔

سبل چشم:

اکتحالاً سبل چشم کا دافع ہے۔

استسقاء:

اس کا ضماد استسقاء کو دفع کرتا ہے۔

امراض سر و سینہ:
اسے چبانا درد سر بارد۔ درد شقیقہ۔ درد سینہ۔ سعال۔ ضیق النفس (دمہ) اور خفقان وغیرہ میں مفید ہے۔

درد گوش:
روغن گل میں آمیز کرکے کان میں ڈالنا درد کو تسکین دیتا ہے۔

ملدر:
اس کا جوشاندہ پلانا دودھ۔ پسینہ اور حیض کو جاری کرتا ہے۔

مخرج جنین:
اس کا بخور مخرج آنول و جنین ہے۔

دہن رحم:
آب مکو سبز میں گوندھ کر حمول کرنا دہن رحم کو کھولتا ہے۔

بواسیر:
بریاں شدہ انیسوں بواسیر کے لیے نافع ہے۔

یونانی مرکبات و مجربات

جوشاندہ انیسوں:
انیسوں۔ حلبہ۔ مجیٹھ۔ لوبیا۔ ہر ایک چودہ ماشہ۔ سہراب ساڑھے دس ماشہ۔ سب کو اندازاً تین پاؤ پانی میں پکائیں۔ جب پانی جل کر آدھ پاؤ رہ جائے۔ تو اتار کر چھان لیں۔

استعمال و منافع: قند سیاہ ملا کر استعمال کرائیں۔ مدر حیض و مفتح سدہ ہے۔

روغن انیسوں:
طب جدید کی اختراعی ترکیب کشید کے ذریعے انیسوں کا روغن نکال لیں۔

استعمال و منافع: تین بوند تک داخلی استعمال قولنج اور پیٹ کے ریاح کے لیے مفید ہے۔

روغن انیسوں مرکب: انیسوں پانچ تولہ۔ عقرقرحا۔ شنگوفہ اذخر۔ دلعبہ جینی۔ ہر ایک

ایک تولہ۔عود صلیب چھ ماشہ۔کچلہ تین ماشہ۔سب ادویہ کو دس تولہ روغن کنجد میں ڈال کر جلائیں اور صاف کر کے رکھ لیں۔

استعمال ومنافع: بقدر ضرورت مقام ماؤف پر مالش کریں۔فالج۔استرخا۔ لخلاج خدر اعضا میں مفید ہے۔

سفوف انیسون:

انیسون۔اجوائن ہر ایک پانچ تولہ۔شبت نمک سیاہ ہر ایک دو تولہ۔نوشادر چار ماشہ۔سب کو کوٹ چھان کر سفوف بنالیں۔

استعمال ومنافع: دن میں دو مرتبہ بقدر تین ماشہ۔مناسب بدرقہ کے ہمراہ استعمال کریں۔معدہ،جگر۔آنتوں اور ریحی دردوں کے لیے نافع اور مدر حیض و بول ہے۔

شربت انیسون:

انیسون دو تولہ گیارہ ماشہ،افسنتین ۷ ماشہ،تخم کرفس ساڑھے دس ماشہ۔سلیخہ سات ماشہ۔گل سرخ دو تولہ گیارہ ماشہ،سنبل الطیب ساڑھے چوبیس ماشہ۔سب کو باریک کر کے ایک سیر پانی میں جوش دیں۔اور آدھا پانی رہنے پر آگ سے اتار کر مل چھان لیں۔اور تین پاؤ قند سفید ملا کر شربت کا قوام پکائیں۔سرد ہونے پر مصطگی رومی سات ماشہ باریک پیس کر ملالیں۔

استعمال ومنافع: ڈیڑھ تولہ سے دو تولہ تک مناسب عرق کے ہمراہ پلائیں۔دافع درد،مقوی معدہ،پیشاب اور جگر وطحال کے سدوں کا مفتح ہے۔

عرق انیسون:

انیسون بیس تولہ کو کوٹ کر ایک سیر پانی میں ایک دن بھگو کر دوسرے دن عرق کشید کریں۔

استعمال ومنافع: دو تولہ سے چار تولہ تک دن میں دو دفعہ استعمال کریں۔ریحی امراض معدہ۔جگر و امعاء وغیرہ میں نفع بخش ہے۔بچوں کے لیے خصوصیت سے مفید ہے۔

جدید الوضع مخلوط مجربات

سفوف ملین: انیسون ساڑھے تین ماشہ۔بادیان ساڑھے تین ماشہ۔سنا مکی

کیریت مصفیٰ ہرایک سات ماشہ ۔ اصل السوس ۔ مقشر ساڑھے نو ماشہ ۔ کریم آف ٹارٹار گیارہ گرین شکر سفید ڈھائی تولہ ۔ سب کو علیحدہ علیحدہ باریک پیس کر بخوبی ملا لیں۔

استعمال و منافع : ایک بڑا چمچہ بھر دوا رات کو سوتے وقت دودھ یا پانی کے ہمراہ استعمال کرائیں ۔ قبض کو دور کرتا ۔ اعضائے ہضم کو تقویت دیتا ہے ۔ اور خون صاف کرتا ہے ۔

شربت مدر حیض :

انیسوں ۔ بادیان ۔ تخم شبت ۔ تخم خربزہ + تخم حلبہ تخم کرفس ۔ تخم خیارین ۔ تخم کاسنی ۔ تخم قرطم ۔ مجیٹھ ۔ ابھل ۔ صعتر فارسی ۔ اسارون خارخسک ہرایک چھ ماشہ ۔ قند سفید آدھ سیر ۔ بطریق معروف شربت تیار کرکے بحساب آدھ سیر شربت میں پوٹاسیم آیوڈائیڈ آٹھ ماشہ ۔ ٹنکچر آیوڈین خوردنی ۱۳ ماشہ بخوبی حل کرکے رکھ لیں۔

استعمال و منافع : ایک ایک تولہ دن میں تین بار عرق بادیان بارہ تولہ میں ملا کر پلائیں ادرار حیض کے لیے نہایت سودمند ہے ۔

معجون حصاۃ :

انیسوں ۔ کالچ ۔ اسارون ۔ قردمانا ۔ دوقو ۔ حب قرطم ۔ مغز مکدو ۔ مغز تخم کریلہ ۔ تخم تربوز ۔ تخم خیار ۔ تخم گزر ۔ تخم خربزہ ۔ تخم کرفس ۔ ہرایک ایک تولہ ۔ ساڑھے پانچ ماشہ ۔ حجر الیہود چودہ تولہ سات ماشہ ۔ سب کو کوٹ چھان کر تین گنا شہد خالص میں ملا کر معجون تیار کریں ۔ اور بحساب فی تولہ چار رتی لیتھی آئی کاربوناس میں ملا لیں ۔

استعمال و منافع : چھ ماشہ ہمراہ عرق بادیان چھ تولہ شربت بزوری چار تولہ استعمال کریں ۔ گردہ اور مثانہ کی ریگ اور پتھری کو خارج کرکے انہیں قوت دیتی ہے ۔ اور سوزش بول میں نافع ہے ۔

حب نقرس :

انیسوں ۔ زیرہ سیاہ ۔ فلفل سفید ۔ دار فلفل ۔ مغز حب القرطم ہرایک چھ ماشہ ۔ سلیخہ ساڑھے تین ماشہ ۔ زنجبیل ۔ فرفیون ہرایک ۱۴ ماشہ ۔ مصطگی اکیس ماشہ ۔ سورنجان شیریں پانچ تولہ دس ماشہ ۔ لیتھی آئی سیلی سلاس ساڑھے آٹھ تولہ ۔ سب کو زیرہ کے پانی میں پیس کر پانچ پانچ رتی کی گولیاں بنا لیں ۔

استعمال و منافع: ایک گولی صبح اور ایک گولی شام کو تازہ پانی کے ساتھ استعمال کریں۔ وجع المفاصل اور نقرس میں نہایت مفید ہے۔

مرکبات جدید

ایکوا اینی سائی:

(انیس واٹر۔ عرق انیسوں) تخم انیسوں ایک پونڈ کو کچل کر دو گیلن پانی میں بھگو کر ایک گیلن (۸ پائنٹ) عرق کشید کریں۔

استعمال و منافع: ½ سے ۲ فلوئڈ اونس خوراک۔ خوشبودار۔ محرک۔ کاسر الریاح اور مخرج بلغم ہے۔

اولیم اینی سائی:

(آئل آف انیس۔ روغن انیسوں) یہ ایک فراری روغن ہے۔ جو انیس فروٹ یا سٹار اے نس سے کشید کیا جاتا ہے۔ بے رنگ یا خفیف ہلکے رنگ کا۔ خوشبودار اور قدرے شیریں ہوتا ہے۔

استعمال و منافع: ½ سے ۳ منم تک لہٰذا یہ سپانز موڈک (دافع تشنج) اور کارمی نے ٹو (کاسر الریاح) اور بچوں کے پیٹ کے ریاحی درد میں سودمند ہے۔ اس کے علاوہ ٹنکچوز اکسیمفوری کیپا زیٹا۔ ٹنکچو راد پیائی ایموٹی ایٹا وغیرہ مرکبات میں مستعمل ہے۔

سپرٹ اینی سائی:

(سپرٹ آف اے نس۔ روح انیسوں) آئل آف انیس ایک حصہ۔ الکحل (۹۰ فیصدی) ۹ حصہ۔ دونوں کو ملا لیں۔

مقدار خوراک: ۵ سے ۲۰ منم۔

مروّجہ

اینی سک ایسڈ:

(تیزاب انیسوں) روغن یا جوہر انیسوں کو اکسائیڈ کرنے سے یہ تیزاب حاصل ہوتا ہے اس کی چمکدار بے رنگ سوئی کی مانند باریک قلمیں ہوتی ہیں۔

سوڈیم اینی سیٹ :

(سوڈا انیسونی) ایک قلم دار اور خفیف خوشبودار سفوف ہے۔جو اینی سک ایسڈ میں سوڈیم ملانے سے بنتا ہے۔

استعمال ومنافع : مندرجہ بالا دونوں مرکب سیلی سیلک ایسڈ کی مثل اینٹی سپٹک۔ (دافع تعفن) اور اینٹی پائرے ٹک (دافع بخار) ہیں۔

اینی تھول :

(اینی سائی کیمفر۔جوہر انیسوں۔کافور انیسوں) یہ فراری روغن کا جزو جامد ہے۔جو کہ روغن افتیموں یا روغن انیسوں بخی سے حاصل کیا جاتا ہے۔ یہ سفید قلمدار ڈلیوں کی شکل کا ہوتا ہے۔جن سے انیسوں کی تیز خوشبو آتی ہے۔ ذائقہ قدرے شیریں ۶۸ درجے فارن ہیٹ پہ پگھل جاتا ہے۔

مقدار خوراک : ا سے ۲ منم۔

اشق

ماہیت :

از قلم جنابہ نجم النساء بیگم صاحبہ ———————— لاہور

اسے عربی میں اشج، فارسی میں اوشہ، سنسکرت میں اوشن چتر۔یونانی میں امونیا کون اور انگریزی میں ایلمونیاکم کہتے ہیں۔

ماہیت ،

یہ ایک درخت کا گوند ہے۔جو ملک ایران میں بکثرت پیدا ہوتا ہے۔جسے بعض شہروں میں بدرانی، بعض میں کماہ اور بعض میں کندل کے نام سے یاد کرتے ہیں۔

صفات :

اس کے چھوٹے چھوٹے گول دانے ہوتے ہیں۔گویا کہ آنسو یا شبنم کے صاف وشفاف قطرے ہیں۔لیکن کبھی چند دانے مل کر بڑی بڑی ڈلیاں بھی بن جاتی ہیں۔رنگت باہر سے زردی مائل بھوری ہوتی ہے۔جو کہ بہت پرانی ہو جانے سے سیاہی مائل بھی ہو جاتی ہے

لیکن اندر سے غیر شفاف جو توڑنے پر چکنی صاف موتی کی سی معلوم ہوتی ہے جس کا رنگ میلے دودھ کی طرح سفید یا کسی قدر زردی مائل ہوتا ہے۔ سرد حالت میں سخت (لیکن ٹوٹنے میں آسان) ہوتی ہے۔ مگر گرم کرنے سے جسم اس کا نرم ہو جاتا ہے۔ لیکن پس نہیں سکتی۔ کیونکہ لچکدار ہوتی ہے۔ اس کی بو خاص قسم کی ہوتی ہے۔ جو سخت تیز نہیں ہوتی عموماً اس کی بو جند بیدستر یا کشنیز کے ساتھ کسی قدر مشابہت رکھتی ہے۔ مزہ اس کا تلخ خراشدار ہے جس سے جی متلانے لگتا ہے۔

مشابہت:

اکثر ہینگ۔ لوبان۔ جاؤشیر، گوشت خورہ اور سکنجبین وغیرہ گوند دار اور رال دار چیزوں کے ساتھ اس کو ملا دیتے ہیں۔ اس لیے تحقیق کر لینا ضروری ہوتا ہے۔ اکثر مٹی اور سنگریزوں وغیرہ کے ساتھ ملی ہوئی ہوتی ہے۔ جو ناقص قسم ہے۔ اعلیٰ قسم وہ ہے جو کندر اور مصطگی کی طرح صاف و شفاف ہو۔

افعال و تاثرات:

بیرونی: جس جگہ پر اس دوا کو لگایا جائے وہاں کے غدد میں تحریک ہو کر ہر قسم کے سوزشی مادوں کے تحلیل کرنے میں مدد دیتی ہے۔ یعنی اس دوا کو جسم پر لگانے سے وہاں کی غددوں میں تحریک پاکر خون کو جلد جلد جذب کر کے صاف کر دیتی ہیں۔ جس سے وہاں کا دوران خون تیز ہونے سے نیچے کے عضو کا اجتماع خون اور انجماد رفع ہو کر وہاں کی حالت درست ہو جاتی ہے۔

اندرونی: زیادہ مقدار میں امعاء کے اندر خراش اور تحریک پیدا کر کے تلیین اور استفراغ کرتا ہے۔ لیکن تھوڑے وزن میں ہضم ہو کر خون میں مل جاتا ہے۔ اور پھیپھڑوں کے غددوں کے راہ نکلتا ہے۔ جہاں نکلتے ہوئے غددوں میں خراش اور تحریک دیتے ہوئے ان کی رطوبت کو تعفن سے پاک کرتا اور بلغمی رطوبت کے اخراج پر مدد دیتا ہے۔ کسی قدر اس کا اخراج گردوں کی راہ سے بھی ہوتا ہے۔ اس لیے خفیف سا مدر بول بھی ہے۔

مواقع استعمال:

بیرونی: ہر قسم کے اورام پر اس کا لیپ کرایا جاتا ہے۔ خصوصاً اورام مقابل انتزاکی (بغل اور کنج ران وغیرہ کی غددوں میں بسبب کسی ضربہ و زخم وغیرہ کے جو کسی دوسرے عضو

میں واقع ہو ورم پیدا ہوتا ہے) اور جاع مفاصل کا اورام پر خصوصاً ایسے اورام مفاصل پر جو کہ مزمن ہو چکے ہوں۔ پھر ورم طحال (عظم طحال) اور ورم صلب جگر پر بطور لیپ کے اور صلابت رحم کے لیے جب بندش حیض سے ہو شافہ کے طور پر استعمال کریں۔ اور جلدی امراض مثلث کلف اور بہق وغیرہ پر اس کا لگانا جلد کو صاف اور روشن کرتا ہے۔ اور مرض لقوہ میں اس کا غرغرہ کرنا عصب مفلوج میں تحریک کر کے فائدہ کرتا ہے۔ اسی طرح سدر اور دوار میں بھی غرغرہ مفید ہے۔

اندرونی: ہر قسم کی پرانی کھانسی بلغمی خصوصاً بوڑھے آدمیوں کی کھانسی اور بلغمی دمہ (ضیق النفس) میں نہایت معتبر دوا کے طور پر استعمال کی جاتی ہے۔ خصوصاً متعفن بلغم جب آتی ہو۔ تو اسے استعمال کریں۔ اس کو درمیانی خوراکوں کے ساتھ دن میں تین چار بار دینے سے سینہ کی جمی ہوئی بلغم آسانی سے خارج ہونے لگتی ہے۔ اور دم کشی کی آواز بند ہو جاتی ہے۔

مقدار خوراک: چار رتی سے ڈیڑھ ماشہ تک بار بار دینے کے لیے دن بھر میں تین ماشہ تک دے سکتے ہیں۔

مرکبات اشق

شیرہ اشق:

اشق ایک چھٹانک کو کھرل میں ڈال کر جوکوب کریں۔ اور نو دسیر عرق گاؤزبان عمدہ لے کر تھوڑا تھوڑا ڈالتے اور کھرل کرتے جائیں۔ حتیٰ کہ سارا عرق خرچ ہو جائے اور عرق دودھ کی طرح بن جائے۔ پھر باریک کپڑے کی صافی سے چھان لیں۔

مقدار خوراک: ایک تولہ سے تین تولہ تک غرغرہ کے لیے بھی یہی مرکب استعمال کریں۔

لزوق اشق:

ڈیڑھ پاؤ اشق اور ڈیڑھ چھٹانک سیماب۔ چار ماشہ۔ روغن زیتون چار رتی گندھک آملہ سار لیں۔ پہلے روغن زیتون کو گرم کریں۔ اس میں آملہ سار ملا دیں۔ اور کھرل کریں۔ جب باہم مل جائے۔ تو پھر اس میں پارہ ڈال کر کھرل کریں۔ یہاں تک کہ پارہ کے ذرات نابود ہو جائیں۔ پھر اشق کو پگھلا کر اس میں ملا دیں۔ تمام اجزا کو خوب باہم اچھی طرح ملا دیں۔ یہ مرکب

صرف بیرونی طور پر اورام میں مستعمل ہے۔
ترکیب استعمال: نرم آگ سے اس کو نرم کر کے لٹھ یا عمدہ کاغذ کے ٹکڑا پر پھیلائیں۔ جو کہ ورم کے مطابق کاٹا گیا ہو۔ کیونکہ اکثر ورم مختلف صورتوں کے اعضاء میں پیدا ہوا کرتا ہے۔ پس حسب شکل اس عضو کے گول ٹیڑھا یا ترچھا ٹکڑا کپڑا یا کاغذ کاٹ کر اس پر اس مرکب کو لگائیں اور یہ کام کسی آلہ یا چھری سے کریں۔ اور اس قدر گرم حالت میں ورم پر لگائیں۔ کہ وہاں چپک سکے۔ نہ زیادہ گرم ہو۔ اور نہ ہی بالکل ٹھنڈا ہو جائے۔ اگر ٹکڑا سرد ہو گیا ہو۔ تو اس کو آگ کے سامنے کر کے نرم کر لیں۔ تاکہ ورم پر اچھی طرح چپک سکے۔ پھر ٹکڑا کو خود نہ اتاریں۔ بلکہ جوں جوں ورم تحلیل ہوتا جائے گا۔ توں توں وہ ٹکڑا خود بخود علیحدہ ہوتا جائے گا۔ اگر کسی وجہ سے یہ لزوق جلد اتر جائے تو پھر اسی کو گرم کر کے لگائیں۔ یا نیا لگائیں۔
مواقعہ استعمال: عموماً اس مرکب کا استعمال ہر قسم کی رسولیوں پر کیا جاتا ہے۔ پھر ان خنازیر یہ پر جو مدت سے ایک سی چلی آتی ہوں۔ اور پھٹی نہ ہوں۔ پھر عظم طحال۔ عظم الکبد میں پیٹ پر ان کے مقام پر لگائیں۔ جس سے پرانی سے پرانی سخت تلی جو تحلیل نہ ہوتی ہو۔ اور دیرینہ عظم الکبد بھی دور ہو جاتا ہے۔ پھر وجع المفاصل کے ورم میں جو سخت (صلب) اور پرانی قسم کا ہو مفید ہے یہ دوا ہر مطب میں ہر وقت موجود رہنی چاہیئے۔ کیونکہ وقت پر فوراً تیار نہیں ہو سکتی اس لیے ایسی مفید اور مجرب چیز کو ہر طبیب کا اپنے پاس رکھنا بہت ہی ضروری ہے۔

حب اشق:

اشق تین تولہ۔ اجوائن خراسانی دو تولہ۔ پوست بیخ عشر ایک تولہ۔ تینوں ادویہ کو باہم کھرل کر کے شہد کی مدد سے بقدر نخود گولیاں تیار کریں۔
خوراک: دو گولی سے تین گولی تک ہمراہ پانی وغیرہ۔
مواقعہ استعمال: بلغمی دمہ اور پرانی کھانسی کے مریض کو دن میں دو تین دفعہ ایک ایک خوراک کر کے دیں۔ بہت ہی مفید و مجرب ہے۔ کبھی خطا نہیں جاتی۔

سفوف اشق:

اشق دو تولہ۔ افیون تین ماشہ۔ کستوری تین ماشہ سب کو باریک کر سفوف تیار کر لیں۔
مقدار خوراک: چھ رتی سے ایک ماشہ تک۔ بچوں کو ½ رتی سے دو رتی تک مناسب عمر دیں۔

مواقع استعمال: تنگی سانس (عسر تنفس) تشنجی دمہ۔ککڑ کھانسی۔ان امراض میں اور بعض دل کی امراض میں جب مریض کا سانس تنگی سے آتا ہو۔اور سخت تکلیف ہو۔ایسے مواقع پر یہ دوا نہایت اچھا اور جلدی فائدہ کرتی ہے۔

ناظرین یہ تمام مرکبات اننش جو میں نے تحریر کیے بالکل صحیح اور یقینی مجربات سے ہیں۔یہ میں ہر وقت اپنے پاس تیار رکھتی ہوں۔اور مدت سے استعمال میں لا رہی ہوں۔بہت ہی مفید اور زود اثر مرکبات ہیں۔آپ بھی ان کو ضرور تیار کر کے اپنے مطب میں رکھیں۔نہایت قیمتی اور مفید ہیں۔

ماکھنُ بُوٹی یا ماکھنہ بُوٹی

از قلم جناب ڈاکٹر جسونت سنگھ صاحب مہتہ ——— گوجر خاں

حلیہ:

ایک خودرو بوٹی ہے۔دو قسم کی ہوتی ہے۔ایک مفروش دوسری ایستادہ۔مفروش کے ساتھ بے شمار پتلی پتلی پھلیاں ہوتی ہیں۔یہ زمین کے ساتھ ملی ہوئی ہوتی ہیں۔پتے خورد خورد اور ایستادہ تقریباً ایک بالشت تک کھڑی ہو سکتی ہے۔منہ میں ڈالنے سے بے ذائقہ لیکن بہت لیس دار۔

جائے پیدائش:

ہر دو قسم عموماً ریتلی اور پتھریلی اور خشک زمین میں پیدا ہوتی ہیں۔

وجہ تسمیہ:

اس بوٹی کو مویشی شوق سے کھاتے ہیں۔اس کے کھانے سے گائے بھینس۔بکری وغیرہ کے دودھ سے مکھن بہت زیادہ حاصل ہوتا ہے۔بلکہ دو چند تک نکلنے لگتا ہے۔اس لیے اسے ماکھنہ بوٹی کہتے ہیں۔

ہر دو قسم اس قدر لیسدار ہوتی ہیں کہ اگر تازہ بوٹی کو ڈنڈا کونڈی میں رگڑیں تو ساتھ چمٹ جاتا ہے اور اگر خشک شدہ بوٹی کو پانی میں مانند اسبغول کے بھگویا جائے۔تو پانی بے حد غلیظ ہو جاتا

ہے۔ اور نیم منجمد ہو جاتا ہے۔ اگر بوٹی زیادہ ہو تو پانی بالکل جم جاتا ہے۔

مقدار خوراک: تین تا چھ ماشہ تک خشک حالت میں اور چھ ماشہ سے ایک تولہ تک سبز حالت میں۔ دن میں دو بار۔

ترکیب استعمال: خشک شدہ بوٹی کو باریک کپڑ چھان کر کے ایک پاؤ پانی میں ڈال کر چند بار دوسرے گلاس میں پھینٹ لیں۔ بعدہٗ دس پندرہ منٹ کے لیے رکھ دیں پھر شکر سرخ یا کھانڈ وغیرہ ملا کر حسب موسم برف سے سرد کر کے صبح، دوپہر کو نوش کریں اور تازہ بوٹی کو چند عدد دانہ بادام کے ہمراہ بطور سردائی رگڑ کر میٹھا کر کے یا مناسب شربت سے میٹھا کر کے۔ موسم گرما میں برف سے سرد کر کے نوش کریں۔

فوائد: بوجہ لزوجت کے خراش معدہ، خراش امعاء، خراش مجری بول کو رفع کرتی ہے اور اسی لزوجت کی وجہ سے پیچش و مروڑ۔ سوزاک۔ حرقت البول۔ بول الدم۔ حدت مثانہ و گردہ کو دور کرتی ہے۔ مغلظ منی و دافع سرعت انزال و احتلام بھی ہے۔ پیچش سدی۔ خونی یا غیر خونی کے لیے عجیب الصفت بوٹی ہے۔ بچوں، بوڑھوں جوانوں سب کے لیے یکساں مفید ہے جسب ضرورت بوٹی لے کر خشک شدہ کو بطریق اسبغول پانی میں بھگو کر قند سیاہ یا شربت مناسب سے میٹھا کر کے صبح و شام استعمال کرائیں۔ اور تازہ بوٹی اگر ہے۔ تو پھر بطور سردائی رگڑ کر قند سرخ شامل کر کے پلائیں۔ اگر موسم سرما ہے تو پھر نیم گرم کر کے پلائیں۔ بے نظیر ہے۔ بعض حالتوں میں اس کے ہمراہ زراج بریاں دورتی تا ایک ماشہ بھی استعمال کرائی جاتی ہے۔

جیسپال کی بہترین مصلح ہے۔ جیسپال کے استعمال سے پیدا شدہ تمام عوارضات جلن مروڑ۔ گھبراہٹ قے۔ تلخی وغیرہ سب کو دور کرنے میں بے نظیر ہے۔

مسہل طلسمی:

بچہ سے لے کر بوڑھا تک کو یکساں مفید اور بالکل بے ضرر۔

جیسپال غیر مدبر صرف قشر و پتہ دور کردہ نصف چھٹانک۔ بوٹی مکھن تازہ ایک چھٹانک آب آملہ سبز (یا خشک شدہ آملہ کو بھگو کر حاصل کردہ) ایک پاؤ۔

ترکیب: اول مغز جیسپال کو یہاں تک کوٹیں کہ موم ہو جائے۔ پھر تھوڑی تھوڑی بوٹی شامل کرتے اور کوٹتے جائیں۔ جب تمام بوٹی اور جیسپال یکجان ہو جائیں تو آب آملہ شامل کر کے کھرل کریں۔ اور قوام سخت ہونے پر حبوب بمقدار دانہ باجرہ و نخود بنا لیں۔ شیر خوار

بچوں کو ایک دانہ باجرہ اور بڑوں کو نخود برابر استعمال کرائیں۔
ایک گولی اعلیٰ درجہ کی قبض کشا ہے۔ دو گولی دینے سے دو دست اور چار گولی سے چار پانچ دست ہو جاتے ہیں۔
مکھن بوٹی سے مندرجہ ذیل کشتہ جات کیے گئے ہیں۔

کشتہ قلعی:

خشک شدہ بوٹی مفروش پھلی والی بیس تولہ کو خوب باریک کر کے ذرا نمی دے کر درمیان سالم ڈلی یا پترہ قلعی ذرئی پانچ تولہ رکھ کر سمپٹ کر کے آتش صرف پانچ سیر کی دیں۔ ان شاء اللہ پہلی بار تمام ڈلی شگفتہ برآمد ہو گی۔ اگر کوئی حصہ خام برآمد ہو تو کشتہ شدہ کو علیحدہ نکال رکھیں اور عمل مکرر کریں۔

مقدار خوراک : نصف تا ایک رتی مکھن۔ بالائی یا بدرقہ مناسب سے۔

فوائد: مولد و مغلظ منی۔ حدت گردہ و مثانہ کو دور کر کے حرقت البول و بول الدم کو نافع ہے۔ مقوی باہ بھی ہے۔

کشتہ مرجان:

تازہ بوٹی۔ ۲ تولہ (خواہ کسی قسم سے ہو) کو خوب باریک رگڑیں کہ مانند بالائی ہو جائے ایک کوزہ میں اس بوٹی کے درمیان پانچ سے دس تولہ تک شاخ مرجان مصفیٰ رکھ کر کوزہ خوب سمپٹ کر کے دس سیر کی آگ دیں۔ تمام شاخ مرجان شگفتہ برنگ سفید برآمد ہو گا۔

فوائد: مقوی دل۔ دافع حدت گردہ و مثانہ و حرکت بول ہے۔ جریان الرحم جریان منی کو نافع ہے۔

مقدار خوراک: ایک رتی تا دو رتی ہمراہ بدرقہ مناسب۔

کشتہ عقیق:

اول عقیق کو چند بجھاؤ شیر مدار یا آب آملہ میں دیں۔ پھر بطریق کشتہ مرجان تازہ بوٹی کو بالائی کی طرح کر کے درمیان ٹکڑے عقیق کے رکھ کر آتش دس سیر کی دیں۔ دوسری آگ میں نہایت ملائم کشتہ ہو گا۔

مقدار خوراک: نصف رتی تا دو رتی ہمراہ بدرقہ مناسب۔

فوائد: اس کے بھی مرجان سے ملتے جلتے ہیں۔

کشتہ سنگ یشب:

بطریق کشتہ عقیق یہ بھی دو آگ میں عمدہ کشتہ ہو گا۔

کشتہ صدف مرواریدی نہایت عجیب:

تازہ بوٹی ۲۰ تولہ مفروش یا ایستادہ کو خوب باریک رگڑیں کہ مانند بالائی کے ہو جائے پھر ایک قطعہ سالم صدف مرواریدی وزنی ۵، ۷ تولہ کے اوپر نیچے خوب لیپ کریں۔ اور خشک ہونے پر دو عدد اوپلہ کلاں میں کاواک کرکے درمیان رکھ کر لب اوپلہ گو بر سے بند کرکے خشک ہونے پر ۷، ۸ سیر اوپلہ توڑ کر آگ دیں۔ خوب سرد ہونے پر نکال لیں۔ شگفتہ کشتہ برآمد ہو گا۔

فوائد: پیشاب کا ادرار کرتا ہے۔ منغلظ منی ہے، دافع سیلان الرحم، جریان الرحم حابس الدم و نزیا دتی حیض کو دور کرتا ہے۔ مقوی قلب ہے۔ پیشاب کی جلن اور تپ کو دور کرتا ہے۔

ترکیب استعمال: ہمراہ بدرقہ مناسب ایک رتی تا دو رتی استعمال کرائیں۔

نکتہ: امراض گردہ و مثانہ کے لیے مندرجہ بالا تمام کشتہ جات کو منقیٰ میں داخل کرکے ہمراہ بوٹی مذکور استعمال کرنا زیادہ مفید ہے۔ اس سے جلد صحت ہو جاتی ہے۔

سُنا ہے کہ مفروش بوٹی کے نغدہ میں چاندی سالم الحروف شگفتہ ہو جاتی ہے۔ پہلی مدد دوسری آگ میں۔ اسی طرح مفروش بوٹی کے ۲۰ تولہ نغدہ میں پیسہ کو رکھ کر ۳۰ سیر کی آگ دینے سے سفید ہو نا سنا ہے۔ لیکن یہ دونوں کشتہ جات مجرب نہیں ہیں۔

زقوم

از قلم حکیم محمد اسمٰعیل صاحب امرتسری ـــــــ کشمیری بازار لاہور

عام طور پر یہ ہر جگہ ملتی ہے۔ اس کو سینڈھ اور ڈنڈا تھوہر بھی کہتے ہیں۔ یہ بڑی لمبی لمبی ہوتی ہے۔ اور چوکو نہ ہوتی ہے۔ اس کے ہر چہار کناروں پر کانٹے بکثرت ہوتے ہیں۔

موسم برسات میں موٹے موٹے پتے بھی نکلتے ہیں - چاقو سے ذرا لکیر کھینچیں۔ تو دودھ کی دھاریں بہنے لگتی ہیں - قدرت نے اس کے اندر بہت سے فوائد پنہاں رکھے ہیں - اور ہر قسم کے کشتہ جات اس میں تیار ہو سکتے ہیں ملاحظہ فرمائیں ۔

کشتہ نقرہ :

اعلیٰ درجہ کا مقوی باہ و مقوی اعضائے رئیسہ ہے ۔

برادہ نقرہ ایک تولہ - آب ڈنڈا تھوہر ایک پاؤ میں کھرل کرکے ٹکیہ بنا کر خشک کرکے کوزہ میں گل حکمت کر پانچ سیر کی آگ دیں - اعلیٰ درجہ کا کشتہ ہوگا ۔

کشتہ نقرہ شنگرفی :

ورق نقرہ ایک تولہ ۔شنگرف دو تولہ - آب زقوم میں چار پہر کھرل کرکے ٹکیہ بنا کر خشک کریں - اور برگ مدار زیر و بالا دے کر بطریق بالو جنتر چار سیر آگ جلائیں - سرد ہونے پر نکالیں ۔سفید کشتہ برآمد ہوگا - ایک چاول ہمراہ مسکہ دیں ۔ضعف باہ اور ذیابیطس کو مفید ترین ہے ۔

کشتہ نقرہ سیمابی :

یہ کشتہ بھی اعلیٰ درجہ کا مقوی باہ اور مقوی اعضاء رئیسہ ہے - جریان کے لیے بھی خاص چیز ہے ۔

ورق نقرہ ایک تولہ کو آب تھوہر پانچ تولہ میں کھرل کرکے دو سیر کی آگ دیں - پھر اس میں پارہ ایک تولہ شامل کرکے آب تھوہر پانچ تولہ میں کھرل کرکے دو سیر کی آگ دیں - اسی طرح چار بار پارہ جدید شامل کرکے آگ دیں - کہ یہ کل وزن دو تولہ ہو جائے ۔

خوراک : دو چاول ہمراہ مسکہ استعمال کرائیں ۔

کشتہ صدف شنگرفی :

صدف صادق کو گرم کرکے - آب لیموں میں بجھاؤ دیں - تاکہ چمکدار حصہ علیحدہ ہو جائے ایک تولہ یہ چمکدار حصہ لے کر ایک تولہ شنگرف ملا کر شیر تھوہر میں سہ روز کھرل کرکے ٹکیاں بنا کر خشک کریں - کوزہ میں بند کرکے پندرہ سیر کی آگ دیں - دو چاول ہمراہ مسکہ دیں ۔

یہ کشتہ نہایت مقوی دماغ و قلب ہے - نزلہ زکام دائمی کا تریاق ہے - سرعت انزال کو دور کرکے قدرتی امساک پیدا کرتا ہے ۔

کشتہ مس:

برادہ تانبہ مصفیٰ حسب ضرورت کو شیر تھوہر میں ایک یوم کھرل کر کے ٹکیہ بنائیں۔اور نغدہ برگ مہندی میں دے کر ۳۰ سیر آگ دیں۔اسی طرح تین آنچ پوری کریں۔سفید شگفتہ کشتہ ہوگا۔جہاں ضرورت سمجھیں استعمال کریں۔

صلابہ سم الفار:

یہ صلابہ سم الفار حد درجہ مقوی باہ ہے۔بھوک خوب لگاتا ہے۔دودھ گھی کو ہضم کر کے جزو بدن بناتا ہے۔اور ہفتہ عشرہ میں چہرہ کا رنگ سرخ ہو جاتا ہے۔بڑھاپے میں جوانی کا مزہ دکھانے والا نایاب نسخہ ہے۔

سم الفار سفید ایک تولہ کو آب برگ تھوہر کے پانچ تولہ پانی میں کھرل کر کے خشک کریں بعدہ آب پھل سنگترہ پانچ تولہ میں کھرل کر کے خشک کریں۔اور دانہ الائچی خورد ڈیڑھ تولہ میں کھرل کر کے ایک رتی ہمراہ مسکہ دیں۔

نوٹ: ایک رتی خوراک بہت زیادہ ہے ایک چاول بلکہ اس سے بھی کم۔
(مصنف)

اکسیر مصفیٰ خون:

لیجئے ہمارے دارالشفاء کا مشہور نسخہ جو کہ ایک روپیہ فی تولہ کے حساب سے بیچ رہے ہیں۔اس نسخہ کو ہم نے آج تک ظاہر نہیں کیا۔ایڈیٹر صاحب کی خاطر صحیح نسخہ لکھا جاتا ہے۔ہمارے دستی اشتہار میں اس کے متعلق ہم نے دعوے سے لکھا ہے۔کہ تمام مصفیٰ خون ادویہ اس کے سامنے ہیچ ہیں۔عمل جراحی سے بچانے والی اکیلی دوا ہے۔امراض خبیثہ مثل جذام، آتشک، خارش خشک وتر۔خنازیر۔بواسیر وغیرہ کو بیخ و بن سے اکھاڑ پھینکتی ہے۔موسمی پھوڑے پھنسی سے بچاتی ہے۔خون کی اصلاح کر کے تازہ اور صاف خون پیدا کرتی ہے۔معدہ اور جگر کو طاقت دیتی ہے۔دائمی قبض کو دور کرتی ہے۔اور بھوک خوب لگاتی ہے۔اب نسخہ ملاحظہ فرمائیں۔

گندھک آملہ سار ایک پاؤ کے ٹکڑے بقدر کو کن بیر کر لیں۔اور کڑاہی میں ڈال کر آگ پر رکھیں۔اس پر آب زقوم چمچہ سے چھڑکیں۔حتیٰ کہ چار سیر آب زقوم جذب ہو جائے گندھک کو سلاخ لوہا سے ہلاتے بھی رہیں۔ خشک ہونے پر اتار کر آب تازہ سے اچھی طرح

دھولیں۔ تاکہ سیاہی وغیرہ دور ہو جائے۔ خشک کر کے باریک کر کے اس میں سے ایک ماشہ ہمراہ دودھ ہر روز دیں۔ غذا مرغن کھائیں۔ اگر غذا صرف چوری کھائی جائے۔ اور نمک مرچ وغیرہ سے پرہیز کیا جائے تو فائدہ کمال کا دکھاتی ہے۔

عجیب مسہل:

سونف مصفیٰ لے کر اس پر شیر تھوہر اس قدر ڈال دیں کہ چار انگل اوپر رہے سایہ میں رکھ چھوڑیں۔ جب دودھ خشک ہو جائے تو محفوظ رکھیں۔ جتنے دانے ہمراہ آپ استعمال کریں گے اتنے ہی دست آئیں گے۔

بوٹیوں کی عجیب و غریب تاثیریں

جناب ودیا رام رچھپال صاحب ریکھی ———— راجپورہ

۱

جملہ امراض رحم سے نجات دلانے والی بوٹی۔

تنبیر زرسل یعنی نڑے کی جڑ یا پوری کو دو تولہ لے کر دھولیں۔ اور کچل کر آدھ سیر پانی میں جوش دیں۔ آدھ پاؤ پانی رہنے پر چھان کر صبح اور اسی طرح شام کے وقت پلائیں تعجب ہے کہ جہاں اس کے استعمال سے تنگی رحم دور ہو جاتی ہے۔ وہاں رحم کا ڈھیلا پن بھی جاتا رہتا ہے۔ اس کا استعمال رحم کو حالت اعتدال پر لے آتا ہے۔

۲

وہ بوٹی جس کے کھانے سے عورت مثل باکرہ کے بن جاتی ہے۔

درخت ڈھاک کی نئی کونپلیں لے کر سایہ میں خشک کر کے باریک سفوف بنا لیں۔ اور اس میں برابر کی کھانڈ ملا کر رکھ چھوڑیں۔

خوراک: ایک تولہ ۹ ماشہ ہے۔ بوقت صبح کھانے سے عورت مثل باکرہ کے بن جاتی ہے۔

۳

وہ بوٹی جس کا خارجی استعمال عورت کے پستانوں کو سخت اور اندام نہانی کو تنگ کر دیتا ہے۔

ناسپال ایک سیر کو سولہ سیر پانی میں جوش دیں۔ دو سیر پانی باقی رہنے پر چھان کر اس میں ۱/۴ سیر تلوں کا تیل ڈال کر پانی جل جانے پر تیل کو محفوظ رکھیں۔ اسے عورت کی چھاتیوں پر ملنے سے سخت ہو جائیں گی۔ اندام نہانی کو تنگ کرنے کے لیے اس تیل کا پھایہ اندر رکھیں۔

۴

وہ بوٹی جو کانوں کے ہر مرض کا شافی علاج ہے۔

دھتورے کے کچے ڈوڈوں کا (اگر نہ ملیں تو پتیوں کا) رس دو حصہ تیل تل ایک حصہ۔ دونوں کو ملا کر آگ پر رکھ کر پانی جل جانے پر تیل کو صاف کر لیں۔ اس کو کان میں ڈالنے سے کانوں کی خشکی، بہرہ پن۔ کان کا درد۔ زخم اور آواز کم سنائی دینا وغیرہ سب شکایتیں دور ہو جاتی ہیں۔

۵

وہ بوٹی جس کے کھانے سے ایک ہی دن میں تمام پارہ پیشاب کے راستہ نکل آتا ہے۔

اگر پارہ کا کچا کشتہ کھانے سے تمام بدن پھوٹ گیا ہو۔ تو نیل کا سالم پیڑ جڑ سے کھود کر ٹکڑے ٹکڑے کر کے بہت سے پانی میں جوش دے کر ایک ایک پیالہ آدھی آدھی گھڑی کے بعد پلاتے رہیں۔ تو شام تک کل پارہ پیشاب کے راستہ نکل جائے گا۔ دوران استعمال دوا کوئی دوسری چیز نہ کھائی جائے۔

۶

وہ بوٹی جو ہر قسم کے درد جوڑ۔ گنٹھیا اور آتشک کا بے خطا علاج ہے

ڈنڈا تھوہر کا دودھ۔ لے کر اسے چنے کی بھنی ہوئی دال آدھ پاؤ میں ایک مٹی کے برتن میں ڈال کر اتنا دودھ ڈالیں جس میں دال ڈوب جائے۔ پھر اسے ۲۴ گھنٹہ تک پڑا رہنے دیں۔ اس عرصہ میں وہ نرم ہو جائے گی۔ پھر رگڑ کر اس کی چھوٹی چھوٹی ٹکیاں بنالیں اور ایک پاؤ گھی میں انہیں بڑوں کی طرح تل لیں۔ جب ٹکیاں سرخ ہو جائیں۔ تو نکال کر گھی کو صاف کر کے رکھ چھوڑیں۔ ٹکیاں پھینک دیں۔

خوراک:۔ نخود کے برابر اس کی گولی بنا کر مکھن یا بالائی میں لپیٹ کر نگلوا دیں۔ کھانے کو بیسنی روٹی اور گھی بلا نمک ایک ہفتہ کھانے سے ہر قسم کا درد جوڑ۔ گنٹھیا۔ آتشک کا نمود نہیں رہے گا اگر ضرورت پیش آئے۔ تو ایک ہفتہ کے بعد چار پانچ روز چھوڑ کر پھر ایک ہفتہ کھلا دیں۔

۷

وہ بوٹی جو غصیلے آدمی کا غصہ فرو کرنے میں بے نظیر ہے۔

کشا ہے۔ کشا کے آسن پر بیٹھنے سے غصہ خود بخود جاتا رہتا ہے۔

غصیلے سے غصیلا انسان بھی اگر کشا کے آسن کو متواتر استعمال کرے تو شانت سروپ بن سکتا ہے۔ اسی لیے ہمارے بزرگوں نے کشا کے آسن کو ترجیح دی ہے۔

مقوی دماغ نسخے

از عالی جناب حکیم حاجی مولانا مولوی محمد عبداللہ صاحب ۔ روڑی والے

سفوف مقوی دماغ :

جو کہ چالیس روز کے استعمال سے عینک کی عادت چھڑا دیتا ہے ۔

ہو الشافی : سونف چھ ماشہ مصری چھ ماشہ باریک پیس کر سفوف بنا لیں ۔ اور اس میں مغز بادام مقشر (چھلے ہوئے) ، عدد نیم کوب کر کے رات کے وقت جب سونے لگیں ۔ تو تمام دوا نیم گرم دودھ کے ہمراہ استعمال کریں ۔ اور اس کے پانی ہرگز نہ پیا کریں ۔ اتنی مقدار روزانہ استعمال کرتے رہیں ۔ چالیس دن میں دماغ کو بہت ہی طاقت ہو جاتی ہے ۔ اس لیے عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی ۔

سردائی مقوی دماغ :

اگر دماغ میں گرمی ہو اور اس وجہ سے آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا جاتا ہو نیز دماغ کمزور ہو تو ان تمام عوارضات کے لیے سونف اکیلی ہی عجیب وغریب اور مفید چیز ہے ۔ حسب ذیل طریقہ سے روزانہ صبح و شام استعمال کیا کریں ۔

ہو الشافی : ۔ سونف چھ ماشہ ۔ مغز بادام ، عدد ۔ دانہ الائچی خورد ۳ عدد ۔ پانی آدھ سیر یا تین پاؤ میں پیس کر اور مناسب مصری ملا کر کپڑے میں سے چھان کر پلائیں ۔ گویا یہ دوا کی دوا اور سردائی کی سردائی ہے ۔

آپ کی توجہ کے لیے:

رات دن پاؤں تلے روندے جانے والے گھاس

پھونس میں جواہرات کے کیسے کیسے خزانے پوشیدہ

ہیں۔ اسے معلوم کرنے کے لیے اس کتاب کے تمام

حصوں کا والہانہ ذوق شوق سے مطالعہ کیجئے۔

علم وہ انمول دولت ہے جس کی بڑی سے بڑی

قیمت بھی درحقیقت کوئی قیمت نہیں۔ ان کتابوں

کے ذریعہ سے یہ انمول دولت صرف چند پیسے کے

عوض آپ پر نثار کی جارہی ہے۔

—— ان کتابوں کی قدر کیجیے ——